بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احکام القرآن

مولانا محمد جلال الدین قادری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احکام القرآن

جلد ششم

مولف

مولانا محمد جلال الدین قادری

ناشر

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

IB

نام کتاب	احکام القرآن (جلد ششم)
مؤلف	مولانا محمد جلال الدین قادری
زیر سرپرستی	مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی
کمپوزنگ و پروف ریڈنگ	مفتی محمد محمود احمد
خصوصی معاونت	مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی و مولانا محمد مسعود احمد
تاریخ اشاعت	اکتوبر 2007ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
باہتمام	حافظ قاضی محمد سعید احمد نقشبندی
	محلہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z350D
قیمت	-/275 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-221201-2630411 فیکس:۔ 021-2210212

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِالسَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ جَمِیْعِ الْاَنَامِ

یَااِمَامَ الرُّسُلِ وَیَا سَنَدِیْ

اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَمُعْتَمَدِیْ

فَبِدُنْیَایَ وَبِاٰخِرَتِیْ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ

فہرست احکام القرآن جلد ششم

عرضِ حال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدَالشَّاکِرِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ قَائِدِالْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ شَفِیْعِنَا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَاْوٰنَا وَمَلْجَانَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ الطَّاھِرِیْنَ وَ اَصْحَابِہٖ الْمُکَرَّمِیْنَ وَعَلٰی مِلَّتِہٖ الْکَامِلِیْنَ وَعَلٰی مَنْ وَّالَاہُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

''احکام القرآن'' کی چھٹی جلد آپ کے پاس پہنچ رہی ہے۔ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ/ ۷ اپریل ۲۰۰۵ء بروز جمعرات اس کی ترتیب وتالیف کا کام شروع ہوا۔ اور ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ/ ۱۶ جون ۲۰۰۷ء بروز ہفتہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔ تقریباً دو سال تین ماہ میں یہ جلد مکمل ہوئی۔ (۳۶۰) صفحات پر مشتمل یہ جلد شائع کی جارہی ہے۔

اس کی تالیف کے دوران مفسرِ قرآن حضرت العلام مفتی محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی اکثر سخت علیل رہے۔ کثرتِ امراض کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیقِ خاص اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نظرِ رحمت سے احکام کی ترتیب، تسوید وتالیف کا کام کرتے رہے، ضعف ونقاہت کے باوجود خدمتِ دین کے جذبہ سے یہ کام جاری رہا البتہ کبھی ہفتوں وقفہ ہوا، کبھی مہینوں کام تعطل کا شکار رہا اور کبھی آہستہ رفتار سے کام ہوتا رہا۔ لیکن اب تقریباً تین چار ماہ سے سخت علالت کے باعث کام تعطل کا شکار ہے، جبکہ امراضِ کثیرہ دن بدن روبہ ترقی اور قویٰ روبہ زوال ہیں۔ مخلصین، متعلقین اور معزز کرم فرما قارئین کرام سے دعائے صحت کی خصوصی درخواست ہے۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر دوست احباب کے پیہم اصرار اور بار بار کے تقاضا کے پیشِ نظر تفسیر کا جتنا کام ہو چکا ہے اسے جیسے ہے ویسے ہی شائع کیا جارہا ہے۔ دعا فرمائیں مولیٰ کریم اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل حضرت کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ تاکہ آپ اپنی دیرینہ خواہش کے مطابق اس اہم اور بے مثل کام کی تکمیل کر سکیں۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل چھ سورتوں کے احکام شامل ہیں:

﴿۱﴾ سورۃ مریم ﴿۲﴾ سورۃ طٰہٰ ﴿۳﴾ سورۃ الانبیاء ﴿۴﴾ سورۃ الحج

﴿۵﴾ سورۃ المؤمنون ﴿۶﴾ سورۃ النور

اس جلد میں احکام اور دیگر متعلقہ امور کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

نام سورۃ	آیات متعلقہ احکام	احکام مستخرجہ	آیات موید ہ	احادیث موید ہ	حوالہ جات
سورۃ مریم	11	43	6	24	536
سورۃ طٰہٰ	5	27	10	14	278
سورۃ الانبیاء	2	12	x	3	125
سورۃ الحج	10	167	19	50	1355
سورۃ المؤمنون	13	31	4	11	308
سورۃ النور	15	169	16	50	973
کل میزان	56	449	55	152	3575

چوہدری زاہد حسین شاکر، چوہدری عامر حسین شاکر و دیگر برادران نے اس کی اشاعت میں خصوصی تعاون فرمایا۔ جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ ہم ان کے بالخصوص اور باقی سب مخلصین اور کرم فرما حضرات کے بالعموم شکر گزار ہیں۔ مولیٰ کریم ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد محمود احمد

ابن مفسرِ قرآن حضرت مفتی محمد جلال الدین قادری دامت برکاتہم العالیہ

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

باب (۲۷۳)

﴿دعا کے چند احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا۝ (سورۃ مریم: آیت ۳)

جب اس نے اپنے رب کو آہستہ پکارا۔

حل لغات:

نادٰی: اَلنِّدَآءُ اور النُّدَآءُ کا معنی ہے: آواز بلند کرنا، آواز کا ظاہر کرنا، مطلق آواز۔ (۱)

آیت زیب عنوان میں اس کا معنی ہے: دعا کرنا، رغبت کرنا۔ (۲)

خَفِیًّا: یہ کلمہ اضداد سے ہے، اس کا معنی ہے: پوشیدہ کرنا، ظاہر کرنا۔ (۳)

---

(۱) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۸۶

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۵۰

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۳۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۲۰

☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۲۲۶

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۶۳

(۲) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۸۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص

(۳) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۶۱

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد پوشیدہ کرنا ہے۔یعنی حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے آہستہ سے دعا کی۔(۴)

پس منظر

بیت المقدس میں حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی پرورش اورنگہداشت پر مقرر تھے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے بند کمرے میں بے موسم کے پھل موجود ہیں۔آپ نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آئے ہیں؟انہوں نے جواب دیا:اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔حضرت زکریا علیہ السلام نے قدرتِ الٰہیہ کا مشاہدہ کیا اوردل میں خواہش پیدا کی کہ وہ قادر کریم اگر اس بڑھاپے میں مجھے بیٹا عطا کردے تو اس کی قدرت سے بعید نہیں،اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر صحیح قول کے مطابق ایک سوبیس برس تھی،آپ نے وہیں محراب میں نماز ادا کرتے ہوئے دعا مانگی کہ اے اللہ !مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو میری نبوت کے فرائض اور علمی وراثت کا وارث ہو،کتاب اللہ پر خود عمل کرے،اس کی حفاظت کرے اوردوسروں کو کتاب اللہ پر عمل کی دعوت دے،لیکن آپ نے یہ دعا آہستہ سے کی تاکہ آپ کے چچازاد بڑھاپے

(بقیہ۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،،ص ۱۵۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج ۱،ص ۸۶

☆ المنجد ازلولیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۳۳۸

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج ۱۰،ص ۱۱۶

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۴۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۱۰

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص ۱۸۰

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۱۸۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۲۸

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۱۹

(اس سورت کے احکام سے آخر قرآن مجید کے احکام تک تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ۔مطبوعہ مطبعہ میمنہ،مصر کا حوالہ ہوگا۔)

میں بیٹا مانگنے پر طعنہ نہ دیں۔

سورہ مریم میں آیت نمبر ۲ تا ۱۱ اور سورہ آل عمران آیت نمبر ۳۸ تا ۴۱ میں یہ واقعہ موجود ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دعا اور ذکر میں آواز بلند کرنا یا آواز پست کرنا اللہ تعالیٰ جل وعلا کے ہاں یکساں ہے۔ وہ ہر خفی سے خفی آواز بھی سنتا ہے، بلکہ جو ارادہ اور خواہش دل میں پیدا ہوا سے بھی جانتا ہے، بلکہ جو ارادہ ابھی دل میں وارد نہیں ہوا اسے اس کا بھی علم ہے، وہ دور و نزدیک سے یکساں سنتا ہے، بلکہ کوئی شے اس سے دور نہیں، وہ شہ رگ سے بھی قریب ہے، وہ سمیع و بصیر ہے، وہ قریب و مجیب ہے۔ اس لئے بلند آواز یا پست آواز سے دعا کرنا برابر ہے۔ البتہ دعا مانگنے والے کے اعتبار سے آہستہ آواز سے دعا مانگنا زیادہ بہتر ہے اور اگر کوئی بلند آواز سے دعا مانگے تو بھی حرج نہیں۔ ہاں البتہ یہ سمجھنا کہ دور سے صرف اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے، جہالت و ضلالت ہے کہ وہ ذات کریم دور ہے ہی نہیں۔ (۵)

﴿۲﴾ ذکر الٰہی کے بعض کلمات کا بعض اوقات آہستہ پڑھنا مستحب بلکہ واجب ہوتا ہے اور بعض اوقات بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا ہے: مثلاً نماز میں رکوع، سجدہ، تشہد وغیرہ کی تسبیحات اور اذکار کا آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح منفرد نمازی اپنی قرأت کو بھی مخفی کرے گا۔ آمین بالجہر بھی جائز نہیں۔ اذان، تلبیہ، تکبیر تشریق وغیرہ کے اذکار کا بلند کرنا واجب ہے۔ جہری نمازوں (مغرب، عشاء اور فجر) میں امام کا بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔ وتروں میں دعا قنوت کا امام اور مقتدی پر آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (۶)

﴿۳﴾ دعا کے وقت رب تعالیٰ کی ان صفات کا ذکر کرنا مستحب ہے جو دعا کے مناسب حال ہوں: مثلاً اگر کوئی دشمن

---

(۵) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

پر غلبہ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات قادر، قہار وغیرہ کا ذکر کرے اور اگر کوئی بخشش چاہتا ہے تو اس کی صفات غفور، رحیم، ستار وغیرہ کا ذکر کرے اور اگر کوئی رزق مانگتا ہے تو اس کی صفات رزاق اور وہاب کا ذکر کرے۔ بہر حال دعا میں ان صفات کا ذکر زیادہ مناسب ہے جو بندے کے حال کے مطابق ہوں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے رب سے بیٹا طلب کرتے وقت اس کی صفت ربوبیت کا ذکر فرمایا ہے۔

احادیثِ طیبہ میں حضور سید عالم ﷺ کی مختلف اوقات کی دعاؤں کے کلمات اسی لئے مختلف ہیں۔(۷)

﴿۴﴾ حضورِ قلب سے مانگی ہوئی دعا اجابت کے قریب تر ہوتی ہے۔ غافل دل سے مانگی ہوئی دعا کا قبول ہونا بعید از قیاس ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ الْقَلْبَ التَّقِیَّ وَیَسْمَعُ الصَّوْتَ الْخَفِیَّ.(۸)

بے شک اللہ تعالیٰ پاکیزہ دل کو جانتا ہے اور آہستہ آواز بھی سنتا ہے۔

اس لئے جب بھی بندۂ مومن دعا کرے تو حضورِ دل سے دعا کرے۔(۹)

﴿۵﴾ اخفا سے مطلوب بالذات اخلاص اور عدمِ ریا ہے، ذکر کا بلند کرنا یا آہستہ کرنے میں اگر اخلاص حاصل ہو جائے تو دونوں طرح سے بہتر ہے۔(۱۰)

نوٹ: دعا اور ذکر کے تفصیلی احکام سورۃ الاعراف: آیت ۵۵ کے ضمن میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

☆☆☆☆☆

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۴۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۶

(۷) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۶۱

(۸) ☆ رواہ ابن ابی حاتم/بحوالہ درمنثور، ج ۵، ص ۴۷۹

(۹) ☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۰

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۴۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۵۹

باب (۲۷۴)

﴿دینی امور کی اصلاح کے لئے حصولِ اولاد کی دعا کرنا جائز ہے، نیز دعا کے چند آداب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَاِنِّیۡ خِفۡتُ الۡمَوَالِیَ مِنۡ وَّرَآءِیۡ وَکَانَتِ امۡرَاَتِیۡ عَاقِرًا فَهَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیۡ وَیَرِثُ مِنۡ اٰلِ یَعۡقُوۡبَ ۖ وَاجۡعَلۡهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝

(سورۃ مریم: آیات ۵، ۶)

اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت داروں کا ڈر ہے اور میری عورت بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے، وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو، اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

حلِ لغات:

خِفۡتُ: خوف سے ماضی واحد متکلم کا صیغہ ہے، یعنی میں ڈرا، مگر ماضی یہاں مستقبل کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ مستقبل کے واقعات سے میں خوف کھاتا ہوں۔ یہ خوف ماضی کے شواہد کے پیشِ نظر تھا۔ بعض اوقات انسان کو ماضی یا حال میں ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو مستقبل کا پیش خیمہ ہوتے ہیں، یہی حال یہاں حضرت زکریا علیہ السلام سے پیش آیا۔ (۱)

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

اَلْمَوَالِیَ: مَوْلٰی کی جمع ہے۔لفظ مولیٰ عربی میں متعدد بلکہ متضاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔قریبی، چچازاد بیٹا، بیٹا، عصبہ نسبی، ناصر، مددگار، مالک، مملوک، (غلام) صاحب، مُعْتِقْ (غلام آزاد کرنے والا) مُعْتَقْ (آزاد ہونے والا غلام)، پڑوسی، حلیف، چچا، ولی، رب، بھانجا، مُحِب، تابع، داماد۔(۲)

آیت زیب عنوان میں مَوَالِیَ کا معنی ہے: چچازاد بیٹے، عصبہ نسبی۔(۳)

مِنْ وَّرَاءِ یْ: میرے وصال کے بعد۔(۴)

آیت کے اس حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب کریم! بنی اسرائیل میں جو میرے رشتہ دار، عصبات اور چچا کے بیٹے ہیں وہ قوم میں سب سے زیادہ شریر ہیں، میرے وصال کے بعد ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے علم، دین اور منصب کا اہل ہو۔ مجھے خوف ہے کہ میرے وصال کے بعد وہ دین کو خراب کر دیں گے، کتاب کو بدل کر دنیا کی حقیر دولت جمع کرنے پر لگ جائیں گے، میری عمر بھر کی محنت رائگاں جائے گی۔

---

(۲) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعه بیروت، ص ۴۹۶

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعه کراچی، ص ۵۳۳

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی، ج ۲، ص ۱۵۷

☆ الفروق اللغوية مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه کوئٹه، ص ۲۱۴، ۲۱۸

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی، ص ۱۳۹۸

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعه مصر، ج ۱۰، ص ۳۹۸

(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۶، ص ۱۷۳

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۵، ص ۳۱۴

☆ حاشية الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۵

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۷، ص ۳۰۰

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج ۵، ص ۲۰۷

عَاقِرٌ: عَقَرَتْ (از باب نَصَرَ) عَقْرًا عُقْرًا عُقَارًا

عَقُرَتْ (از باب كَرُمَ) عُقْرًا عَقَارَةً عِقَارَةً کا معنی ہے: بانجھ ہونا، اس کی صفت عَاقِرٌ ہے۔

عَقَرَهٗ (از باب ضَرَبَ) عَقْرًا کا معنی ہے: زخمی کرنا، ذبح کرنا، کونچیں کاٹ دینا، چلنے سے روک دینا، شکار کے پیچھے لگنا۔

عَقُرَ (از باب كَرُمَ) عُقْرًا کا معنی ہے، بے نتیجہ ہونا۔

عَقِرَ (از باب سَمِعَ) عَقَرًا کا معنی ہے: دہشت زدہ ہونا، حیران ہونا، کانپنا۔

عَاقِرٌ اگر عورت کی صفت ہو تو معنی ہے: بانجھ عورت، اور اگر مرد کی صفت ہو تو معنی ہے: بے اولاد (۵)

آیت کے اس حصہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب کریم! میری اور میری بیوی کی عمر بڑھاپے کو پہنچ چکی ہے اور اس عمر میں عادۃً اولاد کا ہونا ممکن نہیں، لیکن اے کریم! اس حالت میں بھی تجھ سے ناامید نہیں ہوں، ماضی میں تیرے بے شمار اور لاتعداد احسانات مجھ پر ہو چکے ہیں، کبھی بھی میری دعا رد نہیں ہوئی اور اے کریم رب! اب بھی مجھے مایوس نہ فرما۔ (۶)

فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا: تو مجھے اپنے پاس سے ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے۔

هَبْ، هِبَةٌ سے امر کا صیغہ ہے، ہبہ کا معنی ہے: نفع دینے والا عطیہ، اور جسے ہبہ کیا جائے اسے اس کا مالک بنا دیا جائے، نیز ہبہ بلاعوض ہوتا ہے، گویا ہبہ کرنے والے کی طرف سے سراسر کرم ہوتا ہے، وہ اس کا عوض

---

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۸۲۴، ۸۲۵
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۴۱
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۴۱۴

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۱۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۵

نہیں چاہتا۔(۷)

مِنۡ لَّدُنۡكَ :اپنے پاس سے، اپنی قدرتِ کاملہ سے عطا فرما، میرا کوئی استحقاق نہیں، میری اور میری بیوی کی عمر بھی اولاد جننے کی، عادی طور پر قابل نہیں۔اس حال میں جو عطا فرمائے گا وہ محض تیرا فضل وکرم ہوگا، اس میں کسی کوشش کو کوئی دخل نہیں۔(۸)

وَلِيًّا :وَلِـیٌّ کے متعدد معانی ہیں: بیٹا، صاحب، قریبی، محافظ، رب تعالیٰ، مولیٰ، اللہ، موالی، عصبات، دینی بھائی، نگران، غلام آزاد کرنے والا، مناصحت (گہرا دوست) وغیرہ۔(۹)

نوٹ: ولی کا معنیٰ گزشتہ صفحات میں تفصیل کے ساتھ متعدد مرتبہ گزر چکا ہے۔

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے رب! میرا بڑھاپا آن پہنچا ہے، میرے وارثوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے علم، کتاب ونبوت کا وارث بن سکے، میرے سب نسبی و عصبی رشتہ دار شریر ہیں، وہ میری علمی و دینی وراثت کے اہل نہیں، اگر یہی صورتِ حال باقی رہی تو دین میں بگاڑ پیدا کریں گے، کتاب کو مالداروں اور دنیاداروں کے حسبِ منشا تبدیل کردیں گے۔اسلئے اے میرے ربّ کریم! تو مجھے ایسا بیٹا دے جو میری علمی

(۷) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۵۳۳
☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی،مطبوعہ بیروت، ص۴۹۹
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۱۳۷
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص۱۹۰
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ج۱۳۹۹
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱، ص۵۰۸
(۸) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵، ص۲۰۸
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۱۴
(۹) ☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی،مطبوعہ بیروت، ص۳۹۶
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۳۹۸
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۵۳۳
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص۳۱۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۲، ص۱۵۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص۳۹۸

وراثت کا مستحق ہو، میرے جاری کردہ کام کو جاری رکھ سکے، تیرا دین اور کتاب محفوظ رہ سکے۔(۱۰)

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ: وہ میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوب کا وارث ہو۔

اس وراثت سے مراد علمی ودینی وراثت ہے، نہ کہ مال کی۔ اس کی کئی وجہیں ہیں:

اولًا: نبی جو مال چھوڑتا ہے وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے، نبی کی آل کا ورثہ نہیں ہوتا۔

ثانیًا: حضرت زکریا علیہ السلام کا بیٹا تمام اولادِ یعقوب کے مال کا اکیلا کس طرح وارث ہوسکتا ہے، دوسری اولاد کو محروم کرنا شانِ نبوت کے خلاف ہے۔

ثالثًا: انبیائے کرام اور خصوصًا سید المرسلین نبی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی خصوصیت ہے کہ ان کا ترکہ صدقہ ہے، جیسے ان کی خصوصیت ہے کہ وہ جتنی بیویوں سے چاہیں نکاح کریں، حالانکہ دوسرے مومنوں کیلئے شرطِ انصاف کے ساتھ چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے۔(۱۱)

---

(۱۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۱۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۱۵
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۲۰۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۵
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۰
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۷
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران۔ ج۵، ص۴۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص۳۰۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۱۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۹
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۹

وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا: اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

رَضِيًّا: بمعنی مَرْضِيًّا ہے: یعنی اس کے اخلاق اور افعال سب تجھے پسندیدہ ہوں، یا بمعنی رَاضِيًا ہے، یعنی وہ تیری قدرت اور قضا پر راضی رہے۔(۱۲)

پس منظر:

حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں ایک سو بیس برس تک کوئی اولاد نہ ہوئی، بڑھاپے میں عمر کا خاتمہ قریب دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ میرے چچازاد بیٹے سب شریر ہیں، آپ کو خوف لاحق ہوا کہ میرے وصال کے بعد میرے یہ شریر رشتہ دار دین میں بگاڑ پیدا کردیں گے، کتاب اللہ میں تحریف کردیں گے، میری اور آلِ یعقوب کی علمی وراثت ضائع ہوجائے گی، تب بڑھاپے میں رب تعالیٰ سے ایک بیٹے کی دعا مانگی جو آپ کا صحیح جانشین ہو، آلِ یعقوب کا علمی ورثہ سنبھال سکے اور وہ رب تعالیٰ کا پسندیدہ ہو، اس کے اخلاق اور اعمال رب تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں اور وہ رب تعالیٰ کی قدرت اور قضا پر راضی رہے۔ آیت زیبِ عنوان میں یہی مضمون بیان ہوا ہے۔(۱۳)

---

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۷۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۱۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۲۱۰
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۱۹
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۱۸۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،ج۵،ص۳۱۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص۳۰۱

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۱۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۵۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۷۵
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۱۸۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۱۱
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۱۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۲۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۲۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۲۰۸
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص۳۰۰

2B

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جوانی یا بڑھاپے میں اولاد کی اس لئے دعا مانگنا کہ وہ والدین کی خدمت کرے، دینِ قویم کی خدمت بجا لائے، جائز ہے۔ ایسی اولاد دین و آخرت میں نافع ہوتی ہے۔ البتہ اولاد کی دعا صرف اس لئے مانگنا کہ وہ اس کے مال کی وارث ہو تو یہ دعا بعض اوقات غیر نافع بلکہ بعض اوقات نقصان دہ ہوتی ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے وصال کے بعد دین کی استقامت اور علمی ورثہ کو محفوظ رکھنے کے لئے بیٹے کی دعا کی، جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا صالح نبی عطا فرمایا۔ سید عالم ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کثرتِ اولاد اور کثرتِ مال کی دعا دی، نیز یہ بھی دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اسے جو عطا فرمائے اس میں برکت دے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ.(۱۴)

اے اللہ! اس کے مال میں، اولاد میں اور جو شے اسے عطا کرے، برکت دے۔(۱۵)

﴿۲﴾ ایسی دعا جس میں دین، علم، عمل، صلاح، تقوی، عدل اور انصاف کی بہتری ہو، مانگنا جائز بلکہ سنتِ انبیائے کرام علیہم السلام ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے دین اور علم کی صلاح و فلاح کی بہتری کے لئے بیٹے کے حصول کی دعا کی، جسے ربِّ کریم نے منظور فرمالیا۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ رواہ مسلم عن ام سلیم، ج۲، ص۲۹۸

☆ رواہ ابن ماجہ فی کتاب الزھد

☆ رواہ احمد، ج۵، ص۷۷

☆ رواہ احمد، ج۶، ص۴۲۰

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۷۳

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۵

﴿۳﴾ کسی میں جو برائی یا عیب ہو اس کا اللہ تعالیٰ سے ذکر کرنا یا لوگوں سے اس لئے اس کا ذکر کرنا کہ وہ اس کے عیب یا برائی سے بچ جائیں، جائز ہے، یہ غیبت نہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے چچا زاد بیٹوں کی شرارتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ سے کیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔(۱۷)

﴿۴﴾ دعا میں وسیلہ پیش کرنا اجابت (قبولیت) کو قریب تر کر دیتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹے کی دعا مانگنے سے پہلے رب تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے رب! آج تک میری تمام دعائیں تو نے اپنے فضل سے قبول کی ہیں، بیٹے کی دعا میں یہ وسیلہ تھا، رب تعالیٰ نے دعا قبول فرمالی۔ کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی حاتم طائی کے پاس سوال لے کر آیا، حاتم نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا، میں وہی ہوں جس کا سوال آپ نے پچھلے سال پورا فرمایا تھا، اس کا اتنا کہنا حاتم کے سامنے وسیلہ بن گیا اور اس نے درخواست قبول کر لی۔ حضور سید عالم ﷺ دعا میں وسیلہ پکڑتے تھے، آپ کا ارشاد ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ، الحدیث.(۱۸)

(بقیہ ۱۶) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۰۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۱۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۰۰

(۱۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج [illegible] ص ۲۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۲۹

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۰۰

(۱۸) ☆ رواہ احمد عن ابی سعید الخدری، ج۳، ص ۲۱

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید الخدری، ص ۵۷

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرنے والوں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی دعاؤں میں نبی اکرم ﷺ اور آپ کے قریبیوں کا وسیلہ لیتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ نَبِیِّنَا ﷺ فَتَسْقِیْنَاوَاِنَّانَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ۔ (۱۹)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو لوگ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش طلب کرتے تھے۔ لوگ کہتے: اے اللہ! ہم تیرے محبوب نبی ﷺ کے توسل سے بارش طلب کرتے ہیں، تو لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی اور اے اللہ ہم تیرے محبوب نبی ﷺ کے محبوب چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش طلب کرتے ہیں، اس پر بھی لوگوں کو بارش عطا ہو جاتی۔

لہٰذا بندۂ مومن اپنی دعا میں مقربانِ بارگاہِ رب العزت کا وسیلہ پکڑے تو یہ جائز ہے، بلکہ اس کی دعا میں قبولیت قریب تر ہو جاتی ہے۔ (۲۰)

﴿۵﴾ دعا رب تعالیٰ کے ہاں عاجزی وانکساری کا نام ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے اور بیوی کے

---

(۱۹) ☆ راوہ البخاری عن انس بن مالک، ج ا، ص۱۳۷، ۵۲۶

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۰۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۷۳

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۶

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵، ص ۴۸۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۱۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۰۰

بانجھ ہونے کی عاجزی دعا میں پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ بندۂ مومن بھی اگر دعا میں اپنی انکساری، عجز، ذلت وشکست پیش کرے تو اس کی دعا جلد قبول ہوگی۔

چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست

نیستی و حاجت و عجز و نیاز آوردہ ام (۲۱)

﴿۶﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جو مال ورثہ میں چھوڑتے ہیں وہ امت پر صدقہ ہے۔ ان کا ورثہ نبوت، علم، دین ہوتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے جس بیٹے کی دعا مانگی تھی وہ نبوت، علم اور دین کی حفاظت کے ورثہ کی تھی۔ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اپنے باپ اور بنی اسرائیل کے وارث بنے۔ اگر مال کا ورثہ مراد ہوتا تو بنی اسرائیل میں اور افراد بھی تھے، وہ وارث نہ بنے۔

اس سلسلہ میں بکثرت احادیثِ صحیحہ وارد ہیں۔ ارشادِ نبوی ہے:

لَانُوْرَثُ مَاتَرَکْنَا صَدَقَةٌ.(۲۲)

ہم ورثہ نہیں چھوڑتے ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے۔

علمائے امت انبیاء کے ترکہ کے وارث نہیں بلکہ وہ ان کے علم وحکمت کے وارث ہوتے ہیں۔ اس لئے حدیث میں ارشاد ہوا:

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ تُحِبُّهُمْ اَهْلُ السَّمَآءِ وَتَسْتَغْفِرُلَهُمُ الْحِيْتَانُ فِى الْبَحْرِ اِذَا مَاتُوْا اِلٰى

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۷۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۱۸۳

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۲۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۵

(۲۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن مالک بن اوس بن الحدثان، ج ۲، ص ۵۶

☆ رواہ الترمذی عن مالک بن اوس بن الحدثان، ج ۲، ص ۲۳۰

☆ رواہ البخاری عن مالک بن اوس بن الحدثان، ج ۲، ص ۵۷۵

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۴، ۶، ۹، ۱۰، ۲۰، ۴۷، ۴۸

☆ رواہ مالک فی الکلام.

يَوْمِ الْقِيَامَةِ.(۲۳)

علمائے دین انبیاء کے وارث ہیں، ان سے آسمان والے محبت کرتے ہیں اور جب تک زندہ رہیں سمندر کی مچھلیاں ان کی مغفرت طلب کرتی رہتی ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے صرف حضرت سلیمان علیہ السلام دین وحکمت کے وارث بنے۔ باقی بیٹے اس وراثت سے محروم رہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ .الاية (سورۃالنمل: آیت ۱۵)

اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا۔

یہ جانشینی اور وراثت علم وکمال کی تھی، ورنہ حضرت داؤد علیہ السلام کی دیگر اولاد بھی تھی۔

میراثِ انبیاء کی حدیث حضرت عمر، عثمان، عبدالرحمٰن بن زبیر، سعد، زبیر بن العوام اور حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

اس لئے خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا باغِ فدک کا مطالبہ کرنا اس حدیث سے ناواقفی کی بنا پر تھا، جب انہیں یہ حدیث پہنچی تو وہ خاموشی سے دستبردار ہوگئیں۔ دیگر انبیاء اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ یہ ہے کہ وہ مال کا ترکہ وراثت میں نہیں چھوڑتے۔ یہ امر اُن کے خصائص سے ہے۔ باغِ فدک امت پر صدقہ تھا، اسی پر اجماع امت وارد ہے۔(۲۴)

☆☆☆☆☆

(۲۳) ☆ رواہ ابن النجار عن انس/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص۱۱۵

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۱۸۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۱۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص۳۰۰

باب(۲۷۵)

﴿محراب میں نماز پڑھنا۔گونگے کے اشارے کا حکم﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَخَرَجَ عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤی اِلَیۡہِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُکۡرَۃً وَّعَشِیًّا۝ (سورۃ مریم:آیت ۱۱)

تو اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا،تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح وشام تسبیح کرتے رہو۔

حل لغات:

مِنَ الۡمِحۡرَابِ:محراب کے متعدد معانی ہیں:

بالاخانہ،بلند جگہ،گھر کا ابتدائی حصہ،گھر کا عمدہ حصہ،گھر کا بلند حصہ،مسجد میں بلند جگہ،بزرگی والی جگہ،مجلس میں بزرگ جگہ،مسجد میں امام کا مقام،مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس مقام پر امام دوسروں سے دور اور اکیلا ہوتا ہے۔

جب دو آدمیوں کے درمیان دوری ہو تو عربی محاورہ ہے:

فُلَانٌ حَرۡبٌ لِفُلَانٍ (فلاں فلاں سے دور ہے اور ان میں بغض ہے)

مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ کلمہ مُحَارَبَۃٌ سے بنا ہے(بمعنی جنگ)اس جگہ کھڑا ہونے والا شیطان کے خلاف جنگ کرتا ہے،نیز اپنے دل کی یکسوئی کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف جنگ کرتا ہے۔

مسجد کے محراب کو محراب کہنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس جگہ پر امام غلطی اور لغزش سے امن میں ہوتا ہے۔شیر کی

کچھار کومحراب کہتے ہیں۔اور وہاں (کچھار میں) داخل ہونے والا محفوظ نہیں رہتا۔محراب کو محراب بھی اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہونے والا امام غلطی سے محفوظ نہیں رہتا۔

محراب کا اطلاق اس جگہ پر ہوتا ہے جو بادشاہ یا امیر یا حاکم کے لوگوں سے الگ بیٹھنے کی جگہ بنی ہوئی ہوتی ہے (آرام کرنے کی جگہ)۔(۱)

آیت زیب عنوان میں محراب سے مراد مسجد (عبادت گاہ) ہے۔(۲)

فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ: تو انہیں اشارہ سے کہا۔

وَحْیٌ: متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

اشارہ، اشارۂ سریعہ (تیز اشارہ)، کتابت، مکتوب، کتاب، رسالت (پیغام بھیجنا)، الہام، خفی کلام جو دوسروں تک پہنچائے، خفی طور پر دل میں کسی معنیٰ کا ڈالنا، آواز، کسی طرف بھیجنا، اللہ تعالیٰ کا اپنے انبیاء کی طرف پیغام بھیجنا، بعض کا بعض سے خفیہ کلام کرنا۔

وحی کی چند اقسام ہیں: قرآن مجید نے اس کی صراحت کر دی ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

---

(۱) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱، ص۲۰۶،۲۰۷

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۲۳۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۱۱۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۱، ص۶۳

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت، ص۲۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۲۷۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۱، ص۸۱

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی، ج۲، ص۱۰

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۱۹۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۳۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۱۷۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۷۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۸

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۰۵

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَايَشَآءُ ط اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ٥ (سورۃالشوریٰ: آیت ۵۱)

اور کسی آدمی کو نہیں پہنچتا کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا یوں کہ وہ بشر پردۂ عظمت کے ادھر ہو یا کوئی فرشتہ بھیجے کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی وحکمت والا ہے۔

یعنی الہام، رویاء (خواب)، کتاب اتار کر، قرآن اتار کر جسے جبرئیل آ کر پڑھ کر سنادے، ان سب کا مرجع اعلام (بتادینا) ہے۔

اشارۂ سریعہ، رمز یا تعریض کے طور پر کلام کرنا، کبھی صرف آواز ہوتی ہے اس میں حروف کی ترکیب نہیں ہوتی، یا بعض اعضا سے اشارہ کرنا (مثلاً ہاتھ، انگلی، آنکھ، ہونٹ وغیرہ)

کلمہ الٰہیہ جو انبیاء و اولیاء کی طرف القا کیا جاتا ہے، یہ قسمِ وحی چند وجہ پر ہوتی ہے:

(۱) پیغام لانے والے کا مشاہدہ مخصوص صورت میں کرنا۔

(۲) بغیر مشاہدہ کسی صورت کے صرف کلام سننا

(۳) جی میں ڈال دینا

(۴) الہام

(۵) تسخیر

(۶) خواب (۳)

آیت زیب عنوان میں فَاَوْحٰی سے مراد "اشارہ کیا" ہے۔ (۴)

---

(۳) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۳۸۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۶

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۳۵۲

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ گونگے کا اشارہ بمنزلہ کلام کے ہے۔حضرت زکریا علیہ السلام نے محراب سے باہر قوم کو نماز اور عبادت کا حکم اشارہ سے دیا۔آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ صبح و شام قوم کو نماز اور عبادت کا حکم دیتے تھے،مگر جن دنوں آپ روزہ سے تھے اور کلام نہ کر سکتے تھے ان دنوں آپ نے یہ فریضہ کلام کی بجائے اشارہ سے کیا۔احادیثِ طیبہ میں اس کے شواہد موجود ہیں۔''سوداء اعجمیہ''(سیاہ رنگ کی گونگی لونڈی کا اشارہ سے اسلام کا اظہار) آپ نے قبول فرمایا۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَجُلًا اَتَـی النَّبِیَّ ﷺ بِـجَـارِیَةٍ سَـوْدَآءَ اَعْـجَـمِیَّةٍ فَقَالَ:یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ مُـؤْمِنَةٍ،فَقَالَ لَهَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اَیْـنَ الـلّٰهُ؟فَاَشَارَتْ اِلَی السَّمَآءِ بِاِصْبَعِهَاالسَّبَابَةِ ،فَقَالَ لَهَـا:مَـنْ اَنَا؟ فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَـی السَّمَاءِ وَالٰی السَّـمآءِ، اَیْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ:اَعْتِقْهَا.(۵)

(بقیہ۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۸۲
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۱۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۱۰
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۱۹۰
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ص۱۹۰
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۲۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۳۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج۳،ص۲۳۰
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۱۷۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص۳۱۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص۷۱
(۵) ☆ رواہ احمد(واللفظ لہ)،ج۲،ص۲۹۱
☆ رواہ مسلم عن معٰویہ،ج۱،ص۲۰۳
☆ رواہ البیہقی عن عمربن الحکم ،ج۷،ص۳۶،۲(۱۵۲۶۶)
☆ رواہ النسائی عن معٰویۃ بن الحکم،ج۱،ص۱۷۹
☆ رواہ البخاری ومسلم ومالک

ایک صحابی حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک سیاہ رنگ کی گونگی لونڈی لے کر حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ! مجھ پر (کسی کفارہ کے طور پر) ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے (اور یہ لونڈی گونگی ہے، زبان سے کچھ اظہار نہیں کرسکتی) آپ نے اس لونڈی سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ تو اس نے اپنے ہاتھ کی شہادت انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے ہاتھ کی انگلی سے آپ کی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا: یعنی آپ اللہ کے رسول ہیں، (گویا اس نے شہادتین کی گواہی دی) آپ نے اس صحابی سے فرمایا: اسے (اپنے کفارہ میں) آزاد کردو۔

اس لونڈی نے اشارہ سے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا، جو اصل دین ہے، اس سے جان اور مال محفوظ ہو جاتا ہے، انسان جنت کا مستحق ہو جاتا ہے، دوزخ کی آگ سے نجات پاجاتا ہے۔ اس کے اسلام کا اسی طرح حکم دیا گیا جس طرح کلمہ اسلام بول کر اسلام قبول کرنے والے کا حکم ہے۔ گونگا اور وہ جس کو بیماری یا آفت سے زبان میں خلل آگیا ہو اس کا اشارہ بمنزلہ کلام کے ہے۔ اگر اس کے اشارہ کا مفہوم واضح ہو: مثلاً طلاق، نکاح، رجعت، ہبہ وغیرہ، البتہ اگر اشارہ سے مفہوم واضح نہ ہو تو اس پر حکم نافذ نہیں ہوگا۔ یہ مسئلہ قیاس سے ثابت نہیں بلکہ اس کا ثبوت استحسان سے ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ گونگے کا اشارہ (خواہ ہاتھ سے ہو یا انگلی سے یا ہونٹ سے یا آنکھ سے) بمنزلہ کلام کے ہے، یہ عادتِ معروفہ ہے، بخلاف تندرست کے کہ ان کا اشارہ عادۃً بمنزلہ کلام کے نہیں سمجھا جاتا۔ (۷)

﴿۳﴾ اگر گونگے نے اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھی تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی، بخلاف ناطق (تندرست بولنے والا) کے، کہ اس نے صرف اپنے ہاتھ سے طلاق لکھی تو طلاق نہ ہوگی، تندرست کے لئے طلاق (یا جو لفظ اس کے قائم مقام ہے) کا تلفظ لازمی ہے، ہاں اگر لکھ کر پڑھ دے تو طلاق ہو جائے گی۔

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۲

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

نکاح، طلاق، عِتاق، رجعت وغیرہ میں ناطق کے لئے کلام کرنا شرط ہے۔(۸)

﴿۴﴾ حضرت زکریا علیہ السلام کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صبح وشام قوم کے پاس آ کر انہیں نماز کی تاکید فرماتے تھے، جن دنوں آپ کلام نہ کر رہے تھے ان دنوں بھی آپ قوم کے پاس آتے اور نماز پڑھنے کا حکم اشارہ سے فرماتے تھے، مبلغ کے لئے ایسا ہی کرنا ضروری ہے کہ وہ تکرار کے ساتھ احکامِ الٰہیہ کو بیان کرتا رہے۔(۹)

﴿۵﴾ مسجدوں کے موجودہ متعارف محراب حضور پُرنور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نہ تھے، یہ بعد میں ایجاد ہوئے، اس زمانہ میں محراب شعارِ مسجد سے ہیں، گویا یہ بدعتِ حسنہ امت میں مقبول اور لازمی تصور ہوتی ہے، اسی طرح مسجد کا مینار، جمع قرآن مجید (موجودہ صورت میں)، جمعِ کتبِ احادیث، بنائے مدارس، ان میں متعدد علوم کی تدریس، قرآن مجید پر اعراب وغیرہ کثیر امور جو اسلام میں رائج، مقبول اور متعارف ہیں جو عہدِ نبوی علی صاحبہا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہ تھے، یہ امور بدعتِ حسنہ ہیں، اور بدعتِ حسنہ اسلام کے احکام میں شمار ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهَا شَيْئاً. الحديث.(۱۰)

جس نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کا اجر بھی (ملے گا) جو اس

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۸۳
(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۱۹۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۱، ص۱۹۱
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص۲۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۷۱
(۱۰) ☆ رواہ النسائی عن جریر، ج۱، ص۳۵۵
☆ رواہ مسلم عن جریر، ج۱، ص۳۲۷
☆ رواہ احمد، ج۴، ص۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱

طریقہ پر عمل کرے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اجروں سے کچھ کم ہو اور جس نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا اور اس کا گناہ بھی (اسے ملے گا) جو اس برے طریقہ پر عمل کرے گا، بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں سے کچھ کم ہو۔

لہٰذا وہ عمدہ امور جن کا رواج عہدِ نبوی یا عہدِ صحابہ وتابعین میں نہ تھا مگر اب امت ان پر عمل کرتی ہے انہیں ناجائز یا حرام کہنا مقاصدِ شرع سے جہالت یا عناد ہے۔

امام المحدثین علامہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کے موجودہ متعارف محراب کے بدعت حسنہ ہونے پر ایک عمدہ رسالہ لکھا ہے:

"اعلام الاریب بحدوث بدعة المحاریب" (۱۱)

﴿۶﴾ امام اور مقتدی کا ایک مکان میں برابر سطح میں ہونا اقتداء کے لئے لازم ہے۔ اگر امام بلند مقام پر یا محراب کے اندر کھڑا ہو تو اس کی اقتدا جائز نہیں۔ البتہ اگر امام محراب کے باہر کھڑا ہو یا بالشت سے کم بلندی پر ہو تو ان صورتوں میں اقتدا جائز ہے۔ حدیث مرفوع میں ہے:

عَنْ هَمَّامٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلٰى دُكَّانٍ فَاَخَذَ اَبُوْسَعِيْدٍ بِقَمِيْصِهٖ فَجَبَذَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُمْ كَانُوْيَنْهَوْنَ عَنْ ذَالِكَ، قَالَ بَلٰى، قَدْذَكَرْتُ حِيْنَ مَدَدْتَنِيْ .(۱۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر لوگوں کو امامت کرائی، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے ان کی قمیض پکڑ کر انہیں (نیچے) کھینچا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ صحابہ کرام ایسا کرنے سے منع فرمایا کرتے ہیں، (یا ایسا کرنے سے منع فرمادیا گیا ہے) انہوں نے فرمایا: ہاں، یہ مجھے اسی وقت یاد آگیا تھا جب آپ نے

(۱۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۲، ص ۱۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲

(۱۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن ھمام، ج ۱، ص ۹۵

مجھے کھینچا تھا۔ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاِنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِالْمَدَائِنِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَتَقَدَّمَ عَمَّارٌ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَكَانٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّكَانِهِمْ اَوْنَحْوُ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ.(۱۳)

حضرت عدی بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ وہ عمار بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدائن میں تھا (نماز کے وقت پر) جماعت کھڑی ہوئی، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھانے لگے، دیگر مقتدی نچلے مقام پر تھے، حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، انہوں نے حضرت عمار کا ہاتھ پکڑا، حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے عمار کو نیچے اتار لیا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ جب کوئی کسی قوم کی امامت کرے تو مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی لئے تو میں نیچے اترا جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔(۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن عدی بن ثابت، ج ۱، ص ۱۵

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۸۱

باب(۲۷۶)

﴿چُپ کا روزہ، چُپ کے دیگر چند احکام، دسترخوان کی ترتیب﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

فَکُلِیۡ وَاشۡرَبِیۡ وَقَرِّیۡ عَیۡنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا فَقُوۡلِیۡۤ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُکَلِّمَ الۡیَوۡمَ اِنۡسِیًّا ۚ (سورۃ مریم: آیت ۲۶)

تو کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ، پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو کہہ دینا میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے تو آج ہرگز کسی آدمی سے بات نہ کروں گی۔

حل لغات:

وَقَرِّیۡ: قَرَّتْ (از باب ضَرَبَ) یَقِرُّ اور (از باب سَمِعَ) یَقَرُّ قَرَّۃً وَقُرَّۃً وَقُرُوۡرَۃً کا معنی ہے: کسی کی آنکھ ٹھنڈی ہونا، مطلوبہ چیز کا حاصل ہونا۔ اس سے واحد مونث امر کا صیغہ ہے، قَرِّیۡ یعنی آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ (۱)

آیت زیب عنوان کا مفہوم یہ ہے کہ اے مریم! کھجور کا تازہ پھل کھا، نہر کا شفاف پانی پی اور اپنے حسین بیٹے کو دیکھ کر اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھ، ہر قسم کے خوف سے آزاد ہو جا، تو ہماری مقرب بندی ہے، ہم اپنے مقربین کو ہر خوف سے آزاد کر دیتے ہیں۔ (۲)

اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا: میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے۔ پہلی شریعتوں میں مجاہدہ کرنے والے، روزہ

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۷۶
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۳۹۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۷۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۸۶
(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۶

رکھنے والے، کھانے، پینے اور مباشرت کے علاوہ صبح سے شام تک کلام نہ کرتے تھے۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی روزے کی نذر مانی تھی۔اس لئے آپ نے کسی کے سوال کا جواب نہ دیا۔

پس منظر:

کنواری پاک دامن حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا واقعہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے۔ایک سورہ (جس کے ہم احکام پڑھ رہے ہیں) کا نام ہی مریم ہے۔اس کی آیت نمبر:١٦سے ٣٥ تک میں حضرت مریم اوران کے ستھرے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے۔

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کا جو واقعہ ان آیات میں بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مریم رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ غسل فرمانے کے لئے پردہ میں گئیں، پردہ کے تمام امور کو مکمل فرمالیا، اچانک اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو انسانی شکل میں وہاں حاضر ہونے کا حکم فرمایا، جبرئیل انسانی شکل میں وہاں موجود ہوئے، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی کہ یہ اجنبی اس موقعہ پر کیسے آگیا ہے، جبرئیل نے (جو انسانی شکل میں متشکل تھے) فرمایا: میں تمہیں ایک ستھرا بیٹا عطا کرنے آیا ہوں، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے آج تک کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور میں (نعوذ باللہ) بدکردار بھی نہیں، جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا، تیرے رب کا یہی فیصلہ ہے کہ تیرا بیٹا بغیر باپ کے پیدا ہو، اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے اپنی نشانی اور رحمت بنادیں، یہ فیصلہ اٹل ہے۔حضرت مریم نے اسے اپنے پیٹ میں لیا، جب وضع حمل کا وقت آیا تو آپ شہر سے دور مشرقی سمت بیت اللحم میں چلی گئیں۔آپ پریشان ہوئیں کہ بن باپ بیٹے کی پیدائش پر لوگوں کو کس طرح مطمئن کرسکیں گی۔ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ اے مریم! غم

(بقیہ ٢) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج٢، ص ٢١

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ١٢٢٣ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج٣، ص ٢٥

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ١٢٧٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج١٦، ص ٨٦

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ١٢٢٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج٧، ص ٣١٢

زدہ نہ ہو۔ ہم نے تیرے لئے تیرے نیچے نہر جاری کردی ہے۔ کھجور کے اس ٹنڈ کو اپنے ہاتھ سے حرکت دے، اس سے تازہ کھجوریں گریں گی، انہیں کھا اور ٹھنڈا میٹھا پانی پی، بیٹے کو دیکھ اور آنکھیں ٹھنڈی کر۔ جب لوگ تجھ سے بن باپ کے بیٹے حضرت عیسیٰ روح اللہ کلمۃ اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کے بارے میں سوال کریں تو تو اشارہ سے اتنا بتادے کہ میں نے روزہ رکھا ہے اور ساتھ ہی خاموشی کا روزہ بھی ہے، اس بچے سے پوچھ لو یہ سب کچھ قدرت کے عجائبات بتادے گا۔ لوگوں کے سوال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جوابات اگلی آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ ایمان افروز جوابات بار بار پڑھنے کے لائق ہیں۔

ہماری تلاوت کردہ آیت کا مفہوم اتنے سے واضح ہو گیا ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ چپ کا روزہ یا چپ رہنے کی نذر پہلی امتوں میں رائج اور جائز تھیں۔ ہماری شریعت مطہرہ میں یہ منسوخ ہو چکا ہے۔ اب چپ کا روزہ رکھنا یا چپ رہنے کی منت ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَآئِیْلَ، نَذَرَ اَنْ یَّقُوْمَ لَا یَقْعُدَ وَلَا یَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدَ وَلَا یَتَکَلَّمَ وَیَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مُرُهُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ صَوْمَهُ. (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے

(۳)
- ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس (واللفظ لہ)، ص ۲، ص ۹۹۱
- ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج ۲، ص ۱۱۱
- ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس، ص ۱۵۵
- ☆ رواہ ابن حبان عن ابن عباس، ج ۱۰، ص ۲۳۰
- ☆ رواہ الطبرانی عن ابن عباس. حدیث: ۱۱۸۷۱
- ☆ رواہ البیهقی عن ابن عباس، ج ۱۰، ص ۷۵
- ☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عباس، ج ۴، ص ۱۶۱، ۱۶۲

تھے، وہاں ایک آدمی کھڑا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، صحابہ کرام نے عرض کی، یارسول اللہ! یہ ابواسرائیل ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ یہ سایہ میں بیٹھے گا، نہ یہ کلام کرے گا اور یہ روزہ رکھے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے حکم دو کہ کلام کرے، سایہ میں بیٹھے اور بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔ (۴)

﴿۲﴾ ذکرواذکار اور اوراد و اشغال میں مشغول ہوکر خاموش رہنا نرے خاموش رہنے سے مقبول ہے۔ (۵)

﴿۳﴾ جائز نذر کا پورا کرنا لازمی ہے۔ اگر کوئی پیدل حج یا عمرہ کی نیت کرے تو اس پر حج اور عمرہ کی تمام پابندیاں لازم ہوں گی، ایسے ہی احرام باندھنا بھی فرض ہوگا۔ (۶)

﴿۴﴾ احمق کے سوالات پر خاموش رہنا بہتر ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا بے وقوفوں کے سوالات پر خاموش رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی صفات گناتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا o (سورۃ الفرقان: آیت ۶۳)

............اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں، بس سلام۔

بندۂ مومن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ جاہل اور احمق سے بے فائدہ باتوں میں الجھے۔ (۷)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۲۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۶

(۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۲۸

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۲

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۲

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۰۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۳

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۳

﴿۵﴾ گونگے کا اشارہ جس سے بات پوری طرح مفہوم ہو جائے، قائم مقام کلام کے ہے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے چپ کے روزہ کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا کہ جو کچھ پوچھنا چاہو اس سے پوچھو۔ اس لئے گونگے کا اشارہ سے نکاح قبول کرنا جائز ہے۔ (۸)

﴿۶﴾ جب مجلس میں چند اشخاص موجود ہوں اور ان سے کوئی شے پوچھی جائے تو بہتر یہ ہے وہ شخص اپنے سے بہتر کو جواب کے لئے عرض کرے۔ حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے سوال ہوا، آپ نے اپنے نبی بیٹے کو جواب کے لئے منتخب کیا۔ (۹)

﴿۷﴾ کھانے کا دسترخوان جب بچھایا جائے تو افضل یہ ہے کہ سب سے پہلے پانی رکھا جائے، پھر کھانا رکھا جائے، کھانے میں بھی پہلے سالن رکھا جائے، آخر میں روٹی رکھی جائے، کھانا روٹی سے شروع کیا جائے۔ (یا روٹی کی جگہ چاول وغیرہ ہوں تو وہ بھی کھانا میں شمار ہوتے ہیں) بعد میں پانی پیا جائے، سیدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ جل وعلا نے سب سے پہلے پانی کی نہر بہادی، پھر کھجور کے پکے ہوئے تازہ پھل عطا فرمائے، لیکن کھانے کے بارے میں، آیت زیب عنوان میں، فرمایا: کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی کر۔ ہمیں بھی یہ طریقہ اپنانے میں خیر و برکت حاصل ہو سکتی ہے۔ (۱۰)

فائدۂ جلیلہ

﴿۱﴾ تر کھجور نفاس والی کے لئے سب سے مفید غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبوب بندی ولیہ کاملہ حضرت بتول مریم رضی اللہ عنہا

(بقیہ۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۲۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۷
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۲۶
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۱۸۵
(۸) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۳
(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۰۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۷۵
(۱۰) تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۵

کو حضرت روح اللہ کلمۃ اللہ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے وقت تازہ کھجور ہی بطورِ کرامت عطا فرمائی۔ اگر اس وقت کوئی اور غذا یا پھل اس سے زیادہ مفید ہوتا تو قادر کریم جل وعلا مہیا کرنے پر قادر ہے، وہ، وہ عطا فرما دیتا۔ (۱۱)

فائدۂ جلیلہ

﴿۲﴾ نومولود کی پہلی غذا کھجور کی تحنیک (گھٹی) ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ انصار کے نومولودوں کو کھجور چبا کر، لعابِ دہن شامل کر کے گھٹی دیا کرتے تھے۔

اِبْنُ اُمِّ سُلَیْمٍ لَمَّاوَلَدَتْهُ وَبَعَثَتْ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَمَضَغَ لَهٗ تَمْرًا وَحَنَّكَهٗ وَكَانَ ﷺ يُحَنِّكُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ. (۱۲)

حضرت ام سُلَیم رضی اللہ عنہا کے ہاں جب بچہ کی ولادت ہوئی اور وہ اسے اٹھا کر نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ کی خدمت میں لے آئیں۔ حضور انور ﷺ نے ان کے لئے کھجور چبائی اور اس سے بچہ کو گھٹی دی۔ اور حضور پُر نور ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ انصار کے نومولودوں کو گھٹی دیا کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر آپ عجوہ کھجور کی گھٹی دیا کرتے۔ (۱۳)

☆☆☆☆☆

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۲۷

(۱۲) ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۷، ص ۱۲۳

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵

باب (۲۷۷)

﴿تحدیثِ نعمت﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ ط اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا o وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۔ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا o وَّبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا o وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا o (سورۃ مریم: آیات ۳۰ تا ۳۳)

بچہ نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی، اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا، اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں، اور مجھے نماز وزکوٰۃ کی تاکید فرمائی میں جب تک جیوں، اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا، اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا، اور وہی سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں۔

حل لغات:

اِنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ: میں ہوں اللہ کا بندہ

پیدائش کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پہلا کلام جو فرمایا وہ یہ تھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس میں یہود و

نصاریٰ کا رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں یا خدا کا بیٹا یا خدا ان میں حلول کئے ہوئے ہے۔ (العیاذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا اقرار کرنے میں اس امر کا اعلان ہے کہ میری والدہ اس الزام سے بَری ہے جو ان کی نسبت کیا جاتا ہے۔ بطورِ معجزہ میرا کلام کرنا میری والدہ کی برأت کا اعلان ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کا دودھ پی رہے تھے۔ قوم کا بہتان سنتے ہی آپ نے دودھ پینا ترک کر دیا، بائیں پہلو پر لیٹے ہوئے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں ہوں اللہ کا بندہ۔

یہ بھی مروی ہے کہ جب قوم نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا، حضرت زکریا علیہ السلام وہاں آ موجود ہوئے۔ (۱)

وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا: اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ولادت کے وقت اپنے نبی بنائے جانے کا اعلان کیا، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ (۲)

---

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۰۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۹۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۱۸۷

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۲۲۸

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۱۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۱۹

وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا: اور اس نے مجھے مبارک کیا۔

بَرَکَ (از باب نَصَرَ) بُرُوْکًا وتَبْرَاکًا، اور بَرَّکَ اور اِسْتَبْرَکَ کا معنی ہے، اونٹ کا سینہ کے بل بیٹھنا، کسی جگہ اقامت پذیر ہونا۔

بَارَکَ الرَّجُلُ: کسی کے حق میں برکت کی دعا کرنا۔

بَرَکَۃٌ: کا معنی ہے: بڑھانا، زیادتی، نیک بختی، علوِ مرتبت، شرف، سعادت۔

اس کا استعمال لزوم وثبات کے معنوں میں ہونے لگا۔ کسی شے میں خیر الٰہی کا ثابت رہنا بَرَکَتٌ ہے۔

مبارک وہ ہے جس میں خیر الٰہی ثابت رہے۔

مبارک وہ ہے جس میں خیر الٰہی اس طرح آئے کہ محسوس نہ ہو اور اس نوع سے آئے کہ گنی نہ جائے اور اس طور سے آئے کہ شمار نہ کی جاسکے۔

مبارک وہ ہے جس میں غیر محسوس زیادتی کا مشاہدہ کیا جائے۔

تَبَارَکَ اللّٰہُ، کا اطلاق اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے۔

درود شریف ابراہیمی میں وارد ہے: وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اس کا معنی یہ ہے جو عزت وشرف، کرامت وعظمت تو نے انہیں عطا کی، اے اللہ اسے ہمیشہ قائم وثابت رکھ۔ (۳)

آیت زیب عنوان میں مبارک کا معنی ہے، دین میں برکات اور منافع والا، برکات ومنافع کا داعی، معلمِ

(بقیہ ۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۱۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۱۹۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۷

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۴

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۲۴

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ج ۷، ص ۱۰۵

برکات، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا، گمراہوں کو رشد و ہدایت دینے والا، مظلوموں کی مدد کرنے والا، بے کسوں کا حامی، نفع رساں، ثباتِ خیر والا، عطا کی زیادتی والا، عظمت و بزرگی والا۔(۴)

وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا: اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی جب تک زندہ رہوں۔ زندگی بھر مکلّف ہونے کی صورت میں نماز ادا کرتا رہوں اور دوسروں کو حسبِ شرائط نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کرتا رہوں۔(۵)

وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ: اور اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا۔

اس جملہ میں کثیر فوائد ہیں۔

اول: صرف والدہ کا ذکر ہوا جس کا معنی یہ ہے کہ آپ بن باپ پیدا ہوئے۔

دوم: والدہ کے ساتھ احسان و نیکی کا حکم اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ والدہ قابلِ تعظیم ہے۔ اس پر باندھا ہوا بہتان کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔(۶)

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۲۰
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۲۲۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۱۹۴
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۲۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۳۶
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص ۲۱۲
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۳۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۷،ص ۳۱۶

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۲۰
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۱۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۱۹۴
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۱،ص ۲۱۴

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۹۶

وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا:اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا۔

متکبر اور قتل وغارت کرنے والا جبّار کہلاتا ہے، یا وہ جو اپنے اوپر کسی کا حق تسلیم نہ کرے۔

یاد رہے جب یہی کلمہ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہوگا اس کا معنی ہوگا، کمی پوری کرنے والا۔

شَقِيًّا: کا معنی ہے: ہر خیر سے محروم، نافرمان، اپنے رب کا نافرمان، رب کے حکم کا تارک۔(۷)

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ: وہی سلامتی مجھ پر ہو۔ سلام سے مراد تحیت ورحمت ہے۔

بوقتِ ولادت شیطان کے کچوکے سے اور وصال کے وقت نزع کی تکالیف اور حشر میں بڑی گھبراہٹ سے سلامتی کی دعا کی، یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالی۔ دعا کے بعض حصے کا اظہار ہو چکا ہے اور بعض کا ہونے والا ہے، وہ ہو کر رہے گا اس کی خطا ممکن نہیں۔(۸)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۲۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۱۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۳۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷، ص۳۱۷

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۲۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ ج۳، ص۳۶

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۲۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۸۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۷، ص۳۱۷

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۹۸

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۲۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۲

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۳۷

پس منظر:

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے پر قوم نے آپ کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر شدید و شنیع الزام لگایا، ہر قسم کی بیہودہ گفتگو آپ کے بارے میں کی، کہا اے مریم! تیرا باپ ایسا نہ تھا، تیری ماں ایسی نہ تھی، تیرا خاندان عبادت، ریاضت، شرافت اور کرامت میں بے مثال ہے، تو نے بن خاوند یہ بچہ کیسے جَن لیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا کہ قوم کے بیہودہ الزامات کا جواب خود نہ دو، بلکہ اپنے اس نومولود کی طرف اشارہ کر دو، اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کی قدرت سے یہ کلام کرے گا اور ایسی کلام کرے گا کہ معاندین و معترضین کے منہ قیامت تک کے لئے بند ہو جائیں گے۔ چنانچہ سیدہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اپنے نومولود کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ نے قوم سے ایسا خطاب فرمایا کہ قوم حیران و دنگ رہ گئی۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں اللہ کا بندہ..........."(۹)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ انسان کے لئے جائز ہے کہ بوقتِ حاجت اپنے صفاتِ خیر اور اوصافِ حمیدہ کو بیان کر لے، جب کہ

(بقیہ۸) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۲۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۸

(۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۱۹۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۱۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹

دسروں پر اپنی حیثیت واضح کرنا ضروری ہو۔ہاں اگر تکبر اور فخر کے لئے اپنی حیثیات کا بیان کرے تو یہ ناجائز اور حرام ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کی برأت کی شدید ضرورت کے وقت اپنی آٹھ صفاتِ حمیدہ بیان فرمائیں۔ اگرچہ مدتِ رضاعت میں آپ کا کلام کرنا آپ کا معجزہ شمار ہوتا ہے مگر اس کلام میں آپ کی جن صفاتِ حمیدہ کا واضح ذکر ہے وہ یہ ہیں:

میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔(مجھ جیسا بیٹا جس ماں کے پیٹ میں رہا وہ العیاذ باللہ کیسے بدکار ہوسکتی ہے، نیز آئندہ میرے بارے میں خدا کا بیٹا، یا خدا ہونے یا مجھ میں خدا کے حلول کا عقیدہ رکھنے والو! سن رکھو، میں اللہ کا بندہ ہوں)۔

دوم: اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی ہے، میں اپنی والدہ کے بطنِ اطہر میں کتاب کا درس لے چکا ہوں۔

سوم: اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت عطا فرمائی ہے۔

چہارم: میں جہاں بھی رہوں گا اللہ نے مجھے نفع رساں بنایا ہے۔

پنجم: اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے۔

ششم: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، میں اپنی والدہ کا فرماں بردار ہوں۔
(مجھ جیسا عظیم اولوالعزم رسول جس والدہ کا فرمانبردار ہوگا وہ کیسی طہارت ونفاست والی ہوگی)

ہفتم: اللہ تعالیٰ نے مجھے زبردست، بدبخت نہیں بنایا۔

ہشتم: ولادت، وفات اور حشر کے روز اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر رحمت وتحیت ہو۔ان حالات میں اگر سلامتی رہی تو زندگی، قبر، حشر سب میں سلامتی ہوگی۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے بوقتِ حاجت اپنی قوت حفاظت اور امانت کا ذکر فرمایا تھا، تاکہ بادشاہ اس آنے والے مشکل وقت میں آپ سے استفادہ کرسکے اور خلقِ خدا کو آپ کی صفات سے فائدہ پہنچ سکے۔ آپ نے فرمایا تھا:

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ج اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ○ (سورۃ یوسف: آیت ۵۵)

یوسف نے کہا: مجھے زمین کے خزانوں پر کردے، بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں۔

خود سید عالم ﷺ نے قوم کے سامنے اپنی عظمت ونبوت، رسالت وشفاعت کا اعلان فرمایا تاکہ امت آپ کے سایہ عاطفت میں آجائے۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَافَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَآءُ الْحَمْدِ وَلَافَخْرَ وَمَامِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّاتَحْتَ لِوَآئِیْ وَاَنَااَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَافَخْرَ۔ (۱۰)

قیامت کے روز میں اولادِ آدم کا سردار ہوں (میری سرداری کا کامل اظہار ہوگا) اور یہ میں فخر کے طور پر نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے۔) اس روز لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) میرے دستِ مبارک میں ہو گا اور میں یہ فخر یہ نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے) اس روز ہر نبی آدم سمیت میرے لواء الحمد تلے ہوں گے، اور سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی، اور یہ بات میں فخر یہ نہیں کہتا (بلکہ حقیقت یہی ہے جس کا اظہار ہوگا)۔ (۱۱)

﴿۲﴾ سب سے افضل نام عبداللہ ہے، پھر عبدالرحمٰن، پھر عبدالرحیم، پھر عبدالکریم............، اسی طرح وہ نام بھی مبارک ہیں جو انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں پر ہوں گے، بالخصوص جو نام حضور پُرنور سید الانام نبی الانبیاء علیہم التحیہ والثناء کے نام پر ہوں، یعنی محمد، احمد، وغیرہ۔

مسلمانوں کے لئے اپنے بچوں کے نام ایسے مبارک ناموں میں سے رکھنے چاہیں۔ (۱۲)

﴿۳﴾ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر زکوٰۃ فرض نہیں رہی اور ان کا ترکہ کسی کی میراث نہیں ہوتا، بلکہ وہ امت پر صدقہ ہوتا ہے۔ (۱۳)

﴿۴﴾ گونگے پر حدِ قذف جاری نہیں ہوگی اور نہ اس کا لعان قبول ہوگا، قذف کے لئے صریح زنا کا الزام لازم ہے اور یہ صورت گونگے سے متصور نہیں، کیونکہ وہ وطی حلال اور وطی حرام میں فرق بیان نہیں کرسکتا۔

(۱۰) ☆ رواہ احمد والترمذی وابن ماجه عن ابی سعید/بحواله جامع صغیر، ج ۱، ص ۱۸۵

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

(۱۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۵، ص ۲۳۰

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۶، ص ۸۹

لعان چونکہ شہادات ہیں اور گونگے کی شہادت ، جمہور علماء کے نزدیک مقبول نہیں۔ بخلاف نکاح ، طلاق اور دیگر احکام میں کہ ان میں گونگے کا اشارہ مقبول ہے۔(۱۴)

﴿۵﴾ بندۂ مومن جب تک زندہ ہے اس سے عبادات اور تکالیف شرعیہ اٹھائی نہیں جاتیں ، وہ عبادات اور احکامِ شرعیہ کا مکلّف رہتا ہے ، خواہ وہ ریاضت وعبادت سے کتنے اونچے ہی مقام پر کیوں نہ پہنچ چکا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مَـادُمْتُ حَيًّا کہہ کر اس کا اعلان فرما دیا ہے۔ سید الانام ، فخرِ رسل ، تاجدارِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرضِ وصال میں بھی نماز ادا فرمائی۔ ایک موقعہ پر جب کثرتِ قیام سے پاؤں مبارک متورم (سُوج) ہوگئے ، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے بلکہ آپ کی برکت سے آپ کے اگلوں پچھلوں کو بخش دیا گیا ہے ، آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں ، تو آپ نے فرمایا:

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.(۱۵)

کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

کسی مرتبہ پر پہنچنے کے باوجود کسی مسلمان سے عبادات ساقط یا معاف نہیں ہوتیں۔ معافی کا عقیدہ رکھنے والے اباحین کافر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ۝ (سورۃ الحجر: آیت ۹۹)

اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو۔(۱۶)

---

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ بیروت ، لبنان ، ج ۱۱ ، ص ۹۷

(۱۵) ☆ روای البخاری عن مغیرۃ بن شعبۃ ، ج ۱ ، ص ۱۵۲

☆ رواہ مسلم کتاب المنافقین .

☆ رواہ الترمذی عن مغیرۃ بن شعبۃ ، ج ۱ ، ص ۸۰

☆ رواہ النسائی فی قیام اللیل

☆ رواہ احمد ، ج ۴ ، ص ۲۵۱ ، ۲۵۵

☆ ....، ج ۶ ، ص ۱۱۵

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ ھ) مطبوعہ بیروت ، لبنان ، ج ۱۱ ، ص ۹۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر ، ج ۳ ، ص ۱۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان ، ج ۱۶ ، ص ۳۳۱

فائدہ:

﴿۱﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بوقتِ ولادت (ایک دن کی عمر میں) کلام کیا، حضور پُر نور سید العالمین ﷺ نے بوقتِ ولادت سجدہ کیا، رب تعالیٰ کی ربوبیت اور اپنی رسالت کا اقرار کیا۔ (۱۷)

﴿۲﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی نبوت کا اعلان مدتِ رضاعت میں کیا اور حضور پُر نور نبی الانبیاء ﷺ نے اعلان فرمایا:

كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. (۱۸)

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم کا وجود ابھی روح اور جسم کے درمیان تھا۔ (۱۹)

﴿۳﴾ والدین کا نافرمان جبار اور شقی ہوتا ہے۔ (۲۰)

☆☆☆☆☆

(۱۷) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۳۰

(۱۸) ☆ رواہ ابن سعد وابونعیم فی الحلیۃ عن میسرۃ بن سعد عن ابی الجدعاء

☆ ورواہ الطبرانی عن ابن عباس

(۱۹) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۹۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۱۷

(۲۰) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۲۰

باب (۲۷۸)

﴿آیتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ ٭ وَ مِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ نُوۡحٍ ۫ وَّ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡرَآءِیۡلَ ۫ وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا ۝

(سورۃ مریم: آیت ۵۸)

یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے، آدم کی اولاد سے، اوران میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا، اورابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے، اوران میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا۔ جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جائیں گر پڑے سجدہ کرتے ہوئے روتے۔

حل لغات:

مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ: آدم کی اولاد سے۔اس سے مراد حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔(۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۱۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۶
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی،مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۲۴۴
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص۳۳۳

وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ: اوران میں سے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا۔اس سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔(۲)

وَمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآئِیْلَ: اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔آیت سے مراد حضرت اسمٰعیل، حضرت اسحٰق، حضرت یعقوب علیہم السلام ہیں،اور حضرت یعقوب کی اولاد سے حضرت موسیٰ،حضرت ہارون،حضرت زکریا،حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔(۳)

اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ: رحمٰن کی آیتیں۔کتب سماویہ یا قرآن مجید کی آیات مراد ہیں۔(۴)

خَرُّوْا: خَرَّ (ازباب ضَرَبَ اورباب نَصَرَ) خَرًّا وَخُرُوْرًا کا معنی ہے: بلندی سے پستی کی طرف گرنا،اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑنا،ایسا گرنا جس سے آواز پیدا ہو۔(۵)

آیت سے مراد یہ ہے کہ تسبیح پڑھتے ہوئے سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

سُجَّدًا: سُجَّدٌ جمع ہے سَاجِدٌ کی۔یہ خَرُّوْا سے حال ہے۔

بُکِیًّا: بُکِیٌّ جمع ہے بَاکٍ کی،یہ بھی حال واقع ہوا ہے۔

بَکٰی یَبْکِیْ (ازباب ضَرَبَ) بُکًا وَبُکَاءً کا معنی ہے رونا بُکًا (بُکَیٌ) مقصور،ایسا رونا جس میں حزن اور غم زیادہ ہو،آنسو کم ہوں۔

---

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۱۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۶

(۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۱۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۷

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۱۱

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۳۱۰

☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسرالحسین بن محمدالدامغانی،مطبوعہ بیروت،ص۱۵۴

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،،ص۱۴۴

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج۱،ص۸۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۷۲

بُکَاءٌ(ممدودہ)ایسا رونا جس میں آنسو سے آواز غالب ہو۔(۶)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام (جن کا ذکر گزشتہ آیات اور اس آیت میں ہے) وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا خصوصی انعام فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہدایت دینے والا، بلکہ سراپا ہدایت بنایا ہے اور انہیں اپنی رضا کے لئے چن لیا ہے۔باوجود اس کے کہ ان کو شرافتِ نسب، کمالاتِ ذاتیہ، علوِ مرتبت اور اپنا خصوصی قرب عطا فرمایا ہے مگر پھر بھی یہ خشیتِ الٰہی، اس کی وعیدوں سے اللہ کے حضور سجدے میں گر جاتے اور روتے ہیں، (اور اے مسلمانو! تم بھی ان کی طرح آیاتِ وعید اور ترہیب پڑھ کر، سن کر سجدے میں گر جایا کرو۔)(۷)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ آیاتِ قرآن مجید کو پڑھنے، سننے سے دلوں میں عجیب تاثیر پیدا ہوتی ہے۔بندۂ مومن جب بھی قرآن مجید پڑھے یا سنے، آیات میں غور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر خوشی کا اظہار کرے اور اس کی وعیدوں، عذابوں کو سن کر، پڑھ کر خوفِ الٰہی میں غرق ہو جائے۔(۸)

﴿۲﴾ آیاتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے، اس سجدہ کا ادا کرنا (فوری ہو یا تاخیر سے) واجب ہے۔

حدیث شریف موقوف (جو حکماً) مرفوع ہے، میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَهَا.(۹)

(۶) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفھانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص۵۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری، الفیومی(م۷۷۰ھ)، ج۱، ص۳۱
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص۱۲۴
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص۴۲
(۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۰۱
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۲۴۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۳۵
(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۱۱
(۹) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، ج۱، ص۳۵۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جو بندۂ مومن آیتِ سجدہ کو سنے اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

ایک اور روایت یوں ہے:

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ وَنَافِعٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوْا: مَنْ سَمِعَ السَّجْدَةَ فَعَلَيْهِ اَنْ يَّسْجُدَ.(۱۰)

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت نافع، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جس بندۂ مومن نے آیتِ سجدہ سنی، اس پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا عمل یوں وارد ہے:

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ سَجْدَةً وَّهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهٗ. الحديث.(۱۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز آیتِ سجدہ منبر پر تلاوت فرمائی، آپ منبر سے نیچے اترے، آپ نے سجدۂ تلاوت کیا، حاضرین نے بھی آپ کے ساتھ سجدۂ تلاوت کیا۔(۱۲)

﴿۳﴾ سجدۂ تلاوت ادا کرتے وقت نیت کرنا واجب ہے۔(۱۳)

﴿۴﴾ نماز میں اللہ تعالیٰ جل وعلا کے خوف سے رونا نماز کو فاسد نہیں کرتا، جب کہ رونے میں حروف پیدا نہ ہوں، حدیث شریف میں ہے:

اُتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكَوْا.(۱۴)

(۱۰) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ فی مصنفہ، ج ۱، ص ۳۵۶

(۱۱) ☆ رواہ مالک فی الموطا، ص ۱۷

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۳۹

(۱۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

(۱۴) ☆ رواہ ابن ماجہ فی الاقامۃ والزھد/بحوالہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث

قرآن مجید پڑھو اور روؤ اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی صورت بنالو۔(۱۵)

نوٹ

سجدۂ تلاوت کے تفصیلی احکام سورہ الاعراف آیت:۲۰۶ کے احکام کے ضمن میں گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص۲۱۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۴۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۰۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۳۵

باب (۲۷۹)

﴿نمازوں کا ضائع کرنا اور دیگر خواہشات کا انجام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○

(سورۃ مریم: آیت ۵۹)

اوران کے بعدان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو وہ عنقریب دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

حل لغات:

خَلْفٌ: جانشین

خَلْفٌ (سکونِ لام کے ساتھ) کے معنوں میں شر کا پہلو ہوتا ہے اور خَلَفٌ (لام کے فتحہ کے ساتھ) کے معنوں میں خیر کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔(۱)

(۱)
- ☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصرج ۶، ص ۹۵
- ☆ الفروق اللغوية مولفہ ابو هلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۴۹
- ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۸
- ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازھر، ج ۲۱، ص ۲۳۵
- ☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۴۲
- ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۴
- ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹
- ☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج ۷، ص ۳۳۵
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۴، ص ۳۴
- ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۰۱

اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ: ضَاعَ (از باب ضَرَبَ) ضَيْعًا و ضِيْعًا و ضَيْعَةً و ضِيَاعًا کا معنی ہے: ہلاک ہونا، تلف ہونا، بے کار ہونا، مہمل ہونا۔

باب افعال سے یہ متعدی بن جائے گا۔ یعنی ہلاک کرنا، تلف کرنا، بے کار کرنا، مہمل بنا دینا۔ (۲)

عرفِ شرع میں نماز کے ضائع کرنے کا مفہوم بڑا وسیع ہے: نماز کا انکار کرنا۔ نماز کو اپنے وقتِ مقررہ سے مؤخر کر دینا۔ نماز کے حقوق و ارکان پورے طور پر ادا نہ کرنا، نماز ادا کرنے کے بعد غیبت، جھوٹ، چغلی وغیرہ سے اس کا ثواب ضائع کر دینا۔ (۳)

وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ:

شَهَا (از باب نَصَرَ) اور شَهِيَ (از باب سَمِعَ) شَهْوَةً کا معنی ہے۔ کسی شے کو بہت پسند کرنا، بہت چاہنا، کسی شے کا انتہائی اشتیاق ہونا۔

اس کی جمع شَهَوَاتٌ ہے۔

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۳۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۴۳۷

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی الفیومی، ج ۲، ص ۷

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۲۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۲۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۳۵

دنیا میں شہوۃ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) شہوتِ صادقہ (۲) شہوتِ کاذبہ

(۱) شہوتِ صادقہ یہ ہے کہ بدنِ انسانی اس کے بغیر خلل میں پڑ جائے۔ مثلاً کھانے کی بھوک، پانی کی پیاس وغیرہ۔

(۲) شہوتِ کاذبہ یہ ہے کہ اس کے بغیر بدنِ انسانی میں خلل واقع نہ ہو۔ مثلاً بدکاری کا شوق

آیت زیبِ عنوان میں شہوات سے مراد شہواتِ کاذبہ ہیں۔ (۴)

غَیًّا: دوزخ کی گرم ترین وادی، یہ وادی جہنم کے نچلے طبقے میں ہوگی۔ جہنم کی آگ اگر ٹھنڈی پڑنے لگے تو یہ وادی اس کو دوبارہ گرم کر دے گی۔

کافر اور نافرمان اس وادی میں گرائے جائیں گے۔ (۵)

---

(۴) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۶۱
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۱۲۹
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفھانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۰
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۷
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۲۰۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱، ص ۲۳۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۴۴
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۰۹
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۴۵
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷، ص ۳۳۵

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۲۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۴۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۳۲

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد ان کی امتوں سے ناخلف ان کے جانشین ہوئے۔انہوں نے اپنے انبیائے کرام کا راستہ چھوڑ دیا۔نمازوں کو ضائع کرنے لگے اور بری خواہشات میں منہمک ہوگئے۔اسی طرح امتِ مرحومہ میں قربِ قیامت وہ لوگ کثرت سے ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کر دیں گے اور بری خواہشات میں مشغول ہوجائیں گے۔ان سب کا ٹھکانہ دوزخ کا سب سے گرم ترین اور گہرا ترین جنگل (وادی) ہوگا۔ان برے اعمال سے بندۂ مومن کو بچنا فرض ہے۔(٦)

مسائل شرعیہ:

(۱) سلف صالحین کے طریقہ کو چھوڑنا اور نیا طریقہ نکالنا منع ہے۔ناخلف اولاد ہمیشہ اپنے بزرگوں کے فیوضات سے محروم رہتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَلْبَرَکَۃُ مَعَ اَکَابِرِکُمْ (٧)

برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ رہنے میں ہے۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے سلف صالحین کے عقائد اور اعمال کے مطابق زندگی بسر کرے۔

بقیہ(۵) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵،ص ۲۴٦

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۳۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷٥ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱٦،ص ۱۰۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲٥ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷،ص ۳۳٥

(٦) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت لبنان، ج ۱۱،ص ۱۱۲

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۲٥

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۲۲۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ٥۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۲۴٥

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ٦۰٦ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۱،ص ۲۳٥

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران، ج۵،ص ٥۲٦

(۷) ☆ راوہ ابن حبان وابونعیم فی الحلیۃ والحاکم والبیہقی عن ابن عباس / بحوالہ جامع صغیر، ج ۱،ص ۲۱۹

بری خواہشات میں غرق ہو کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔(۸)

﴿۲﴾ نمازِ پنجگانہ ہر مسلمان عاقل بالغ (مرد و عورت) پر فرض ہے۔اس کا ادا کرنا فرض ہے اور اس کا سرے سے انکار کرنا کفر ہے۔آیتِ مبارکہ کی ایک تفسیر کے مطابق یہی معنی ہیں۔(۹)

﴿۳﴾ نمازوں کا اپنے اوقاتِ مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے۔قرآن مجید میں ہے۔

............اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝ (سورۃالنسا: آیت ۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت بندھا ہوا فرض ہے۔لہٰذا فرض نمازوں کو اپنے مقررہ اوقات سے مؤخر کرنا حرام ہے۔ایسا کرنا نماز کا ضائع کرنا ہے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۲

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۲۲۹

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵،ص ۲۴۵

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر.ج ۲۱،ص ۲۳۵

☆ تفسیرالدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۵،ص ۵۲۶

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۲،ص ۴۲

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۱۸

☆ الجامع احکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۲۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج.۳،ص ۲۱۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۲۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۲۴۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۲۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان ج۳،ص ۲۰۱

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۱،ص ۲۳۵

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۵،ص ۲۴۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۵،ص ۳۴۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص ۱۰۹

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۵،ص ۵۲۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص ۳۳۵

﴿۴﴾ نماز میں تعدیلِ ارکان واجب ہے۔(تعدیل یہ ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ وغیرہ ارکان کو اس طرح ادا کرنا کہ یہ رکن دوسرے رکن سے ممتاز ہو جائے اور اعضا میں حرکت نہ رہے)۔ اگر کوئی آدمی رکوع، سجدہ وغیرہ میں تعدیلِ ارکان نہیں کرتا تو ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاعْلِمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا.(۱۱)

ایک آدمی مسجد (نبوی شریف) میں حاضر ہوا اور نماز پڑھنے لگا حضور پُرنور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں تشریف فرما تھے۔ وہ آدمی (نماز پڑھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس) حاضر ہوا۔ اس نے سلام پیش کیا۔ آپ نے اسے فرمایا: واپس جا، نماز پڑھ، کیونکہ تو نے (حقیقی طور پر) نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس ہوا، اس نے دوبارہ نماز پڑھی پھر وہ (بارگاہِ رسالت میں) حاضر ہوا اور سلام پیش کیا۔ آپ نے اسے فرمایا۔ واپس چلا جا، نماز پڑھ، کیونکہ (ابھی تک حقیقی طور پر) تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے نماز پڑھنا سکھایئے۔ آپ نے فرمایا: جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اچھی طرح سے کامل وضو کر۔ پھر قبلہ رخ کھڑا ہو، تکبیر (تحریمہ) کہہ اور جتنا تو آسانی سے قرآن مجید پڑھ سکتا ہے، پڑھ، پھر رکوع کر، یہاں تک کہ تیرا رکوع پوری طرح ہو جائے۔

(۱۱) ☆ راوہ البخاری عن ابی ھریرۃ، ج ۲، ص ۹۸۶ (واللفظ للبخاری)
☆ رواہ الترمذی عن رفاعۃ بن رافع، ج ۱، ص ۶۳
☆ رواہ النسائی عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۱۴۱
☆ راوہ ابن ماجہ فی الاقامۃ

پھر اپنا سر (رکوع سے) اٹھا یہاں تک کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے (تیرے اعضا میں حرکت نہ رہے اور تعدیلِ ارکان مکمل ہو جائے) پھر سجدہ کر، یہاں تک کہ سجدہ میں تیرے اعضا مکمل ساکن ہو جائیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ جا (کہ تیرے اعضا میں حرکت نہ رہے) پھر دوسرا سجدہ کر، یہاں تک تیرے اعضا میں اعتدال آجائے۔ پھر (دوسری رکعت کے لئے) سیدھا کھڑا ہو۔ پھر اپنی تمام نماز میں ایسا ہی (تعدیل ارکان) کر۔ (۱۲)

الارشاد: نمازوں کے بعد حضور پُر نور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں (درود اور) سلام پیش کرنا سنتِ صحابہ ہے اور یہ عمل خود سرکار سرہر کار مدنی تاجدار محبوب رب کردگار ﷺ کے زمانہ اقدس میں جاری تھا۔ درج بالا حدیث اس کا واضح ثبوت ہے۔

﴿۵﴾ فرض نمازوں کو مکمل طور پر ادا کرنے کے علاوہ نوافل بھی کثرت سے ادا کرے۔ (یاد رہے سنت نماز بھی اصطلاحِ شرع میں نفل کہلاتی ہے)۔ قیامت کے روز فرض نمازوں میں اگر کوئی خامی رہ گئی تو نوافل سے پورا کر دیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ، يَقُوْلُ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلٰٓئِكَةِ وَهُوَ اَعْلَمُ اُنْظُرُوْا فِىْ صَلٰوةِ عَبْدِىْ اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا، فَاِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ لَهٗ تَامَّةً، وَ اِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ: اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِىْ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَاِنْ كَانَ لَهٗ تَطَوُّعٌ قَالَ اَتِمُّوْا لِعَبْدِىْ فَرِيْضَتَهٗ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكُمْ. (۱۳)

قیامت کے روز اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ رب قدوس عزوجل

(۱۲) ☆ الجامع احکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۳

(۱۳) ☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۴۲۵

☆ رواہ احمد، ج ۴، ص ۶۵، ۱۰۲

☆ ....، ج ۵، ص ۷۲، ۲۷۷

☆ رواہ ابوداؤد فی کتاب الصلاۃ عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ الحاکم عن ابی ہریرۃ/بحوالہ کنز العمال، ج ۷، ص ۱۸۸۷۸

فرشتوں سے فرمائے گا حالانکہ سب کچھ اس کے علم میں ہے۔ میرے بندے کی نماز دیکھو۔ کیا یہ پوری ہے یا نامکمل۔ اگر پوری ہوئی تو پوری لکھ دی جائے گی؛ اور اگر اس میں کچھ کمی ہے تو وہ فرمائے گا۔ میرے بندے کے نوافل دیکھو۔ اگر نوافل ہوں تو میرے بندے کے فرائض میں کمی نوافل سے پوری کردو۔ پھر اسی انداز میں دیگر اعمال کا حساب ہوگا۔ (۱۴)

﴿۶﴾ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے فرائض اور نوافل احسن طریقہ سے ادا کرتا رہے یہاں تک کہ اس کے نوافل فرائض کی تکمیل سے زائد ہو جائیں۔ تا کہ وہ کثرت نوافل کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے قرب کا مستحق ٹھہرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَلَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَ بَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَ رِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَ اِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَ اَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَ تَہٗ۔ (۱۵)

جو میرے دوست کے ساتھ عداوت کرے میں نے اسے جنگ کا اعلان کر دیا ہے اور میرا بندہ جن چیزوں سے میری قربت چاہتا ہے ان میں سب سے زیادہ فرائض مجھے محبوب ہیں اور نوافل کے ذریعے بندہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں اور میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دوں گا اور میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنا چاہتا ہوں جتنا تردد کرتا ہوں مومن کی جان کے بارے میں۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۱۳

(۱۵) ☆ راوہ البخاری عن ابی ھریرہ، ج ۲، ص ۹۶۳

فائدہ جلیلہ:

اس حدیث کے اور بہت سے طریقے بھی ہیں جن سے یہ مروی ہے ان سب کا مجموعہ دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث کی اصل ہے۔

اول: حضرت عائشہ سے مروی ہے جس کی تخریج امام احمد نے کتاب الزہد میں، ابن ابی الدنیا، ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے زہد میں بطریق عبدالواحد بن میمون عن عروہ کی ہے۔ طبرانی نے بطریق یعقوب، مجاہد عن عروہ بھی تخریج کی ہے۔

ثانی: حضرت ابوامامہ سے مروی ہے۔ جسے طبرانی اور بیہقی نے زہد میں روایت کیا ہے۔ نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے۔ جسے اسمٰعیلی نے مسند علی میں روایت کیا۔

ثالث: حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ اس کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔

رابع: حضرت انس سے مروی ہے جسے حضرت حذیفہ نے مختصراً روایت کیا ہے۔ اس کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔

سادس: حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے جس کی تخریج ابن ماجہ اور ابونعیم نے حلیہ میں کی ہے۔

سابع: حضرت وہب بن منبہ سے مقطوعاً مروی ہے جسے امام احمد نے زہد میں اور ابونعیم نے حلیہ میں تخریج کی ہے۔

ان میں بعض احادیث مختصر ہیں اور بعض طویل۔ (۱۶)

﴿۷﴾ نماز کے وقت میں تاخیر اگر نیند یا بیماری کے سبب ہو جائے تو گناہ نہیں۔ گناہ اس صورت میں ہے جب قصداً بغیر عذر کے تاخیر کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَةِ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاةً حَتّٰی یَدْخُلَ وَقْتُ اُخْرٰی. (۱۷)

بقیہ (۱۵) ☆ راوه احمد، ج۶، ص۲۰۶

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۱۵

☆ صحیح ابن حبان عن ابی ہریرة، ص۳۴۷

(۱۷) ☆ راوه ابوداؤد عن ابی قتادة، ج ۱، ص ۷۰

☆ رواه الترمذی عن ابی قتادة، ج ۱، ص ۴۵

☆ راوه النسائی عن ابی قتادة، ج ۱، ص ۱۰۰

☆ رواه ابن ماجه عن ابی قتادة، ص ۵۱

نیند کی وجہ سے نماز موخر ہونے میں کوتاہی نہیں۔کوتاہی تو بیداری کی حالت میں ہے جب نماز کو موخر کردے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔(۱۸)

﴿۸﴾ گناہ، بُری خواہشات کی پیروی اور معاصی میں انہماک دوزخ میں داخلہ کا باعث بنتا ہے اور گناہوں سے بچنے میں جنت کی راہ کھلتی ہے۔لہٰذا بندہ مومن کو گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کی طرف رغبت رکھنا لازم ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ .(۱۹)

جنت کو ناگواریوں نے گھیر رکھا ہے اور دوزخ کے گرد شہوات کا احاطہ ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ دوزخ کی وادی میں چند بد بخت داخل ہوں گے۔

(ا) زنا پر اصرار کرنے والا

(ب) شراب پر مداومت کرنے والا (شراب کا عادی)

(ج) سود خوار

(د) والدین کا نافرمان

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۱۸

(۱۹) ☆ رواہ الائمۃ احمد و مسلم والترمذی عن انس

☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ احمد فی الزھد عن ابن مسعود/بحوالہ جامع صغیر،ج۱،ص۲۵۴

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۱۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۲۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۱،ص۲۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۲۴۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص۳۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶،ص۱۰۹

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۷،ص۳۳۵

(ہ) جھوٹی گواہی دینے والا

(و) عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کا بچہ جننے والی۔

ان لوگوں کے لئے ہلاکت اور خسارہ ہے۔لہٰذا بندۂ مومن کو ان گناہوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہنا چاہئے۔(۲۱)

﴿۱۰﴾ تین شخص قرآن مجید پڑھتے ہیں۔تینوں کا حکم علیحدہ علیحدہ ہے۔

اول:مومن دوم:منافق سوم:فاجر

اول: مومن قرآن مجید ثواب کی نیت سے پڑھتا ہے۔اس کے احکام پر عمل میں کوشش کرتا ہے۔یہ شخص اجر پاتا ہے۔

دوم: منافق درحقیقت قرآن مجید کا منکر ہے۔لوگوں کو دھوکا دینے کو قرآن مجید پڑھتا ہے۔ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور تمام مخلوقات کی لعنت ہے۔

سوم: فاجر:قرآن مجید اس نیت سے پڑھتا ہے کہ اس کے ذریعے فانی دنیا کا مال اکٹھا کرے۔ایسا شخص اپنی ناجائز خواہشات کے مطابق قرآن مجید کی تاویل کرتا ہے یا قرآن مجید اس نیت سے پڑھتا ہے کہ اس سے دنیا کا مال حاصل کرے۔یہ شخص سراسر خسارے میں ہے۔دین اور دنیا میں بھلائی نہ پائے گا۔یاد رہے قرآن مجید کی تعلیم پر مامور معلم حضرات قرآن مجید یا دیگر تعلیمات اسلامیہ کا معاوضہ یا مشاہرہ نہیں لیتے۔بلکہ وہ اس

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۱۲۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی،ج ۲،ص ۲۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۴۰

☆ المدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۴۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۳۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج ۵،ص ۲۴۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر.ج ۲۱،ص ۲۳۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳،ص ۲۰۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶،ص ۱۰۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۳۴

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج ۷،ص ۳۳۵

وقت کا معاوضہ اور مشاہرہ لیتے ہیں جو وہ اس کام میں صرف کرتے ہیں۔ جمہور علمائے اسلام نے ضرورت کے تحت اس کی اجازت دے دی ہے۔(۲۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ/ ۲۵ مئی ۲۰۰۵ء کو سورۃ مریم کے احکام کا استخراج مکمل ہوا۔

☆☆☆☆☆

(۲۲) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۲۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران. ج۵، ص۵۲۷

باب(۲۸۰)

﴿مقدس مقامات کی حرمت اور تعظیم﴾

سورۃ طٰہٰ

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّکَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَیۡکَ ۚ اِنَّکَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ؕ

(سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۲)

بے شک میں تیرا رب ہوں تو تُو اپنے جوتے اتار ڈال، بیشک تو پاک جنگل طُوٰی میں ہے۔

حل لغات

فَاخۡلَعۡ: خَلَعَ (از باب فَتَحَ) خَلۡعًا کا معنیٰ ہے: اتارنا۔

عضو کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا، قائد کو معزول کر دینا، جانور کو بندش سے آزاد کر دینا، حیا کو خیر باد کہہ دینا اور اپنی خواہش کا بندہ بننا، کسی کو خلعت بخشنا، درخت کا اپنے پرانے پتے جھاڑ کر نئے پتے نکالنا۔

اور اسی باب سے اس کا مصدر خَلۡعًا اور خُلۡعًا ہو تو اس کا معنیٰ ہے: بیٹے کو عاق کر دینا، مال کے عوض طلاق دینا۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۴۳

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۵۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م سنہ ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۸۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م سنہ ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۳۳۱

اس مقام پر اس کا معنی ہے: اتار دیجئے۔

نَعْلَيْكَ: ہر وہ شے جو چلنے میں پاؤں کو زمین کی ایذا سے بچاتی ہے نعل کہلاتی ہے، بمعنی جوتا۔

نعلین تثنیہ ہے، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔(۲)

اَلْمُقَدَّسِ: قَدُسَ (از باب کَرُمَ) قَدُسًا و قُدُسًا کا معنی ہے: پاک ہونا، بابرکت ہونا۔

قَدَّسَ اللّٰہُ فُلَانًا: اللہ تعالیٰ کا کسی کو پاکیزہ کرنا یا بابرکت بنا دینا۔

اس سے صفت مفعولی مُقَدَّس ہے، بابرکت، پاکیزہ۔

قَدَّسَ الرَّجُلُ اللّٰہَ: کا معنی ہے: اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرنا، اللہ کے مقدس ہونے کا اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ کا صفاتِ ذمیمہ سے پاک ہونا۔(۳)

وادی مقدس سے مراد بابرکت جنگل اور پاکیزہ وادی ہے۔

طُوًی: جبلِ طور میں ایک مستدیر (گول) اور گہری وادی کا نام ہے۔(۴)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم واضح کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ کا پس منظر بیان کر دیا جائے تا کہ مفہوم جاننے میں آسانی ہو۔ مختصر پس منظر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے خسر کی آٹھ دس برس خدمت کے بعد ان کی اجازت سے اپنی زوجہ بی بی صفورا کو لے کر مدین سے مصر کی طرف اپنی والدہ ماجدہ سے ملنے چلے، شام کے بادشاہوں کے مظالم سے بچتے ہوئے سڑک چھوڑ دی، جنگل کا راستہ اختیار کیا، حضرت صفورا

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۹۷۰

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۹۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ) ج ۲، ص ۶۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۲۱۳

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲، ص ۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۷۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۷۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۵۹

حاملہ تھیں، رات دیر سے کوہِ طور کے قریب پہنچے کہ انہیں دردِ زہ شروع ہو گیا، رات اندھیری تھی، سخت سردی پڑ رہی تھی، آگ اور دائی کی ضرورت پیش آئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام دور سے روشنی ملاحظہ فرما کر سمجھے کہ وہاں آگ ہے، وہاں عناب یا بنفشہ کا سبز درخت دیکھا جو اوپر سے نیچے تک روشن تھا، مگر نہ تو آگ سے اس کی سبزی میں فرق آیا اور نہ درخت کے سبز پانی سے آگ بجھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے آگ سمجھ کر آگے بڑھے تاکہ آگ حاصل کر سکیں، مگر آپ جب اس آگ کے قریب پہنچے تو درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ! میں تیرا رب ہوں، تو آپ پاک اور بابرکت وادی میں ہیں اس لئے اپنے جوتے اتار دیجئے (اس سے اگلے کلمات سورہ طٰہٰ میں بطورِ وحی موجود ہیں)

جس درخت سے یہ آواز آرہی تھی اور وہاں آگ کا شائبہ ہوا وہ درخت ''اللہ'' نہ تھا، بلکہ اللہ کے کلام کا مظہر تھا، جیسے ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون وغیرہ سے آواز آتی ہے کہ یہ لاہور ہے، میں محمود بول رہا ہوں وغیرہ مثلاً، تو وہ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ٹیلی فون کے سیٹ نہ تو لاہور ہیں اور نہ وہ محمود ہیں، بلکہ یہ ان کے مظہر ہیں۔ (۵)

توجیہات

آیتِ مبارکہ کی مزید تفسیر اور احکام کی تخریج کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی طوٰی میں جوتے اتارنے کا حکم کیوں دیا گیا۔ جلیل القدر مفسرین کی تفاسیر کا خلاصہ یہ ہے:

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۳
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علیؒ ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۲۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۷، ص ۳۷۴

﴿۱﴾ وادی مقدس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاؤں مبارک کو برکت حاصل ہو جائے۔

﴿۲﴾ مناجاتِ ربِّ جلیل عزوجل کے وقت خشوع وخضوع کے لئے جوتا اتارنا ہی مناسب تھا۔

﴿۳﴾ وادی طوٰی چونکہ مقدس تھی، اس کی تقدیس کے پیشِ نظر جوتے اتارنا ہی قرینِ قیاس ہے، جیسے حرمین شریفین میں داخلہ کے وقت اور مساجد ومزارات کے احاطہ کے اندر داخلہ کے وقت جوتے بطورِ تعظیم اتار دیئے جاتے ہیں۔

﴿۴﴾ عرف جاری یہ ہے کہ شاہوں کی بارگاہوں میں ننگے پاؤں ہی جاتے ہیں، اس لئے بارگاہِ رب الارباب، سب سے بڑے شہنشاہ کے حضور حاضری کے لئے جوتے اتارنا ہی موزوں تھا۔

﴿۵﴾ ایک تعبیر کی رو سے بیوی اور بچے کو نعلین کہا جاتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ میری بارگاہ میں بیوی بچے کے خیال سے آزاد ہو کر حاضر ہو۔

﴿۶﴾ ربِّ جلیل، قدیر وکریم جل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے نور اور ہدایت کی بساط بچھائی تھی، ایسی نورانی اور مقدس بساط پر ننگے پاؤں چلنا ہی ادب کا تقاضا ہے۔

﴿۷﴾ عارف باللہ حضرات کے نزدیک مشاہدۂ الٰہی کے وقت دنیا وآخرت کو بھول جانا ہی ادب ہے اور ایک تعبیر کی رو سے دنیا وآخرت نعلین ہیں۔(۶)

---

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۱۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبو عہ، ج۳، ص ۱۴۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۳۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۷۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ج ۲۲، ص ۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۷۰

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ مقاماتِ طیبہ اور آثارِ مقدسہ سے برکت حاصل کرنا سنتِ انبیائے کرام علیہم السلام ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وادی مقدس طوی میں جوتا مبارک اتار کر آنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ وادی مقدس کی خاک سے پائے موسیٰ علیہ السلام برکت حاصل کرسکیں، قرآن مجید نے وادی مقدس کا احترام سکھایا ہے۔(۷)

﴿۲﴾ مناجاتِ ربِّ جلیل جل وعلا کے وقت خشوع وخضوع جلد اجابتِ دعا میں موثر ہے۔ خشوع وخضوع میں جسم، جسم کی ہیئت، لباس وغیرہ کے انداز کو بڑا دخل ہے۔ جوتا اتارنا بھی خشوع وخضوع کی علامت ہے۔(۸)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۶۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵، ص۵۵۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۳۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵۷

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۱۹

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۴۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۵۰

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵، ص۲۷۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۲۲، ص۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۵۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۶۹

(۸) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۳۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۱۴۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص۳۷۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۶، ص۱۶۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۵۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۵، ص۵۵۹

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے بعض مقامات کو بعض سے افضل بنایا ہے، بعض انسان اور بعض حیوانات بعض سے افضل ہیں۔اس لئے افضل مقامات، اوقات، انسانوں، حیوانوں وغیرہ سے ادب واحترام کا سلوک کرنا ہی دانش مندی ہے، ہر ایک سے یکساں سلوک اس افضلیت کا انکار کرنا ہے۔نفسِ نبوت میں اگرچہ تمام انبیائے کرام برابر ہیں مگر درجات میں رب نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔اسی طرح بعض انسان دوسروں سے افضل ہیں۔ذرا ارشادِ ربانی ملاحظہ ہو:

............نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ (سورة یوسف. آیت ۷۶)

ہم جسے چاہیں درجوں میں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔

وادی طوٰی کو رب نے پاکیزہ اور بابرکت بنایا ہے۔صفا ومروہ رب کی نشانیوں سے ہیں، اس لئے ان کا ادب واحترام لازم ہے۔

مسجدِ حرام، مطاف، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ اور دیگر تمام مساجد شریفہ میں جوتا پہن کر داخل ہونا ناجائز ہے، جس طرح وادی طوٰی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جوتا اتارنے کا حکم دیا گیا ہے۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ کے ادب کی خاطر سواری پر سوار نہ ہوتے تھے۔(۹)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۱۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۵۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۱۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۳

﴿۴﴾ دینی یا دنیوی معظم لوگوں کے ہاں عزت واحترام ملحوظ رکھ کر جانا چاہیے، ان کے ہاں آنا جانا عام لوگوں کے آنے جانے کی طرح نہ ہو، عمدہ لباس، عمدہ ہیئت سے اور اگر ہو سکے تو ان کے بچھے ہوئے فرش پر جوتا اتار کر جائے، عرفِ عام یہی ہے اور عرف کی خلاف ورزی شریعتِ مطہرہ بھی پسند نہیں کرتی۔(۱۰)

﴿۵﴾ پاکیزہ اور بابرکت مقامات میں سے قبرستان بھی ہے، اگر وہاں کانٹے، کنکر وغیرہ سے پاؤں کو ایذا پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو تو وہاں بھی جوتا اتار کر جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتا پہنے دیکھا تو فرمایا:

اِذَا کُنْتَ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَکَانِ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ. (۱۱)

جب تو اس جیسے مقدس مقام پر ہو تو اپنے دونوں جوتے اتار دے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے جوتے پہنے ایک آدمی کو قبرستان میں ملاحظہ کیا تو فرمایا:

یَاصَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ وَیْحَکَ، اَلْقِ سِبْتِیَّتَیْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ خَلَعَهُمَا فَرَمَا بِهِمَا. (۱۲)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۳

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۳۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۷

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۵۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۷ ص ۳۷۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی ج ۲ ص ۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۵۰

(۱۱) ☆ راوہ ابوداؤد، ج ۱، ص ۱۱۳

☆ راوہ النسائی، ج ۱، ص ۱۰۷

☆ راوہ احمد، ج ۵، ص ۸۳، ۸۴، ۲۲۴

☆ راوہ ابن حبان، ص ۳۱۷۰

☆ راوہ ابن ماجہ، ص ۴۶

☆ راوہ الحاکم، ج ۱، ص ۷۳

(۱۲) ☆ رواہ ابوداؤد عن بشیر، ج ۲، ص ۱۰۴

اے جوتے پہننے والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے دونوں جوتے اتار دے، اس نے مڑ کر دیکھا تو اس نے پہچان لیا کہ فرمان والا سید دو عالم ﷺ ہے، اس نے دونوں جوتے اتار دیئے اور ان کو دور پھینک دیا۔(۱۳)

﴿۶﴾ نجاست سے ملوث جوتے پہن کر نماز ادا کرنا حرام ہے۔ ایسے ہی ایسے جوتے پہن کر نماز پڑھنا جن میں سجدہ کی حالت میں انگلیوں کے پیٹ زمین پر نہ لگیں، ناجائز ہے۔ پاکیزہ جوتا پہن کر نماز ادا کرنا سنت کے خلاف اور نماز کے احترام کے منافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی یَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَیْهِ عَنْ یَسَارِهٖ. (۱۴)

فتح مکہ کے روز نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تو آپ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر بائیں طرف رکھ لئے۔(۱۵)

﴿۷﴾ نماز میں جوتے اتار کر ایسی جگہ رکھے کہ دوسرے نمازیوں کے لئے باعثِ ایذا نہ ہو۔ مسجدوں میں اکثر جوتے رکھنے کے مقامات بنے ہوتے ہیں۔ اگر پاس رکھنا منظور ہو تو دونوں پاؤں کے درمیان رکھے، تاکہ دائیں بائیں والے نمازی کو ایذا نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلَا عَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا تَکُوْنَ عَنْ یَسَارِهٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ. (۱۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی جوتیاں اپنے دائیں نہ رکھے، اور نہ بائیں طرف رکھے، اگر ایسا کرے گا تو دوسرے نمازی کے دائیں وہ ہوں گی، (البتہ اگر بائیں طرف

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۷

(۱۴) ☆ راوہ النسائی عن عبداللہ بن السائب، ج ۱، ص ۱۲۵

☆ راوہ ابن حبان، ص ۲۱۸۹

☆ رواہ احمد ۳، ص ۲۰، ۹۲، ۴۱۱

☆ ....، ج ۵، ص ۸۴

☆ ....، ج ۶، ص ۲۲۲

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۸

کوئی نمازی نہ ہو تو بائیں طرف رکھنے میں کوئی حرج نہیں) نمازی کو چاہئے کہ انہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔(۱۷)

﴿۸﴾ سوائے خنزیر اور انسان کی کھال کے ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ اس دباغت شدہ کھال سے نفع لینا، خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَیُّمَا اِھَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَھُرَ. (۱۸)

ہر چمڑا جو رنگا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اس کا ہر جزو ناپاک ہے اور آدمی کی عظمت و حرمت کا پاس کرتے ہوئے اس کی کھال کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ صحیح تحقیق یہ ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جوتا گائے کے رنگے ہوئے چمڑے کا تھا۔(۱۹)

﴿۹﴾ وادی طُوی سے اللہ تعالیٰ نے کافروں کو نکال دیا تھا اور وہاں صرف مومن آباد تھے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صالح مومنوں کی برکت کی وجہ سے اس کو وادیِ مقدس فرمایا۔ لہٰذا جس جس بستی، علاقہ، شہر یا وادی میں صالحین کا قیام ہوا سے مقدس یا شریف کہہ سکتے ہیں، جیسے مکہ مقدسہ، مدینہ منورہ، بغداد شریف، اجمیر شریف، بریلی شریف وغیرہ۔(۲۰)

فائدہ جلیلہ:

﴿۱﴾ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے وادی مقدس طُوی میں درخت سے آنے والی آواز کو کلامِ الٰہی یقین

(۱۶ بقیہ) ☆ راوہ ابوداؤد عن ابی ھریرہ، ج ۱، ص ۱۰۳
☆ ابن ابی شیبہ، ج ۲، ص ۴۱۸
☆ ابن حبان، ص ۲۱۷۲، ۲۱۷۳

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱، ص ۱۵۸

(۱۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۲۷۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۳۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۷۰

فرمایا، یہ یقین "علمِ ضروری" سے آیا تھا۔(۲۱)

فائدہ جلیلہ

﴿۲﴾ آگ تین قسم کی ہے۔

اول: جس میں گرمی ہو مگر روشنی نہ ہو، یہ دوزخ کی آگ ہے۔

دوم: جس میں گرمی اور روشنی ہو، یہ دنیا کی آگ ہے۔

سوم: جس میں نور ہو، گرمی نہ ہو، وادی طوٰی میں درخت سے نکلنے والی آگ۔(۲۲)

فائدہ عظیمہ:

﴿۳﴾ قلب کا عروج اپنی اصل یعنی بالائے عرش تک کوشش اور ریاضت سے ممکن ہو بھی تو پچاس ہزار برس کی ریاضت کے بعد وہاں تک رسائی ہوگی۔(اتنی لمبی عمر کس کی؟) کیونکہ زمین سے عرش تک پچاس ہزار برس کی مسافت ہے(یہ پچاس ہزار کی مسافت بھی مبہم ہے دنیا کے سال یا نوری سال، پیدل مسافت، یا سواری پر مسافت؟) اس کو بطورِ کنایہ............

"فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ" (سورۃالمعارج آیت ۴)

......میں بیان کیا گیا ہے، لیکن شیخ کامل کی توجہ سے یہ عروج بطریق اِجْتِبَا (انتخاب، چن لینا) حاصل ہو جاتا ہے۔ عارفِ رومی نے کیا خوب فرمایا ہے:

---

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت لبنان،ج ۱۱،ص ۵۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۳۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۵۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۱۷۰

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم،ایران،ج۵،ص ۵۵۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷،ص ۳۷۴

(۲۱) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۲،ص ۱۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۱۶۸

(۲۲) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۲،ص ۱۵

سیرِ زاہد ہر شبے یک روزہ راہ
سیرِ عارف ہر دمے تا تختِ شاہ (۲۳)

فائدہ عائدہ:

﴿۴﴾ مدین سے مصر تک واپسی کے سفر کیلئے سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوات والتسلیمات نے حضرت شعیب علیہ السلام سے اجازت طلب کی تاکہ مصر میں اپنی والدہ (اور بہن) کی زیارت کر سکیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں دس برس رہ کر جو مقاماتِ علیا طے فرمائے اس کی حقیقت تو ان کا رب ہی بہتر جانتا ہے اور انہیں نبوت ہونے کا فیصلہ بھی ہو چکا تھا، تاہم والدہ کی زیارت جیسے عظیم کام کیلئے اتنا طویل اور دشوار سفر طے فرمایا۔ خود سیدِ عالم نورِ مجسم ﷺ نے اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبرِ انور کی زیارت کے لئے سفر کی اجازت اللہ تعالیٰ سے طلب فرمائی اور زیارت کے لئے والدہ کی قبر انور کی طرف سفر اختیار فرمایا۔ انبیائے کرام علیہم السلام باوجود افضل مخلوق ہونے کے اپنی اپنی والدہ کی قبروں کے لئے اجازت لے کر جاتے ہیں۔ اس سے والدین کے احترام کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ (۲۴)

☆☆☆☆☆

---

(۲۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۷۴

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۵۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۲۷۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص: ۱۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمو مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۲۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۳۶۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۱۶۵

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج، ص ۵۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۷۱

باب (۲۸۱)

﴿قضا نمازوں کے مسائل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِیۡ ٥

(سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۴)

بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میری بندگی کر، اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

حل لغات:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا: میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اِلٰہَ ایسی ذات جو عبادت کی مستحق ہو، یعنی معبودِ حقیقی۔ مشرکین نے اپنے زعمِ باطل میں پتھر کی مورتیوں، آگ، سورج، چاند وغیرہ کو الٰـــہ کہا ہے جو سراسر باطل ہے۔ عبادت کے لائق صرف اور صرف ایک ذات ہے۔ کلمہ "اللّٰہ" سے اس کو تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہی ایک ذات واجب الوجود ہے۔ (۱)

الانتباہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم جمیع صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے۔ اس کی ہر صفت کو بیان کرنے کے لئے الگ الگ اسم

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۷
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۱
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۲
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۱۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۳۷۴

ہے،اس کی صفتِ تخلیق کو کلمہ خالق سے بیان کیا جاتا ہے،اس کی صفتِ علم کو کلمہ علیم سے بیان کیا جاتا ہے۔اس کی معاف کرنے والی صفت کو عفو سے تعبیر کیا جاتا ہے۔علی ھذا القیاس اس کی دیگر صفات کو الگ الگ اسموں سے بیان کیا جاتا ہے۔خالق ،علیم ،عفو،کریم وغیرہ سب اسی ایک ذات کو بیان کرتے ہیں مگر ان کلمات کے معانی الگ الگ ہیں۔خالق کا ترجمہ علم والا،عفو کا ترجمہ رزق دینے والا وغیرہ کرنا شریعت اور لغت کے اعتبار سے جائز نہیں۔اسی طرح ''اِلٰــہَ'' کا ترجمہ داتا،مددگار،رب وغیرہ کرنا شریعت اور لغت کے اعتبار سے جائز نہیں۔کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا کا صحیح مفہوم یہ ہے: میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

فَاعْبُدْنِی:تو میری بندگی کر۔

ہر وہ امر،جس کا بندۂ مومن مکلّف ہے عبادت میں شامل ہے۔قرآن مجید میں ''عبادۃ'' دیگر موقعوں پر بمعنی توحید ہے۔آیت کا معنی یہ ہوگا،تو میری توحید کا اعلان کر۔ارشادِ ربانی............

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۝ (سورۃالذّٰریات: آیت ۵۶)

اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ وہ میری بندگی کریں۔

............میں عبادت سے مراد توحید بیان کرنا ہے۔(۲)

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ:اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔لِذِکْرِیْ متعدد معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔

(ا) نماز قائم رکھ۔کیونکہ نماز سے مجھے محبت ہے۔نماز کو محبت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(ب) نماز قائم رکھ۔کیونکہ اس میں میرا ذکر ہے۔

(ج) نماز قائم رکھ۔کیونکہ آسمانی کتابوں میں اس کا ذکر ہے۔

(د) نماز قائم رکھ۔تاکہ میں بھی تیری مدح وثنا کروں۔

(ہ) نماز قائم رکھ۔کیونکہ اس میں صرف میرا ہی ذکر ہے۔

(ر) نماز قائم رکھ۔تاکہ تو مجھے یاد رکھے اور بھول نہ جائے۔

(۲) ☆ الفسیر البحر المحیط لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الاندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۲۳۱

(ح) میری یاد کے وقت نماز قائم رکھ۔اس سے مراد نماز کے اوقاتِ متعینہ ہیں۔

(ط) اگر تو بھول جائے تو میری یاد آنے پر نماز قائم کر۔

لِذِکْرِیْ سے مذکورہ بالا معانی مراد لینا جائز ہے۔(۳)

پس منظر:

مقدس وادی طُویٰ میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ربِ جلیل جل وعلانے جو کلام بغیر واسطہ جبرئیل امین علیہ السلام فرمایا، یہ آیت بھی اسی کلام کا حصہ ہے۔اس آیت کے سیاق اور سباق میں متعدد آیات اس وحی کا حصہ ہیں۔ربِ قدیر عز شانہ سے بغیر واسطہ کلام سننے کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔سابقہ انبیاء میں بے واسطہ کے کلام سننے کا شرف کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ہمارے آقا ومولیٰ امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناء کو بے واسطہ کسی فرشتہ شبِ معراج رب تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

---

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۲۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۴۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۳۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳،ص ۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۲۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۵۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۲،ص ۱۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ـ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۲۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۳۷۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۶،ص ۱۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص ۳۷۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۵۹

مسائل شرعیه

﴿۱﴾ اسلام کے بنیادی فرائض میں اللہ تعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہونے کا اقرار اور تصدیق اولین فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں یکتا ہے اسی طرح اپنی صفات، اسماء اور افعال میں بھی وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔ عقیدۂ توحید پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں بن سکتا اور نہ وہ نجات پائے گا۔ (۴)

﴿۲﴾ عبادت سوائے اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کے کسی اور کے لئے جائز نہیں۔ مخلوق میں کسی کی عبادت شرک ہے جو حرام ہے۔ مشرک بخشا نہ جائے گا خواہ کسی مرتبہ کا ہو۔ (۵)

فائدہ جلیلہ

یاد رہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے حضور انتہائی عاجزی اور انکساری پیش کرنا ہے۔ جبکہ تعظیم عبادت سے الگ امر ہے۔ مخلوقات میں سے جو شے یا ذات عظمت والی ہو اس کی تعظیم بجالانا عبادت میں شمار نہیں ہوتا۔ بلکہ حکمِ الٰہی بجالانا ہے۔ انبیاء و رُسل، ملائکہ، حرمین شریفین، بیت اللہ، مسجدِ نبوی شریف، منٰی،

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۶۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۴۴

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۲،ص۱۹

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳،ص۲۵۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۲۵۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ،ج۵،ص۳۷۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص۵۱۷

(۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،پشاور،ص۵۱۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۵۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۳۱

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ج۳،ص۲۵۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۲،ص۱۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۷،ص۳۷۵

مزدلفہ،عرفات،صفا،مروہ،تمام مساجد،قرآن مجید،کتب حدیث،کتب تفسیر،کتب فقہ،کتب اسلامی علوم،والدین، اساتذہ،علمائے دین،اپنے سے بڑی عمر والے،مقاماتِ مقدسہ،مزاراتِ اولیاء،مبارک دن،مبارک راتیں، مبارک ساعتیں وغیرہ سب کی تعظیم حکمِ الٰہی میں شامل اور قربِ ذاتِ باری کا وسیلہ ہیں۔ارشادِ ربانی............

ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ٥ (سورۃالحج: آیت ۳۲)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

............اس پر ناطق دلیل ہے۔

﴿۳﴾ اسلامی فرائض میں سب سے اہم فریضہ نماز کا ادا کرنا ہے۔قرآن مجید نے نماز کی اہمیت وفرضیت کو کئی سو مرتبہ ذکر فرمایا ہے۔آیت زیبِ عنوان انہی آیات میں سے ایک ہے۔کثیر احادیثِ طیبہ اور آثارِ کریمہ میں نماز کی فرضیت کا بیان ہے۔نماز کی اہمیت وفرضیت پر امت کا اجماع ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا نَجَاةً وَّلَا بُرْهَانًا وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (٦)

رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جو اس (نماز) کی پابندی کرے گا قیامت کے روز اس کے لئے نماز نور،برہان اور نجات کا باعث ہوگی۔اور جو اس کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے روزِ قیامت نماز نہ نور ہوگی اور نہ نجات کا ذریعہ؛اور وہ قیامت کے روز قارون،فرعون،ہامان اور ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں نماز کی فرضیت یوں بیان ہوئی۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ (وفی روایۃ عمود)(٧)

(٦) ☆ رواہ دارمی عن عبداللہ بن عمرو، ج۲، ص ۳۹۰

☆ رواہ احمد، ج۲، ص ۱۲۶

(٧) ☆ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عمر/بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۸۳

نمازدین کاستون ہے۔(جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو قائم نہ رکھا اس نے دین کی عمارت کو گرادیا)(۸)

﴿۴﴾ نمازِ پنجگانہ کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۝ (سورۃالنسآء :آیت۱۰۳)

بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔(۹)

﴿۵﴾ نماز(اور دیگر فرائضِ اسلام) اگر متعینہ وقت پر ادا ہوں تو اصطلاحِ شرع میں اس عمل کا نام ''ادا'' ہے اور اگر وقت پر ادا نہ ہو سکیں، ان کے متعینہ وقت کے بعد ادا ہوں تو اسے ''قضا'' کہتے ہیں۔بعض اوقات ادا کو قضا سے اور قضا کو ادا سے بھی تعبیر کر لیتے ہیں۔مثلاً ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا۔ (سورۃالجمعۃ:آیت۱۰)

پھر جب نماز(ادا) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ۔

نمازِ جمعہ ظہر کے وقت ہی ادا ہوتی ہے، اگر وقت گزر جائے تو اس کی قضا نہیں، بلکہ ظہر کی نماز قضا کرنی ہوگی۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کو ربِّ کریم نے قضا فرمایا ہے۔

مناسکِ حج اپنے متعینہ اوقات پر ہی ادا ہوں گے، مگر مناسکِ حج پوری طرح ادا کرنے کو ربِ تعالیٰ وتقدس نے قضا فرمایا ہے۔ارشادِ ربانی ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ الآیہ (سورۃالبقرۃ:آیت۲۰۰)

پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو۔(۱۰)

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۲۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۱۴۴

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۲،ص۱۹

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۱۲۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۲۰

﴿۶﴾ نماز (اور دیگر فرائض) اگر وقت پر ادا نہ ہوسکیں تو ان کا کرنا فرض ہے، وہ فرائض معاف نہیں ہوجاتے۔(۱۱)

﴿۷﴾ اگر کسی عذر یا غفلت کی بنا پر نماز قضا ہوجائے اور وہ متعینہ وقت کے بعد ادا کرلی جائے تو قضا کی وجہ سے اس پر کفارہ نہیں۔ وقت پر نماز ادا نہ کرنے کا گناہ اس کے ذمہ باقی رہتا ہے۔ یہ گناہ توبہ سے یا محض فضلِ ربّ کریم جل وعلا سے معاف ہوجاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ لَا کَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ۔(۱۲)

﴿۸﴾ نماز قضا کرنے والوں پر انہی نمازوں کی ادا فرض ہے، قضا نمازیں کثیر ہوں یا قلیل۔ فرض نمازوں کی قضا فرض

(بقیہ ۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۲۰

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۶۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

(۱۲) ☆ رواہ البخاری عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۸۴

☆ رواہ مسلم عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۳۱۴، ج ۳۱۵

☆ رواہ ابوداؤد عن انس، ج ۱، ص ۷۰

☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ۱، ص ۴۵

☆ رواہ النسائی عن انس، ج ۱، ص ۱۰۰

☆ رواہ ابن ماجہ عن انس، ص ۵۰

☆ رواہ الدارمی عن انس بن مالک، ج ۱، ص ۳۰۵

☆ رواہ مالک فی کتاب الصلاۃ

☆ رواہ احمد، ج ۳، ص ۱۰۰، ۲۱۳، ۲۶۹، ۲۶۷، ۲۸۲

☆ ....، ج ۵، ص ۲۲

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۰

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

ہے۔واجب نمازوں کی قضاواجب ہے اورنفل نمازوں کی قضامستحب ہے۔(۱۳)

﴿۹﴾ ایک شخص کی نماز قضا ہوگئی اوردوسری نماز کاوقت تنگ ہوگیا کہ صرف ایک ہی نماز پڑھ سکتا ہے تو وہ پہلے وقتی نمازادا کرے۔(۱۴)

﴿۱۰﴾ وہ شخص جس کی پانچ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہوئیں، وہ صاحبِ ترتیب ہے۔اس کیلئے قضا نمازوں اوروقتی نمازوں کے درمیان ترتیب لازم ہے۔مثلاً ایک شخص کی دو، تین نمازیں قضا ہوئیں، وہ وقتی نماز سے پہلے قضا شدہ نمازیں ادا کرے تاکہ نمازوں کی ترتیب باقی رہے۔اگر اسے وقتی نماز کے دوران یادآیا تو اسے مکمل کر کے قضا پڑھے، پھروقتی نمازادا کرے۔اسی طرح اگرکوئی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، دوران میں قضا نمازیں یادآئیں، اب وہ امام کے ساتھ نماز مکمل کرے، پھر قضا پڑھے، پھروقتی نماز کا اعادہ کرے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اِذَانَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلَاۃً فَلَمْ یَذْکُرْھَا اِلَّاوَھُوَمَعَ الْاِمَامِ فَلْیُصَلِّ مَعَ الْاِمَامِ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِہٖ فَلْیُصَلِّ الصَّلَاۃَ الَّتِیْ نَسِیَ ثُمَّ لِیُعِدْ صَلَاۃَ الَّتِیْ صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ. (۱۵)

جب تم میں سے کوئی قضا شدہ نماز کو بھول گیا، اسے تب یادآیا جب وہ امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو۔تو اسے امام کے ساتھ نماز پوری کرنی چاہئے۔جب اس سے فارغ ہو تو قضا شدہ نماز پڑھے پھر اس نماز کا اعادہ کرے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی۔

غزوہ خندق میں حضور نبی اکرم ﷺ کی چار نمازیں قضا ہوئیں آپ نے ان کو ترتیب سے ادا فرمایا۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ شَغَلُوْارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی ذَھَبَ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰہُ فَاَمَرَ بِلَالاً فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۶۱

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۱۶۳

(۱۵) ☆ رواہ الدارقطنی،ج ۱،ص ۴۲۱

فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءِ (١٦)

مشرکینِ مکہ نے غزوۂ خندق کے روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار نمازیں قضا کردیں۔(حضور ﷺ جہاد میں مصروف رہے)۔رات کا کچھ حصہ گزر گیا۔حضور نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم فرمایا۔انہوں نے اذان کہی، پھر اقامت کہی تو آپ نے (صحابہ کرام کے ہمراہ) ظہر کی نماز ادا کی۔پھر حضرت بلال نے اقامت کہی، حضور نے عصر کی نماز ادا کی، پھر اقامت ہوئی، پھر مغرب کی نماز ادا کی۔پھر اقامت کہی تو آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔(١٧)

﴿١١﴾ جب کسی کی کوئی نماز قضا ہو جائے (یعنی وقت پر نہ پڑھ سکا) تو ممکنہ تعجیل (جتنی جلدی ہو سکے) اسے ادا کرے۔ اگلے دن اس نماز کے وقت کا انتظار نہ کرے۔کیونکہ قضا نماز کا وقت وہی ہے جب اسے یاد آجائے یا پڑھنے کی سہولت میسر ہو۔قضا نماز کا دوبارا ادا کرنا جائز نہیں۔(قضا نماز جب بھی ادا کرے۔اگلے روز قضا نماز کے وقت میں اس کا اعادہ جائز نہیں)۔(١٨)

☆☆☆☆☆

---

(١٦) ☆ رواہ الترمذی، ج ١، ص ٣٥
☆ رواہ احمد، ج ١، ص ٢٧٥

(١٧) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ٣، ص ٢٢٠
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ١١، ص ١٦٤

(١٨) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ٣٧٠ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ٣، ص ٢٢٠
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ١١، ص ١٦٥

باب (۲۸۲)

﴿سوال کے جواب کو کسی مصلحت کے تحت طول دینا جائز ہے﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

وَمَا تِلۡكَ بِيَمِيۡنِكَ يٰمُوۡسٰى ۝ قَالَ هِىَ عَصَاىَ ج اَتَوَكَّؤُا عَلَيۡهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِىۡ وَلِىَ فِيۡهَا مَاٰرِبُ اُخۡرٰى ۝ (سورۃ طٰہٰ: آیات ۱۷، ۱۸)

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ! عرض کی: یہ میرا عصا ہے، میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں، اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

حل لغات:

اَتَوَکَّؤُا: اِتِّکَاءٌ کا معنی ہے: سہارا لینا، تکیہ لگانا، ٹیک لگانا۔

باب تَفَعُّلٌ سے واحد متکلم مضارع معروف کا صیغہ ہے، معنی ہے: میں تکیہ لگاتا ہوں۔ (۱)

اَھُشُّ: ھَشٌّ (از باب ضَرَبَ اور نَصَرَ) ھَشًّا کا معنی ہے: لاٹھی سے درخت کے پتے جھاڑنا۔ (۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۹۱
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۵۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۳۶

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۴۲۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی، حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۳۶۷

مَآرِبُ: جمع ہے، اس کا واحد ہے، مَأرِبَةٌ، مَأرَبَةٌ اور مَأرُبَةٌ (را کی تینوں حرکات کے ساتھ) بمعنی حاجت، ضرورت، شدید ضرورت۔ (۳)

پس منظر:

سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو وادیٔ مقدس طوی میں رب کریم جل مجدہ نے شرفِ ہم کلامی بخشا اور بلاواسطہ کلام فرمایا، نبوت و رسالت سے سرفراز فرمایا اور فرعون اور فرعونیوں کی طرف دعوتِ حق پر مامور فرمایا۔ آنے والے حالات کے تقاضا کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ ان میں آپ کے داہنے ہاتھ کے عصا کو بھی معجزہ بنایا۔ قوم کے سامنے یہ عصا اژدھا بن جائے۔ چونکہ وہ ایک غیر معمولی منظر ہوگا۔ ممکن ہے اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف زدہ نہ ہو جائیں، اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس عصا میں مضمر معجزہ دکھانا چاہا، سو اللہ تعالیٰ عز شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے موسیٰ تیرے دہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ یہ خطابِ دل نواز سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے ہم کلام ہونے کا شرف پایا اور عرض کی۔ "یہ میرا عصا ہے۔" اگرچہ سوال کا جواب اتنا ہی تھا۔ مگر ہم کلامی کا شرف پاکر تقاضائے عشق کے تحت کلام کو طول دیا اور عرض کی: میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں، اپنی بکریوں کے لئے درختوں کے پتے جھاڑتا ہوں، اس کے بعد معاً خیال گزرا طویل کلام تقاضائے ادب کے خلاف ہے۔ اس لئے کلام کو مختصر کرتے ہوئے عرض کی: اور میرے اس میں اور کام ہیں۔

ان دو آیات میں تقاضائے عشق اور تقاضائے ادب کا حسین امتزاج ہے۔

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۷

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۴۵

مسائل شرعیہ

(۱) ہر نیک کام داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے، کسی سے لین دین داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے، ہر کام کی ابتداء داہنے سے کرنا سنت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کو محبوب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا اپنے داہنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ ہادیٔ عالم سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل مبارک یہ ہے:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَااسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ (۴)

نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ ہر ممکن داہنے ہاتھ سے کام کو پسند فرماتے، طہارت کرنے، نعلین پہننے اور چلنے میں۔ (۵)

(۲) ہاتھ میں عصا لینا سنتِ انبیاء ہے، مومن کی علامت ہے، صلحاء کے لئے زینت ہے، دشمنوں کے خلاف ہتھیار ہے، کمزوروں کا سہارا ہے، منافقین پر غم طاری رکھتا ہے، بندگی میں معاون ہے، نماز کے لئے سُترہ ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا ذکر قرآن مجید نے متعدد آیات میں فرمایا ہے۔ حضور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک میں عصا ہوتا۔ حدیث شریف میں ہے:

طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ (۶)

نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹنی پر طواف کیا اور رکنِ اسود (حجرِ اسود) کا استلام ایسے عصا سے کیا

---

(۴) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲، ص ۸۱۰
☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۲، ص ۲۱۷
☆ ورواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ واحمد/بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۱۹۵

(۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۲۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۳۷۲

(۶) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱، ص ۲۱۸
☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج ۱، ص ۴۱۳
☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس، ج ۱، ص ۲۶۶
☆ رواہ النسائی عن عائشۃ، ج ۲، ص ۳۶
☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۱۴، ۲۳۷، ۲۳۸، ۳۰۴
☆ ....، ج ۳، ص ۴۱۲
☆ ....، ج ۵، ص ۴۵۴

جس کے سرے میں خم تھا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی عموماً اپنے ہاتھوں میں عصا رکھتے تھے، حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَیْدَبْنَ حُضَیْرٍوَّعُبَّادَبْنَ بَشِیْرٍ کَانَاعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ لَیْلَةٍ ظَلْمَآءَ قَالَ فَلَمَّاخَرَجَامِنْ عِنْدِهٖ اَضَاءَ تْ عَصَااَحَدِهِمَافَکَانَایَمْشِیَانِ ضَوْءِ هِمَافَلَمَّاتَفَرَّقَااَضَاءَ تْ عَصَا هٰذَاوَعَصَاهٰذَا(۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ عنہم اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، جب یہ دونوں وہاں سے اپنے گھروں کو چلے تو ایک عصا (مانند مشعل کے) روشن ہوگیا، یہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے، جب یہ اپنے اپنے راستوں پر جدا ہوئے تو دونوں کے عصا روشن ہوگئے۔

﴿۳﴾ مخاطب سے کسی شے کے بارے میں سوال کرنے میں بہت سی حکمتیں مضمر ہوتی ہیں، مثلاً:

اول: سامع پر اس شے کی عظمت ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ان کے عصا اور اس کے معجزہ کی حقیقت کو اجاگر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سوال فرمایا۔

دوم: اس شے کے متعلق سوال، تاکہ واضح ہوجائے کہ یہ وہی ہے جو بظاہر نظر آرہی ہے، اس شے کا اگر کوئی کمال واضح ہوجائے تو اجنبیت محسوس نہ ہو۔

سوم: اس شے کے منافع بتانے کے لئے سوال کیا جاتا ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

اس لئے ہر سوال کو لاعلمی پر محمول کرنا خود جہالت ہے۔ بندۂ مومن کے لئے لازم ہے سوال کرنے والے کی غرض وغائت کو ملحوظ رکھے۔(۸)

---

(۷) ☆ رواہ احمد عن انس، ج۳، ص ۱۹۰، ۱۹۱

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱، ص ۱۶۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۴۵

﴿۴﴾ سوال کے جواب کو طول دینا جائز ہے، جبکہ طول دینے میں صحیح غرض ہو، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم جل جلالہ کے سوال کے جواب کو طول دیا، تا کہ ہم کلامی کا شرف اور روحانی لذت حاصل رہے۔

بعض اوقات طویل جواب سے بعض مسائل بتانا مقصود ہوتا ہے۔ حضور شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سمندر کے پانی کی طہارت کے بارے میں سوال ہوا، آپ نے اس کی طہارت کے علاوہ اس کی مچھلیوں کی حِلّت بھی ارشاد فرمادی۔ حدیث شریف میں ہے۔

هُوَالطُّهُوْرُ مَآءُهُ اَلْحِلُّ مَيْتَتُهٗ(۹)

اس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ (مچھلی) حلال ہے۔(۱۰)

☆☆☆☆☆

(بقیہ۸) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص ۳۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۱۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۸۰

(۹) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۱۳

☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۲۹

☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۲۲۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۵۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۱۷۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۲۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ـ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۳۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۷، ص ۳۸۰

باب (۲۸۳)

﴿نمازِ پنجگانہ کی فرضیت اور ان کے اوقات﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَ قَبۡلَ غُرُوۡبِهَا ۚ وَمِنۡ اٰنَآئِ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰى ○ (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۳۰)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو، اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو سورج چمکنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو، اور دن کے کناروں پر۔ اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

حل لغات:

فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ: تو ان کی باتوں پر صبر کرو۔ مشرکین، حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیع میں بے ہودہ بکواس کرتے تھے۔ کبھی کہتے کہ آپ جادوگر ہیں، کبھی کہتے آپ شاعر ہیں۔ کبھی کہتے کہ آپ مجنوں ہیں، کبھی دوسرے رخ سے آپ کی تکذیب کرتے کہ آپ نے جس عذاب کا وعدہ ہمیں دیا ہے وہ پورا نہیں ہوا۔ اس تمام صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کا حکم دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ان کے عذاب کا وقت مقرر ہے، وہ اپنے مقررہ وقت پر آ کر رہے گا۔ آپ اطمینان سے رہیے۔ (۱)

(۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۷۰
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۴۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۶۹

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ :اوراپنے رب کوسراہتے ہوئے اس کی پاکی بولو۔آیتِ مبارکہ میں تسبیح سے مراد نماز ہے۔نماز میں تسبیح،تحمید وغیرہ ہوتے ہیں۔جزو سے کل مراد لیناعام شائع اور متعارف ہے۔یعنی اپنے رب کی حمد کرتے، اسے سراہتے،اس کے لئے نمازادا کرو۔(۲)

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ:سورج چمکنے سے پہلے۔یہ صبح کی نماز کا وقت ہے۔(۳)

(بقیہ ۱)
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،ج۳،ص۲۶۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۲۹
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۲۲،ص۱۳۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه،ج۵،ص۴۴۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۶،ص۲۸۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص۹۶
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،ج۳،ص۲۳۶
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی،ج۵،ص۱۱۲
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور،ص۵۱۷
(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۲۳۱
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۶۲
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۲۲،ص۱۳۳
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص۱۷۰
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور،ج۵،ص۳۳۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۴۴
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۲۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج۳،ص۲۶۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،ج ۳،ص۲۶۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه،ج۵،ص۴۴۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۶،ص۲۸۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ،پشاور،ص۵۱۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص۹۶
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،ص۲۳۶
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی،ج۵،ص۱۱۲
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۷،ص۴۳۸
(۳) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۱،ص۲۳۱
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور،ج۵،ص۳۳۳

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا: اور اس (سورج) کے ڈوبنے سے پہلے۔ اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ (۴)

وَمِنْ اٰنَآیِٔ الَّیْلِ فَسَبِّحْ: اور رات کی گھڑیوں میں اس کی پاکی بولو۔

اٰنَآئِ جمع ہے اس کا واحد ہے: اِنِیٌ ، اِنْوَ ، اِنًا ، اَنَاءَ ، اَنَاہُ ، اَنِ ۔ اس کا معنی ساعات، رات کی گھڑیوں میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ادا کی جاتی ہے۔ (۵)

(بقیہ۳) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ۳، ص ۲۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۶۹

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص ۴۴۸

(۴) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۲۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج۳، ص ۲۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص ۴۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۶، ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص ۴۴۸

(۵) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج۵، ص ۳۳۴

وَاَطْرَافَ النَّهَارِ: اور دن کے کناروں پر۔

دن کے دو حصے ہیں۔ زوال سے پہلے، زوال کے بعد۔ نمازِ ظہر زوال کے آخری کنارے اور بعد زوال کے ابتدائی کنارے میں اَدا کی جاتی ہے۔ اس لئے نمازِ ظہر کو دن کے کناروں پر فرمایا گیا ہے۔ (٦)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۱۷۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳، ص۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶) مطبوعه ملتان، ج۳، ص۲۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۶، ص۲۸۲

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص۴۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۸

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص۴۴۹

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص۱۱۲

(٦) ☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۱، ص۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۱۷۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۲، ص۱۳۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامه حافظ جلال الدین سیوطی و علامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج۳، ص۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک از علامه ابو البرکات عبدالله بن احمد بن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص۲۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۱۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۹۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶) مطبوعه ملتان، ج۳، ص۲۳۶

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص۱۱۲

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۵، ص۴۴۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ص۲۸۲

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۷، ص۴۴۹

آیتِ مبارکہ کا مفہوم و مراد یہ ہے کہ اے محبوب! آپ مشرکین کی ایذا رسانیوں پر صبر فرمایئے۔ ہم عنقریب ان کی بداعمالیوں کی بنا پر ان کو سخت عذاب دیں گے۔ آپ اپنے رب تعالیٰ جل وعلا کی تعریف کرتے ہوئے طلوعِ فجر سے پہلے (نمازِ فجر) غروبِ آفتاب سے پہلے (نمازِ عصر)، رات کی گھڑیوں میں (نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء) اور دن کے دونوں کناروں پر (نمازِ ظہر) ادا فرماتے رہیے۔ اس امید پر کہ آپ راضی ہوں اور ہم آپ کو راضی کریں گے۔ ہم آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ بندۂ مومن پر، دن اور رات میں، پانچ نمازیں فرض ہیں، بشرطیکہ وہ عاقل بالغ ہو، پانچ نمازیں یہ ہیں: نمازِ فجر، نمازِ ظہر، نمازِ عصر، نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء۔

ان پانچ نمازوں کی فرضیت قرآن مجید کی متعدد آیات، احادیثِ صحیحہ کثیرہ (درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی) نبی اکرم ﷺ کے ارشادات اور اقوال، صحابہ کرام اور امتِ مرحومہ کے اجماع اور تعامل سے ثابت ہے۔ ان پانچوں میں کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔ ادا نہ کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ (۷)

---

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۷۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۹۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۳۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۴۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۶۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۶۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۱۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۴۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۶، ص ۲۸۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۷، ص ۳۴۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۳۳۳

﴿۲﴾ نمازِ پنجگانہ کے اوقات قرآن مجید نے اجمال سے بیان فرمائے ہیں۔اس اجمال کی تفصیل حضور شارعِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اقوال وارشادات سے مقرر فرمادی ہے۔ان اوقاتِ متعینہ میں نماز ادا کرنا فرض ہے۔متعینہ اوقات کے اندر اگر (بدقسمتی سے) نماز ادا نہ ہوسکی تو اس کی ادائیگی معاف نہ ہوگی۔اس کی ادائیگی ہر ممکن جلدی میں کی جائے۔قرآن مجید میں ہے۔

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰباً مَّوْقُوْتاً. آلایہ(سورۃالنساء:آیت ۱۰۳)

بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔

نوٹ

پنجگانہ نماز کے اوقات کی مزید تفصیل سورۃ النسآء، آیت:۱۰۳ اور سورۃ ہود، آیت نمبر:۱۱۴ کے احکام میں گزر چکی ہے۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔(۸)

﴿۳﴾ نماز فرض ہو یا نفل ہر دکھ، پریشانی اور غم کا مجرب اور موثر علاج ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

---

(۸)
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۱،ص ۲۳۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۱۷۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۳۶
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص ۳۳۳
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج ۲۲،ص ۱۳۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۴۳
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۶۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۱۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۹۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۴۴۴
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۶،ص ۲۸۱
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۷،ص ۴۴۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۲۶۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور.ج۳،ص ۲۶۹

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ: آیت ۴۵)

اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

اس لئے بندۂ مومن کو چاہئے کہ جب اسے کوئی پریشانی لاحق ہو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور جھک جائے اور نماز میں کوشش کرے۔(۹)

فائدہ عظیمہ

محبوبِ رب العالمین سیدِ عالم نبی اکرم رسولِ محتشم ﷺ کی نماز اوروں کی نماز سے مختلف تھی۔ آپ اس لئے نماز ادا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلا آپ کو راضی کردے اور امتی اس لئے نماز ادا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے رب کو راضی کرے۔ آیت زیبِ عنوان کا آخری حصہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر آیاتِ مبارکہ میں اس کی صراحت ہے۔ ایک ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (سورۃ الضحیٰ: آیت ۵)

اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے(۱۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ / ۲۱ر جون ۲۰۰۵ء کو سورۃ طٰہٰ کے احکام کی ترتیب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کی اس توفیق پر اس کے حضور شکر ادا کرتا ہوں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ قرآن مجید کے بقیہ احکام کی ترتیب وتالیف کے لئے بھی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

☆☆☆☆☆

---

(۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۵، ص ۴۴۵

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۵، ص ۳۳۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۲، ص ۲۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۱۷۰

باب (۲۸۴)

﴿مویشیوں کے نقصان پر تاوان، اجتہاد﴾

سورۃ الانبیاء

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ○ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ج وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ط وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○

(سورۃ الانبیا۔ آیات ۷۸۔ ۷۹)

اور داود اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے۔ جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے۔ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ان دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا اور داود کے ساتھ پہاڑ مسخر بنادیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے، اور یہ ہمارے کام تھے۔

حل لغات:

اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ: جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے۔ حَرْث سے مراد کھیتی یا باغ ہے، حضرت داؤد علیہ السلام کی قوم میں سے بعض کی بکریاں دوسرے کے کھیت یا باغ میں رات کو چر کر خراب کر گئیں۔ کھیت کا مالک اور بکریوں کا مالک حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا مقدمہ لے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نبوت کے ساتھ سلطنت اور مملکت بھی رکھتے تھے۔ یہ پہلے رسول ہیں جو نبوت و رسالت کے ساتھ مملکت کے بھی مالک تھے۔(۱)

نَفَشَتْ: (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ و سَمِعَ) نَفَشًا کا معنی ہے: اونٹ یا بکریوں کا رات کو بغیر چرواہے کے (اس کے علم کے بغیر) چرنا۔ اگر بکریاں دن کو بغیر چرواہے کے چریں تو اسے عربی میں هَمَلَتْ کہتے ہیں۔ نَفَش کا لغوی معنی ہے: پھیل جانا، دھنی ہوئی روئی کو بھی اسی لئے مَنْفُوْش کہا جاتا ہے۔(۲)

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۴۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۵۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۸۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۲، ص ۱۹۵
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۳۷۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۱

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف یسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۰۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۲۹
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۳۵۸
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۵۰۴
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۸۶

فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ: ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھادیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے جو فیصلہ فرمایا تھا وہ بکریوں کے مالک کیلئے دشوار تھا۔فیصلہ سننے کے بعد جب بکریوں کا مالک اور کھیت کا مالک حضرت سلیمان کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے فیصلہ کرنا ہوتا تو میں ایسا فیصلہ کرتا جو بکریوں کے مالک اور کھیت کے مالک دونوں کے لئے نفع بخش اور آسان ہوتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے بلاکر پوچھا کہ آپ کون سا فیصلہ کرنا چاہتے ہو۔تو اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا آسان فیصلہ آپ نے پیش کردیا۔حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا فیصلہ منسوخ کر کے وہ فیصلہ نافذ فرمادیا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سمجھادیا تھا۔(۳)

پس منظر

حضرت ابن عباس،قتادہ اورزہری رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ دو آدمی حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے۔ایک کھیت کا مالک تھا اور دوسرا بکریوں کا۔کھیت والے نے کہا:اس کی بکریاں رات کو چھوٹ

(بقیہ۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲،ص ۵۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۲۲،ص ۱۹۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۳۷۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۲۸۴

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳،ص ۸۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵،ص ۵۰۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان. ج۱۷،ص ۷۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۱۴۸

(۳) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۱۸۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی. ج۸،ص ۲۱

کر میرے کھیت میں پڑ گئیں اور سارا کھیت چر گئیں، کچھ باقی نہ بچا۔ حضرت داوٗد علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ کھیت کے عوض وہ بکریاں کھیت والے کو دے دی جائیں۔ حضرت داوٗد علیہ السلام کے پاس سے دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئے۔ (اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام کی عمر گیارہ برس تھی) حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تم دونوں کے مقدمے کا کیا فیصلہ ہوا۔ جو فیصلہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے کیا تھا وہ دونوں نے بیان کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اگر تمہارا مقدمہ میرے سپرد ہوتا تو میرا فیصلہ کچھ اور ہی ہوتا۔ میرا فیصلہ دونوں کے لئے فائدہ بخش ہوتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس قول کی اطلاع حضرت داوٗد علیہ السلام کو بھی ہوگئی۔ آپ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلوا کر فرمایا: حقِ پدری کا واسطہ مجھے بتاؤ کیا فیصلہ ہے، جو فریقین کے لئے سودمند ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا: بکریاں کھیت والے کو دے دیجئے اور کھیت بکریوں کے مالک کے سپرد کر دیجئے۔ کھیت والا بکریوں کے دودھ، اُون اور نسل سے اتنی مدت تک فائدہ اندوز ہوتا رہے جتنی مدت تک کھیت بکریوں والے کے سپردگی میں رہے۔ بکریوں کا مالک کھیت کو درست کر کے اس میں بیج بکھیر دے اور جب کھیتی تیار ہو کر اصلی حالت پر آجائے تو تیار کھیت، کھیت والے کو دے دے اور اپنی بکریاں واپس لے لے۔

حضرت داوٗد علیہ السلام نے فرمایا: صحیح فیصلہ یہی ہے جو تم نے کہا، پھر آپ نے یہ فیصلہ جاری کر دیا۔ (۴)

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۱۸۶

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۵۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۲، ص ۱۹۵

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۲

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۸۴

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ہر مسلمان کی جان، عزت اور مال اللہ تعالیٰ نے دوسرے پر حرام کردی ہے۔ سوائے شرعی احکام کے دوسرے کو ان سے تعرض کرنا حرام ہے۔ مال سے مراد نقدی، سونا، چاندی، مویشی، سواری، کھیت، باغ اور ذخیرہ وغیرہ ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کے بکریوں اور کھیت والے کے فیصلے کا مرکزی نقطہ یہی ہے۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔

فَاِنَّ دِمَآءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا.(۵)

(بقیہ۴) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۳۵۹ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۲۱

☆ تفسیرروح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۵،ص ۵۰۵

☆ تفسیرروح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۰ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۷۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۴۸

☆ تفسیرمظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۶۱

(۵) ☆ راوہ البخاری (واللفظ لہ)عن ابی بکرۃ،ج ۱،ص ۱۶،۳۱

☆ رواہ البخاری عن ابی عباس،ج ۱،ص ۲۳۴

☆ رواہ البخاری عن ابن عمر،ج ۲،ص ۶۳۲،۸۹۳

☆ رواہ البخاری عن ابی بکرہ،ج ۲،ص ۸۳۳

☆ رواہ البخاری عن ابن عمر،ج ۲،ص ۱۰۰۳

☆ رواہ البخاری عن ابی بکرۃ ،ج ۲،ص ۱۰۴۸

☆ رواہ البخاری عن ابی ابکرۃ ،ج ۲،ص ۱۱۰۹

☆ رواہ مسلم عن ابی بکرۃ،ج ۲،ص ۶۰

☆ راوہ الترمذی عن سلیمان بن عمرو عن ابیہ،ج ۲،ص ۲۸،۱۵۷

☆ رواہ النسائی فی القضاۃ

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید،ج ۲۹۰

☆ رواہ الدارمی عن ابی بکرۃ ،ج ۲،ص ۹۳

☆ رواہ احمد،ج ۱،ص ۲۳

☆ ....ج ۲،ص ۲۱۲،۲۷۱،۲۸۵

☆ ....ج ۴،ص ۷۱،۲۰۶،۲۲۷

☆ ....ج ۵،ص ۲۰،۲۷،۲۹،۳۰،۳۹،۶۸،۴۱۱،۴۱۲

بیشک تمہاری جانیں، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ جس طرح آج کے دن (یوم حج) کی حرمت، آج کے مہینے کی حرمت (ذوالحجہ) اور اس شہر (مکہ معظمہ) کی حرمت ہے۔ جو شخص کسی کی جان یا شے کو جان بوجھ کر ہلاک کردے۔ یا اس کا نقصان کردے تو اس پر اس شے کی قیمت یا اس کی مثل دینا لازم ہے۔ (۶)

﴿۲﴾ فیصلہ کرنے کے بعد اگر حاکم کی رائے بدل جائے تو حکم جاری اور نافذ کرنے سے پہلے وہ سابقہ فیصلہ تبدیل اور منسوخ کرسکتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بکریوں اور کھیت کے مالکوں کے بارے میں اپنے پہلے فیصلے کو تبدیل کردیا۔ آیات زیب عنوان میں یہ امر واضح ہے۔ (۷)

﴿۳﴾ اگر کسی کا جانور دوسرے کے کھیت یا باغ میں چھوٹ کر اسے خراب کردے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(ا) جانور کے مالک نے جانور کو از خود کھیت یا باغ میں چھوڑا یا اس کے علم یا حکم سے دوسرے کے کھیت میں گیا۔ تو اس صورت میں جانور کے مالک پر خراب شدہ کھیت یا باغ کا تاوان لازم ہوگا کہ دوسرے کا کھیت یا باغ اس کی رضا سے خراب ہوا۔

(ب) اگر جانور دوسرے کے کھیت یا باغ میں مالک کے علم کے بغیر گیا اور اس نے کوئی نقصان کردیا تو اس صورت میں جانور کے مالک پر کوئی تاوان نہ ہوگا۔

کھیت رات کو خراب ہوا یا دن کو۔ دونوں صورتوں میں یہی حکم ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلْعَجْمَآءُ جَرْحُهَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ عَقْلُهَا) جُبَارٌ وَالْمَعْدَنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۶۸

(۷) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۶۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۶۱

اَلْخُمُسُ.(۸)

(بے زبان) جانور کا نقصان کیا ہوا رائگان ہے اس کا کوئی بدلہ نہیں۔ کسی کی کان میں ہونے والا نقصان رائگان ہے۔ کسی کے کنوئیں میں گر کر ہونے والا دوسرے کا نقصان رائگان ہے اور دریافت ہونے والے دفینہ میں پانچواں حصہ بطورِ زکوٰۃ ہے۔(۹)

---

(۸) ☆ رواه البخاری عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۲۰۳، ۳۱۷
☆ ....، ج ۲، ص ۱۰۲۱
☆ رواه مسلم عن ابی هریرة، ج ۲، ص ۷۳
☆ رواه ابوداؤد عن ابی هریرة، ج ۲، ص ۲۸۳
☆ رواه الترمذی عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۱۱۰
☆ رواه النسائی عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۳۴۵
☆ رواه ابن ماجه عن ابی هریرة، ص ۱۹۶
☆ رواه الدارمی عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۴۸۳
☆ رواه مالک فی العقول
☆ رواه احمد، ج ۲، ص ۲۲۸ ....

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۶
☆ اجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۳
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۵۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج ۳، ص ۸۴
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۲، ص ۱۹۹
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۱۲۹
☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۶، ص ۳۳۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۲۲
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۶۲
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۷، ص ۷۵
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج ۵، ص ۳۷۲
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۱۴۹
☆ عمدة القاری شرح صحیح بخاری ازشیخ الاسلام بدرالدین ابی محمد محمود بن العینی مطبوعه مکتبه کوئٹه، ج ۲۴، ص ۷۱
☆ مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح ازمحدث شهیرعلی بن سلطان محمدالقاری مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۷، ص ۸۹

﴿۴﴾ اگر کسی نے کوئی جانور مسلمانوں کے راستہ میں چھوڑ دیا اور جانور نے کسی کو دکھ پہنچایا تو تاوان چھوڑنے والے پر عائد ہوگا۔ کیونکہ جب تک وہ جانور اس راستہ پر چلتا رہے گا اس کی رفتار کی نسبت چھوڑنے والے کی طرف ہی رہے گی۔ ہاں اگر جانور کسی اور طرف مُڑ گیا، دائیں بائیں ہوگیا، یا ٹھہر گیا اور اس کے بعد کسی کو دکھ پہنچایا تو جانور کے مالک کی طرف یہ فعل منسوب نہ ہوگا۔(۱۰)

﴿۵﴾ اگر گھوڑے والا گھوڑے پر سوار ہو، یا لگام پکڑے لئے جا رہا ہو، یا پیچھے سے ہنکا رہا ہو اور گھوڑا کسی کے لات مار دے یا روند ڈالے، یا سر مارے، یا کاٹ لے، یا اندھا دھند چل پڑے، یا کسی سے ٹکرا جائے، یا کھڑا کھڑا کسی کو ٹکر مار دے اور وہ جگہ گھوڑے والے کی مِلک ہو، یا ٹھیکے وغیرہ کے ذریعے اس کے قبضہ میں ہو تو سوائے اول الذکر صورت کے باقی کسی صورت میں گھوڑے والے پر تاوان عائد نہ ہوگا۔ صرف پہلی صورت میں ضمان گھوڑے والے کو دینا ہوگا۔ کیونکہ سوار ہونے کی حالت میں اس کا بوجھ گھوڑے کی پشت پر ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں گھوڑا اگر کسی کو روند ڈالے گا تو گویا سوار بھی گھوڑے کے ساتھ روندنے میں شریک سمجھا جائے گا۔ پس اس حالت میں سوار کو مرتکب اتلاف سمجھا جائے گا۔ باقی صورتوں میں نقصان رسانی اور ایذا دہی کا سبب آخِرین کہہ سکتے ہیں اور مسبب پر تاوان اس وقت عائد ہوگا جب اس کی طرف سے بالارادہ فعل کا ظہور ہو کہ وہ خود چاہتا ہو کہ گھوڑے سے کسی کو ضرر پہنچے اور مذکورہ بالا صورتوں میں بالارادہ ایذا رسانی کا سبب پیدا کرنا ثابت نہیں۔ لیکن اگر وہ جگہ گھوڑے کے مالک کی نہ ہو، یا اس کے قبضہ میں نہ ہو بلکہ اس کو وہاں چلنے کی اجازت ہو، کھڑا رہنے کی اجازت نہ ہو۔ جیسے شاہراہ عام یا چلنے اور ٹھہرنے دونوں کی اجازت ہو، جیسے کوئی جنگل یا مویشیوں کی منڈی، جہاں سے گزرنا اور ٹھہرنا دونوں کی اجازت ہو، اس حالت میں مذکورہ بالا تمام صورتوں میں تاوان عائد ہوگا، خواہ سوار ہو، یا لگام پکڑے جا رہا ہو، یا پیچھے سے ہنکا رہا ہو۔ لیکن ان حالات میں بھی اگر گھوڑا کسی کو لات مار دے، یا دم مار کر کچھ ضرر پہنچائے تو گھوڑے والے پر کوئی تاوان نہیں۔ کیونکہ عام راستہ میں سلامتی کے ساتھ، دوسرے کو ضرر پہنچائے بغیر گزرنا ہر مسلمان کا حق ہے۔(۱۱)

(۱۰) ☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۲

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۸

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱۱، ص ۶۴

﴿۶﴾ شاہراہِ عام سب کا مشترکہ راستہ ہے۔ راستہ سے فائدہ اٹھانا بھی ہر ایک کا حق ہے۔ لیکن یہ اباحت اس شرط کے ساتھ مقید ہے کہ دوسرے کو ضرر نہ پہنچے۔ مگر اسی حد تک سلامتی ضروری ہے جس حد تک گزرنے والے کے حدود واختیار میں ہو۔ سوار کے لئے یہ تو ممکن ہے کہ کسی کو گھوڑے کے قدموں سے نہ روندڈالے۔ کسی کو روندنا حقِ سیر کا تقاضا نہیں۔ ہاں چلنے میں دُم یالات سے لوگوں کو محفوظ رکھنا سوار کے اختیار سے باہر ہے۔ پس اگر چلنے میں گھوڑا سرِ راہ کسی کو لات ماردے، یا دم سے کچھ ضرر پہنچائے تو سوار کو شریکِ جرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ صرف اس وقت سوار پر تاوان ہوگا جب وہ مسلمانوں کے راستے میں گھوڑا کھڑا کردے اور اس حالت میں گھوڑا کسی کو لات یا دم ماردے۔(۱۲)

﴿۷﴾ جب حاکم اجتہاد کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرے اور فیصلہ میں حق کو پہنچ جائے تو اس کے لئے دہرا اجر ہوگا اور اگر اجتہاد میں فیصلہ میں اس سے غلطی ہوجائے تب بھی اس کے لئے اکہرا ثواب ہے۔ اجتہاد (اپنے شرائط کے تحت) بجائے خود عبادت ہے۔ طلبِ حق کی کوشش موجب اجر ہے۔ اجتہاد کے بعد غلطی قابلِ تسامُح ہے اور صحتِ نتیجہ کی صورت میں دواجر ہوں گے۔ ایک طلبِ حق کی کوشش کا اور دوسرا حق پر پہنچ جانے کا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَاحَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَ اِنْ حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ.(۱۳)

جب حاکم فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرے پھر درست فیصلہ پر پہنچ جائے تو اس کے لئے دواجر ہیں۔ اور اگر فیصلہ میں اجتہاد کرے پھر اس سے خطا ہوجائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔(۱۴)

---

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۴

(۱۳) ☆ رواہ البخاری عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۱۰۹۱

☆ رواہ مسلم عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۷۶

☆ رواہ ابوداود عن عمرو بن العاص، ج۲، ص ۱۴۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرہ، ج۱، ص ۱۹۳

(۱۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۱، ص ۲۷۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۴

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۱۵۶

﴿۸﴾ اجتہاد وہ کرے جو اجتہاد کے اصول وضوابط، کتاب وسنت، قیاس اور پہلے مجتہدین کے اقوال کا عالم ہو۔ ورنہ خطا کار ہوگا۔ (۱۵)

﴿۹﴾ جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے معانی اور ان سے احکام کے استنباط اور استخراج کا طریقہ نہ جانتا ہو اس کے لئے ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی تقلید لازم ہے۔ (۱۶)

﴿۱۰﴾ جو ایک امام کا مقلد ہو اسے تمام مسائل میں اس امام کی تقلید ہی لازم ہے۔ ایسا جائز نہیں کہ بعض مسائل میں ایک امام کی تقلید کرے اور بعض میں دوسرے امام کی۔ ایسا کرنے والا تو امام کا مقلد نہیں بلکہ اپنے نفس کی اتباع کرنے والا ہے۔ (۱۷)

﴿۱۱﴾ کسی مجتہد کے لئے دوسرے مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔ (۱۸)

﴿۱۲﴾ حق اہل سنت وجماعت کے ساتھ مختص ہے، باقی فرقے سب باطل ہیں۔ مثلاً معتزلہ، خوارج، روافض اور ان کی شاخیں، سب اہلِ ہوا اور بدعتی ہیں۔ (۱۹)

فائدہ(۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے کتاب اللہ کی تلاوت بہت آسان فرمادی۔ گھوڑوں پر زینیں کسنے کا حکم دے کر کتاب کی تلاوت شروع کردیتے اور زینیں کسنے نہ پاتی تھیں کہ وہ پڑھ کر فارغ ہوجاتے تھے۔ (۲۰)

(بقیہ ۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۸۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۵، ص ۵۰۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۶

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۱، ص ۲۷۲

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

(۱۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

(۱۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۳

(۱۹) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۷

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۱

فائدہ(۲)

حضرت داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔(۲۱)

فائدہ(۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ صلح کے طور پر تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ (اپنی شریعت کے مطابق) حکم کے طور پر تھا۔ صلح حکم سے بہتر ہے۔(۲۲)

فائدہ(٤)

ہمارے نبی پاک ﷺ کی شریعت میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام دونوں کا فیصلہ منسوخ ہے۔(۲۳)

فائدہ(۵)

مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کا حصر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ جمہور امت کا اسی پر اجماع ہے اور یہ عنداللہ قبولیت کی علامت ہے۔(۲۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِهٖ وَصُلَحَاءِ مِلَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

آج ۲۳؍جمادی الثانیہ ۱۴۲۶ھ/۱۱؍جولائی ۲۰۰۵ء کو سورۃ الانبیاء میں بیان شدہ احکام کی ترتیب سے فراغت پائی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے باقی احکام کی ترتیب و تالیف کی توفیق ارزانی فرمائے۔

☆☆☆☆☆

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۱

(۲۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور۔ ص ۵۲۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۶۵

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج۲۲، ص ۱۵۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۲۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۲

باب(۲۸۵)

﴿انسانی تخلیق کے قدرتی مراحل، مصنوعی عملِ تولید، کلوننگ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی﴾

سورة الحج

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ ۝ (سورۃالحج آیت۵)

اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے، پھر پانی کی بوند سے، پھر خون کی پھٹک سے، پھر گوشت کی بوٹی سے، نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں، اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں

ایک مقرر میعاد تک، پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ، پھر اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو، اور تم میں کوئی پہلے ہی مرجاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے، اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا، تروتازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اگالائی۔

حل لغات:

اَلْبَعْثُ: بَعْثٌ اور بَعَثٌ (فاکلمہ کے سکون اور فتحہ کے ساتھ) دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کا معنی ہے: اٹھانا، ابھارنا، تنہا بھیجنا، کسی کے ساتھ بھیجنا، برانگیختہ کرنا۔

بَعْثٌ کی دو قسمیں ہیں۔

﴿۱﴾ بشری: اونٹ کا اٹھانا، انسان کا بھیجنا۔

﴿۲﴾ الٰہی: اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔

اوّل: عدم سے اعیان، اجناس اور انواع کو وجود میں لانا۔

بَعْثٌ کی یہ نوعیت ذاتِ باری تعالیٰ عز اسمہٗ کے ساتھ خاص ہے، کوئی دوسرا اس میں اس کا شریک نہیں۔

دوم: مردہ زندہ کرنا۔

یہ معنی اگرچہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی صفات میں سے ہے۔ مگر اسی نے یہ معنی (صفت) اپنے بعض مقرب بندوں کو عطا فرمایا ہے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ الآیۃ (سورۃ آل عمران آیت ۴۹)

اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں۔

لغتِ عرب میں بَعْثٌ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ بھیجنا: یہ ارشادِ ربانی اسی معنی میں ہے:

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَائِهٖ الآیة (سورۃ یونس آیت ۷۵)

پھران کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کوفرعون اوراس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔

یہ ارشادِ ربانی بھی اسی معنی میں ہے:

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا الآیة (سورۃ الجمعة آیت ۲)

وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا۔

﴿۲﴾ ابھارنا، اٹھانا۔ ہر وہ شے جو تصرف سے روک دے، اس کا زائل کرنا بھی مجازاً بَعث کہلاتا ہے۔ اور بمعنی لشکر بھی استعمال ہوتا ہے کہ وہ بھی بھیجا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں یہ کلمہ چند معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دل میں ڈالنا، دنیا میں زندہ کرنا، نیند سے بیدار ہونا، مسلط کرنا، بھیجنا، مقرر کرنا، بیان کرنا، قبروں سے اٹھانا۔

بَعثٌ اور اِرْسَالٌ میں فرق یہ ہے کہ بَعثٌ اپنے مقصد کے لئے کسی کو بھیجنا اور اِرْسَالٌ دوسرے کے فائدہ کے لئے بھیجنا ہے۔

آیت زیبِ عنوان میں بَعث سے مراد ہے موت کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا، حشر، قیامت، قیامِ ارواح مع اجساد۔(۱)

---

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعہ کراچی ،ص ۵۲

☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوه النظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی. مطبوعہ بیروت،ص ۷۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج ا،ص ۲۸

☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۱۷

☆ الفروق اللغویة مولفہ ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ ،ص ۲۹۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج ا،ص ۲۰۳

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۹

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۶۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور،ج ۳،ص ۲۹۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۱۴۵

☆ تفسیرزادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۲۰۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۵،ص ۳۵۲

☆ تفسیرمظهری ازعلامہ قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دهلی،ج ۸،ص ۱۱۱

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ: ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ یعنی ہم نے تمہاری اصل تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ یا ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، بایں طور کہ مٹی سے نباتات پیدا کی، نباتات سے غذا بنائی، غذا سے منی بنائی اور منی سے تمہیں پیدا کیا۔ (۲)

نُطْفَة: لغوی معنی ہے: صاف پانی، تھوڑا ہو یا بہت، سمندر، ڈول یا مشکیزہ وغیرہ میں بچا ہوا پانی، لُؤلُؤ، مرد یا عورت کی منی۔ (۳)

آیتِ زیبِ عنوان میں اس سے مراد پانی کا قطرہ (منی) ہے۔ (۴)

عَلَقَة: اس کا معنی ہے: خون کی پھٹک، ہاتھ سے چمٹنے والی مٹی۔ لٹکائی ہوئی چیز، درخت کا وہ حصہ جہاں جانور پہنچ سکیں،

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۹

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی،(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،۳،ص ۲۷۵

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۵۷

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه،ج ۳،ص ۹۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج ۱۷،ص ۱۱۶

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج ۳،ص ۱۴۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج ۵،ص ۳۵۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۲۹۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه،ج ۶،ص ۵

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج ۸،ص ۱۱۱

(۳) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۲۹۱

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۴۹۶

☆ الفروق اللغوية مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه کوئٹه ،ص ۳۴۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)،ج ۲،ص ۱۲۶

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر،ج ۲،ص ۳۵۷

(۴) ☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۵۷

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه،ج ۳،ص ۹۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۲۹۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج ۳،ص ۱۴۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج ۵،ص ۳۵۱

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج ۲۲،ص ۸

جونک، چمٹ جانا۔(۵)

آیت زیب عنوان میں اس سے مراد خون کا لوتھڑا ہے۔شدید سرخ خون۔(۶)

مُضْغَة: کچے گوشت کا وہ چھوٹا ٹکڑا جو چبایا جا سکے۔غذا کا وہ ٹکڑا جو منہ میں بچا رہے۔جنین کی وہ حالت، جو خون کے بعد گوشت کے لوتھڑے کی شکل بنتی ہے۔(۷)

آیتِ زیب عنوان میں آخری معنی مراد ہے۔(۸)

---

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۸۳۵
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی مطبوعہ کراچی ،ص ۲۴۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲،ص ۳۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۷،ص ۱۹

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۱۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۷۵
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳،ص ۱۴۵
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳،ص ۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲،ص ۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۹۳
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج ۶،ص ۱۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷،ص ۱۱۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳،ص ۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج ۳،ص ۲۹۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸،ص ۱۱۱

(۷) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفھانی مطبوعہ کراچی ،ص ۴۶۹
☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۱۲۱۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۲،ص ۳۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۶،ص ۳۰

(۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۱۰
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۷۵
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲،ص ۵۷
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۹۳
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص ۴۰۶
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳،ص ۱۵۱

مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ: نقشہ بنی اور بے بنی۔

ماں کے رحم (بچہ دانی) میں گوشت کی بوٹی اس وقت مخلقہ ہوگی جب اس میں انسانی اعضاء پیدا ہوں گے۔ سر، ہاتھ، سینہ، پیٹ، ران، پاؤں اور دیگر اعضاء بن چکے ہوں گے اور اگر گوشت کی اس بوٹی میں اعضاء نہ بنے ہوں تو وہ غیر مخلقہ ہے۔ کچا حمل۔(۹)

لِنُبَيِّنَ لَكُمْ: تاکہ تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمادیں۔ تمہاری پیدائش کے اطوار واحوال کو پھیر کر ہم اپنی کمالِ قدرت کو بیان فرمادیں۔

یادرہے مٹی سے انسان بننے تک سات تغیرات رونما ہوتے ہیں۔ مٹی، منی، علقہ (خون کی پھٹک)، مضغہ (گوشت کا لوتھڑا)، بچہ، بالغ، بڑھاپے سے وفات یا بڑھاپے کی نکمی عمر۔ انسانی پیدائش کے بتدریج تغیرات،

(بقیہ۸) ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۳۵۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلاّمہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۶،ص۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۱۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵،ص ۱۷۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۱۱

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۱۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۲۵،۲۲۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳،ص ۲۷۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۰۶

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۸

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص۵۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳،ص ۹۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ۵،ص ۴۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص ۲۹۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳،ص ۲۹۹

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۱۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵،ص ۱۷۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۴۶

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵،ص ۳۵۲

آفاق کے حقائق ودقائق جنہیں عبارات بیان کرنے سے قاصر ہیں، ہماری قدرتِ کاملہ پر واضح نشانیاں ہیں۔
اس سے یہ معلوم کرنا کتنا آسان ہے کہ جو ان اشیاء کے ابتداء پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ان کے اعادہ پر بھی قادر ہے۔(۱۰)

اَرْذَلِ الْعُمُرِ: نکمی عمر، مراد بڑھاپا۔

بڑھاپے میں بالعموم قوت، عقل، فہم میں ضعف آجاتا ہے، ضعفِ فکر سے احوال میں تناقض آجاتا ہے۔اس لئے اسے نکمی عمر کہا گیا ہے۔(۱۱)

وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی: اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقررہ میعاد تک۔ مرد اور عورت کے اختلاط سے مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں داخل ہونے، اس کا خون بننے، پھر گوشت کا لوتھڑا بننے، پھر اس میں انسانی اعضاء کے بننے، پھر اس میں روح ڈالنے اور پھر بچہ کی پیدائش کے فطری اور قدرتی عمل کا ایک وقت متعین ہے۔ بلکہ ایک حالت سے دوسری میں منتقل ہونے کا وقت بھی مقرر ہے۔
مقررہ میعاد تک بچہ کا ماں کے پیٹ میں ٹھہرائے رکھنے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی منشاء سے متعلق فرما دیا ہے۔

---

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۱۴
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۵۷
☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ۵، ص۴۰۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۲۰۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۱۷
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۱۲

(۱۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۱۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۰۷
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۲۰۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۴۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۳۵۳
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۱۳

وَ تَرَی الْاَرْضَ هَامِدَۃً: اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی۔

هَمَدَ (از باب نَصَرَ) هَمْداً، هُمُوْداً کا معنی ہے بجھنا، کپڑے کا لپٹے لپٹے تہوں پر سے پھٹ جانا، آگ کا بجھنا، ٹھنڈا ہونا، مرنا، آوازوں کا بند ہونا۔ هَمَدَتِ الْاَرْضُ کا معنی ہے زمین کا بنجر ہونا، بے آب وگیاہ ہونا۔

خُمُوْد اور هُمُوْد میں فرق ہے۔ خُمُوْد آگ کے انگاروں کا بجھنا، جبکہ ابھی اس میں حرارت باقی رہے اور هُمُوْد آگ کا پوری طرح ٹھنڈا ہو جانا۔

هَبَاء آگ کا راکھ بن جانا۔ (۱۲)

آیتِ مبارکہ میں هَامِدَۃً سے مراد وہ زمین ہے جس میں نہ حیات ہو، نہ نباتات ہوں، نہ سبزہ ہو، نہ بارش کی امید ہو۔ (۱۳)

فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ: پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا، بارش برسی۔

پانی اترنے سے مراد بارش کے علاوہ دیگر ذرائع سے پانی حاصل ہونا بھی ہے۔ مثلاً دریا، نہر، کنواں، نل، چشمہ وغیرہ۔

اِهْتَزَّتْ: تر و تازہ ہوئی۔

اِهْتِزَازٌ سے مراد شدتِ حرکت، زمین کی سبزی کا حرکت کرنا تاکہ دیکھنے والے کو خوش کر دے۔ نباتات کا زمین

---

(۱۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۴۳۶

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۵۴۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۳۳۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۵۴۶

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۸

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۵۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۵، ص ۴۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۰۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۴۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۵۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۱۴

سے اُگنا۔(۱۴)

وَرَبَتْ: اورا بھرآئی۔

رَبَـا یَـرْبُـوْرِبَـاءً وَرَبُـواً کا معنی ہے مال کا زیادہ ہونا، بڑھنا، بلند ہونا، نشوونما پانا، دشمن یا خوف کے باعث گھوڑے کا سانس پھول جانا، پھٹ پڑنا۔(۱۵)

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد بلند ہونا اور ابھرنا ہے۔(۱۶)

اَنْبَتَتْ: اگالائی۔

---

(۱۴) ☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۵۴۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفة علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۱۳۹

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۳،ص ۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۱۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۰۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۲۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳،ص ۲۰۰

☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۹۴

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۱۴۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج۲،ص۷

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۹

(۱۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۲۳۰

☆ قاموس القرآن (اوصلاح الوجوه النظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی. مطبوعه بیروت،ص ۱۹۰

☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۱۸۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبر فیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۱،ص ۱۰۵

☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۱۰،ص ۱۱۲

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۱۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۰۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۲۰۰

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،۳،ص ۲۷۶

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۱۴۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۳۵۳

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص ۱۱۴

سبزہ کے اگانے کی زمین کی طرف اگانے کی نسبت مجازی ہے، اگانے والا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ ہے۔(۱۷)

زَوۡجٍ: جوڑا، خاوند، بیوی، ساتھی۔(۱۸)

جانداروں میں نر اور مادہ کی طرح نباتات میں بھی نر اور مادہ ہے۔قرآنِ مجید کی اس حقیقت کو جدید علمِ نباتات کے ماہرین نے تسلیم کیا ہے۔

بَهِيۡجٍ: خوش نما، خوبصورت، رونق دار

بَهُجَ (از باب کَرُمَ) بَهَاجَةً وَ بَهُجَاناً کا معنی ہے خوبصورت ہونا۔اس باب سے صفت مذکر بَهِيۡجٌ اور صفت مؤنث مِبْهَاجٌ ہے۔بَهِجَ (از باب سَمِعَ) بَهْجاً بِهٖ بمعنی خوش و مسرور ہونا۔صفت بِهِيۡجٌ اور بَهِيۡجٌ ہے۔
بَهَجَ (از باب فَتَحَ) بَهجاً اور اَبۡهَجَ (از باب افعال) کا معنی ہے خوش کرنا، مسرور کرنا۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۲۰۰

(۱۸) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۵۲۶
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۲۱۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱،ص ۱۲۵
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۲،ص ۵۴

(۱۹) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانه کراچی،ص ۱۳۱
☆ المفردات فی غریب القرآن ازعلامه حسین بن محمدالمفضل الملقب بالراغب اصفهانی مطبوعه کراچی ،ص ۶۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفه علامه احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج ۱،ص ۳۳
☆ الفروق اللغویة مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعه کوئٹه. ۲۹۲
☆ تاج العروس ازعلامه سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۲،ص ۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۱۰۶
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۰۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲،ص ۵۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۲۰۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج ۳،ص ۲۰۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳،ص ۹
☆ تفسیر جلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳،ص ۹۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ۳،ص ۲۷۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۱۴۶
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه، ج ۶،ص ۸
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۷،ص ۱۱۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸،ص ۱۱۴

شانِ نزول :

یہ آیتِ مبارکہ قیامت کا انکار کرنے والوں کی تردید میں نازل ہوئی اور اس آیت میں حشر ونشر کو دو دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ایک دلیل انفسی اور دوسری آفاقی۔یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک دلیل نظری ہے اور دوسری مشاہداتی۔

پہلی دلیل میں مر کر دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کے ثبوت میں خود انسان کے تخلیقی مراحل کا ذکر ہے۔مٹی سے نباتات پیدا ہوئے،نباتات سے غذا بنی،غذا سے انسان کا نطفہ تیار ہوا،نطفہ ماں کے رحم میں جا کر خون کی پھٹک بنا،خون کی وہ پھٹک وہیں گوشت کا لوتھڑا بنا،گوشت کے اس لوتھڑے میں انسانی اعضاء بنے،اس میں جان ڈالی گئی اور پھر بچہ پیدا ہوا،بچہ جوان ہوا،اس کو بچپن میں یا جوانی میں یا بڑھاپے تک پہنچ کر موت آئی۔

ذرا غور تو کرو کہ جو ذاتِ کریم وجلیل شانہٗ مٹی سے انسان بنا لیتی ہے،وہ قبر میں پڑے ہوئے انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتی ہے۔مردہ ہو کر دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کرنے والو! ذرا اپنی ہی ذات میں غور کرلو،تمہیں اپنے انکار یا شک کا جواب مل جائے گا۔

اثباتِ حشر میں دوسری دلیل کا خلاصہ یوں ہے کہ تم ذرا خشک،بنجر،بے آب وگیاہ زمین کو دیکھو کہ وہاں سبزہ کا نام ونشان تک نظر نہیں آتا۔جب اس زمین کو پانی ملتا ہے تو اس میں سبزہ اُگ آتا ہے،کونپلیں پھوٹ آتی ہیں،کھیتی جوان ہو کر لہلہاتی ہے،اس پُر رونق اور خوشنما کھیتی کو دیکھنے والا مسرت اور خوشی محسوس کرتا ہے۔اس سبزہ میں جانداروں کی طرح نر اور مادہ اجزا پیدا کئے۔ہر کھیتی،سبزہ،پودا اور درخت کا خوشنما جوڑا پیدا کیا۔کھیتی کو لہلہاتے دیکھنے والے! ذرا غور کر،جس ذاتِ اقدس واعلیٰ نے خشک زمین سے سبزہ اگایا وہ قبروں سے مردوں کو اٹھانے پر اور زندہ کرنے پر قادر ہے۔(۲۰)

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۰۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۷

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۳۵۱

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص۴۰۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۹۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۵۶

مسائل شرعیه:

(۱) مرنے کے بعد دوبارہ جی کر اٹھنے، دنیوی زندگی کے تمام اعمال کا حساب دینے اور جزاوسزا پر ایمان لانا فرض ہے۔ قیامت، حشر ونشر، جنت ودوزخ برحق ہیں، ان کا انکار ایمانیات کا انکار اور کفر صریح ہے۔ (۲۱)

(۲) ماں کے رحم میں جنین میں روح ایک سوبیس روز (چار ماہ) کے بعد پڑتی ہے۔ احادیث طیبہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔ احکام کا دارومدار اسی پر ہے۔ حمل کا نفقہ ماں کے لئے اسی سے ثابت ہے۔ ایک صحیح حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا اَحَدُکُم یُجمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْماً ثُمَّ یَکُوْنُ فِیْ ذٰلِکَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَالِکَ ثُمَّ یُرْسَلُ الْمَلَکُ فَیُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ: یُکْتَبُ رِزْقُهٗ وَاَجَلُهٗ وَعَمَلُهٗ وَ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ... الحدیث (۲۲)

(بقیہ ۲۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۹۹
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۱۴۵
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج۵، ص ۱۷۴
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص ۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۷، ص ۱۱۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۱۱۱

(۲۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۹
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص ۲۰۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۲۹۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۲۹۹
☆ تفسیرجلالین ازعلامه حافظ جلال الدین سیوطی وعلامه جلال الدین محلی مطبوعه مکه مکرمه، ج ۳، ص ۹۳
☆ تفسیرکبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص ۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۷، ص ۱۱۵
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۱۱۱

(۲۲) ☆ رواه البخاری عن ابن مسعود، ج۱، ص ۴۶۹، ۴۵۶
☆ .... ۲، ج۲ ۹۷۴، ۱۱۱۰
☆ رواه مسلم عن عبدالله بن مسعود، ج۲، ص ۳۳۲
☆ رواه الترمذی عن عبدالله بن مسعود، ج۲، ۴۵۰
☆ رواه ابوداؤد عن عبدالله بن مسعود فی کتاب السنن
☆ رواه ابن ماجه عن عبدالله بن مسعود فی مقدمه

جب تم میں سے کسی کی پیدائش (کے اسباب کو) ماں کے پیٹ میں چالیس دن میں جمع کیا جاتا ہے، پھر اسی رحم میں خون کا لوتھڑا اتنے ہی دن رہتا ہے، پھر اسی رحم میں گوشت کی بوٹی اتنے ہی دن رہتی ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے، پھر وہ اس میں روح پھونکتا ہے، (3x40=120) اور اسے چار کلمات لکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھا جاتا ہے۔ (۲۳)

﴿۳﴾ ماں کے رحم میں گوشت کے لوتھڑے کو انسان نہیں کہہ سکتے، جس طرح انسان کے ابتدائی مراحل مٹی، منی، خون کی پھٹک کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ جنین اس وقت انسان کہلائے گا جب اس میں اعضاء پیدا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قدرتِ کاملہ سے احسنِ تقویم واکملِ تعدیل ہوگا۔ خون کی پھٹک جب انسان شمار نہیں ہوتی وہ حمل بھی شمار نہیں ہوتا، اس کے ساقط ہونے سے عدت ختم نہیں ہوگی، عدت تو وضعِ حمل سے ساقط ہوتی ہے، جب وہ انسان نہیں تو حمل بھی شمار نہیں ہوگا۔ (۲۴)

﴿۴﴾ میراث کی علت محض بچہ ہونا نہیں۔ کیونکہ مردہ بچہ بھی بچہ ہے، اس کے باوجود وہ وارث نہیں۔ اس مردہ بچہ کے ساتھ عدت ختم ہو جاتی ہے، بشرطیکہ اس کے اعضاء بنے ہوں۔ (۲۵)

﴿۵﴾ بچہ زانی کی طرف منسوب نہ ہوگا اور نہ اس کی میراث پائے گا۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۲۶)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۰۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۱۲

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۵، ۲۲۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۲

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۷

(۲۶) ☆ رواہ الائمہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن عائشہ۔

☆ ورواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرہ

☆ ورواہ ابوداؤد عن عثمان

بچہ اس عورت کا ہے جس نے جنا اور زانی کو سنگسار کیا جائے۔

بچہ کا نسب اس سے ثابت نہ ہوگا، لہٰذا وہ اس کا وارث بھی نہ ہوگا۔ (۲۷)

﴿۶﴾ جب مطلقہ یا بیوہ ماں کے پیٹ میں دو بچے ہوں تو ایک کی پیدائش سے عدت ختم نہ ہوگی۔ عدت اس وقت ختم ہوگی جب دوسرا بچہ پیدا ہو کر رحم خالی ہو جائے گا۔ (۲۸)

﴿۷﴾ افعال میں مجازی طرف نسبت کرنا عرفِ شرع میں جاری اور جائز ہے۔ افعال کا خالق و مالک اگرچہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے مگر اسبابِ عادیہ کی طرف افعال کی نسبت کر دی جاتی ہے۔ اس سے انکار گمراہی یا مقاصدِ شرع سے جہالت ہے۔ شرعِ مطہر اس کے جواز پر ناطق ہے۔ قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ میں اس کی کثیر مثالیں موجود ہیں۔ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت اللہ تعالیٰ بناتا ہے۔ ارشادِ ربانی یوں ہے:

هُوَالَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ○(سورۃ آل عمران آیت ۶)

وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماں کے پیٹ میں، جیسی چاہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، عزت والا عظمت والا ہے۔

مگر حدیث شریف میں (جو ابھی گزری) انسان کی ماں کے پیٹ میں صورت گری کی نسبت فرشتہ کی طرف کی گئی ہے۔ ایک حدیث شریف میں اس سے بھی واضح ارشاد ہے:

اِذَا مَرَّبِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَیْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَیْهَا مَلَکًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَ عِظَامَهَا ثُمَّ یَقُوْلُ : اَیْ رَبِّ، اَذَکَرٌ اَمْ اُنْثٰی، فَیَقْضِیْ رَبُّکَ مَاشَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ، فَیَقُوْلُ: یَارَبِّ اَجَلُهٗ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ مَاشَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ، ثُمَّ یَقُوْلُ: یَارَبِّ رِزْقُهٗ، فَیَقْضِیْ رَبُّکَ مَا شَآءَ وَیَکْتُبُ الْمَلَکُ... الحدیث (۲۹)

(بقیہ ۲۶) ☆ ورواہ النسائی عن ابن مسعود وعن ابن الزبیر

☆ ورواہ ابن ماجہ عن عمرو بن ابی امامہ/بحوالہ جامع صغیر، ج ۲، ص ۳۵۲

(۲۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۷

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۷

(۲۹) ☆ رواہ مسلم عن اُسَیدالغفاری، ج ۲، ص ۳۳۳

ماں کے پیٹ میں نطفہ پر بیالیس راتیں جب گزر جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے، وہ اس کی صورت بناتا ہے، وہ اس کے کان، آنکھیں، چمڑا، گوشت، ہڈیاں بناتا ہے، پھر وہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! کیا یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو تیرا رب جو چاہے فیصلہ فرماتا ہے، فرشتہ وہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! اس کی عمر کتنی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، فرشتہ وہ لکھ لیتا ہے، پھر فرشتہ عرض کرتا ہے، اے میرے رب! اس کا رزق کتنا ہے؟ تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ ارشاد فرماتا ہے، فرشتہ اس کے مطابق لکھ لیتا ہے۔

آیت زیبِ عنوان میں مجاز کی طرف نسبت کرنے کی ایک اور مثال موجود ہے۔ وہ یوں کہ سبزہ اور کھیتی اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے، حقیقی طور پر وہی اس کا فاعل ہے، مگر آیت کے آخری حصہ میں فرمایا گیا کہ ''زمین سبزہ اگالائی'' اس لئے اسبابِ عادیہ یا مقرب بندگانِ خدا کی طرف کسی شے کے عطا کرنے کی نسبت کرنا جائز ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی کے کثیر مسائل کا حل اسی قاعدہ پر مبنی ہے۔(۳۰)

﴿۸﴾ نومولود کے پیدا ہوتے وقت، اس میں زندگی کے آثار پائے جائیں تو مر جانے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ کیونکہ وہ انسان اور مسلمان کا بچہ ہونے کے باعث مسلمان ہے، مسلمان میت پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اس کا نام رکھا جائے گا، اسے غسل دیا جائے گا، اسے کفن پہنایا جائے گا اور قبرستان میں اس کی قبر بنائی جائے گی۔ اگر اس کا کوئی ورثہ ہو تو شرعی طور پر وہ تقسیم ہوگا۔ وہ خود کسی کا وارث بن سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ اِذَااسْتَھَلَّ الْمَوْلُوْدُ وُرِّثَ (۳۱)

---

(۳۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۲۰۰

(۳۱) ☆ راوہ ابوداؤدعن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۴۹
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج۱، ص۱۵۵
☆ رواہ ابن ماجہ ابی ہریرۃ، ص۱۰۹
☆ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ، ج۱۳، ۳۹۲(حدیث نمبر: ۲۰۳۲)
☆ رواہ الدارمی عن ابن عباس وجابر، ج۲، ص۴۸۵

(پیدائش کے وقت) اگر بچہ آواز سے روئے تو وہ وارث بنایا جائے گا۔(۳۲)

﴿۹﴾ عورت کو پیٹ پر مارنے سے اگر جنین (پیٹ کا بچہ) گر جائے اور اس وقت اس میں نوعِ حیات موجود ہو تو اس کی دیت پورے انسان کی دیت ہے۔(۳۳)

﴿۱۰﴾ احکامِ شرعیہ کا مکلّف بالغ ہوتا ہے، بلوغت سے پہلے بچہ احکامِ شرعیہ کا مکلّف نہیں۔(۳۴)

﴿۱۱﴾ بوڑھے آدمی کی قوت، عقل وفہم میں ضعف آجاتا ہے، ضعفِ فکر کے باعث اس کے احوال میں تناقض پیدا ہوجاتا ہے، اس کے افعال میں خلل واقع ہوجاتا ہے، اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس عمر کی خرابی کے باعث ایک دعا تعلیم فرمائی۔ امت کے افراد کو اس دعا کو حرزِ جان بنالینا چاہیے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.(۳۵)

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر تک پہنچ جانے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش اور عذابِ قبر سے۔(۳۶)

---

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۳

(۳۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۴

(۳۴) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۴۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۷،ص ۱۱۷

(۳۵) ☆ رواہ البخاری عن سعدبن ابی وقاص،ج ۱،ص ۳۹۶

☆ رواہ مسلم نحوہ عن انس،ج ۱،ص ۳۴۷

☆ رواہ النسائی عن سعدبن ابی وقاص،ج ۲،ص ۳۱۳

☆ رواہ ابن ابی شیبہ،ج۷،ص ۱۸

☆ رواہ ابن حبان،ج۳،ص ۲۸۴(حدیث نمبر:۱۰۰۴)

☆ رواہ احمد،ج ۱،ص ۱۸۶،۱۸۲،۵۴

(۳۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۰۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۵۸

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۹۴

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص ۱۱۳

﴿۱۲﴾ بڑھاپا اگر چہ ضعفِ قوٰی کا باعث ہے، اس حالت میں بندۂ مومن پوری قوت سے عبادت نہیں کر سکتا، تاہم یہ حالت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، جوانی میں وہ نیک عمل کرتا رہا، اس کی جزا اللہ تعالیٰ جل وعلا لکھتا رہا، اب بڑھاپے میں اگر چہ وہ نیک عمل اس پابندی اور قوت سے نہیں کر پاتا، تاہم اللہ تعالیٰ اس کا اجر اس کے لئے لکھ دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ فِي الْإِسْلَامِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً إِلَّا صَرَّفَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ أَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ اَلْجُنُوْنُ وَالْجُذَامُ وَالْبَرَصُ فَإِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً لَيَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِسَابَ فَإِذَا بَلَغَ سِتِّيْنَ رَزَقَهُ اللّٰهُ الْإِنَابَةَ إِلَيْهِ بِمَا يُحِبُّ فَإِذَا بَلَغَ سَبْعِيْنَ سَنَةً أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَأَحَبَّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ فَإِذَا بَلَغَ الثَّمَانِيْنَ قَبِلَ اللّٰهُ حَسَنَاتِهِ وَ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّاٰتِهِ فَإِذَا بَلَغَ تِسْعِيْنَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَسُمِّيَ أَسِيْرُ اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهِ وَشَفَعَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ. (۳۷)

بوڑھا، جس کا بڑھاپا اسلام میں گزرا، جب چالیس برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین مصیبتوں کو دور فرما دیتا ہے۔ (وہ تین یہ ہیں) دیوانگی، جذام، برص۔ جب وہ بوڑھا پچاس برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب آسان فرما دیتا ہے۔ جب وہ ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اس طرف متوجہ کر دیتا ہے جو اسے پسند ہو اور جب وہ ستر برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتا ہے اور آسمان والے بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ اور جب وہ اسّی برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ اور جب وہ نوے برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ اور اس کا نام رکھا جاتا ہے ''اس کی زمین میں رحمتِ خداوندی کا قیدی'' اور اس کے گھر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔ (۳۸)

(۳۷) ☆ رواه احمد عن انس بن مالک، ج۳، ص۲۱۸

☆ ورواه ابویعلی الموصلی والبراز مثله

☆ ورواه ابن کثیر فی تفسیره، ج۳، ص۲۰۷

(۳۸) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۲۰۷

﴿۱۳﴾ جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے بڑھاپے میں اس کی عقل زائل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کا علم اور عقل، عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کو معمول بنالینا لازم ہے۔ (۳۹)

﴿۱۴﴾ عورتوں کے حمل کی مدت بالعموم نو ماہ ہے۔ مگر اس سے کم یا زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ کم از کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال۔ پس اگر کوئی عورت خلوتِ صحیحہ کے بعد چھ ماہ میں بچہ پیدا کرے تو اس بچہ کا نسب خاوند سے صحیح ہے۔ اسی طرح خلوتِ صحیحہ کے بعد دو سال کے اندر پیدا کرے تو بچہ کا نسب باپ سے صحیح ہے۔

قرآن مجید میں ہے۔

وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۰)

اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

یعنی حمل اور رضاعت کی مجموعی مدت تیس ماہ (اڑھائی برس) ہے اور مدتِ رضاعت دو سال ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِيْرُ ۝ (سورۃ لقمان آیت ۱۴)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو برس میں ہے۔ اور یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آنا ہے۔

دونوں آیاتِ کریمہ کو ملا کر پڑھنے سے حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ثابت ہوئی۔

زیادہ سے زیادہ مدتِ حمل حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہوتی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

---

(۳۹) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۹۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی: ج ۵، ص ۱۷۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۱۳

مَا تَزِيْدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلٰى سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عُوْدِ الْمِغْزَلِ. (۴۰)

عورت کے حمل کی مدت دو برس سے تکلے کی لکڑی کے سایہ کی مقدار کے برابر بھی زائد نہیں ہوتی۔

اثرِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مرفوع حدیث کے حکم میں ہے کہ ایسے معاملات عقل سے نہیں بتائے جا سکتے۔ ضرور انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہوگا۔(۴۱)

﴿۱۵﴾ تمام موجودات، تمام کائنات اور تمام ممکنات علمِ الٰہی میں تفصیل سے موجود ہیں۔ ہر وہ شے جو گزر چکی یا گزر رہی ہے یا آنے والی ہے، خواہ اربوں سال بعد ہوگی، اسے وہ تفصیل سے جانتا ہے۔ ماں کے رحم کا حال بھی اسے معلوم ہے۔

حقیقی اور ذاتی طور پر وہی اس کا علم رکھتا ہے، بلکہ سب کچھ اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ آیت مبارکہ زیب عنوان کے جملہ:

"وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى" میں اس کا واضح ثبوت ہے۔ نیز آیتِ کریمہ......

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (سورۃ لقمان آیت ۳۴)

بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کل کیا کمائے گی۔ اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی۔ بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔

......میں اسی حقیقت کا اظہار ہے۔ مگر اسی اللہ عالم الغیب والشہادۃ نے ان چیزوں میں سے بعض کا بعض علم

---

(۴۰) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج۳، ص ۳۲۲
☆ ومثلہ فی البیہقی

(۴۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۴۵
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۵۷
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص ۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۱۷
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۹۴

اپنے مقرب بندوں اور فرشتوں کو دیا ہے۔ گزشتہ سطور میں احادیث گزر چکی ہیں کہ رحم پر مقرر فرشتہ جنین کے بعض حالات لکھ دیتا ہے۔ اس کا نر یا مادہ ہونا، شقی یا سعید ہونا، اس کا رزق، اس کی عمر، اس کی وفات یا قبر کی زمین وغیرہ سب لکھ دیتا ہے۔ ظاہر ہے اسے ان اشیاء اور امور کی خبر عطا کی جاتی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو غیب پر اطلاع بخشی ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا o اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ....... (سورۃ الجن آیت ۲۷)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

اس لئے بندۂ مومن کو اللہ کے محبوب بندوں کے بعض علومِ غیبیہ عطائیہ کا انکار کرنا جائز نہیں۔ (۴۲)

نوٹ: گزشتہ چند دہائیوں سے میڈیکل سائنس کی مادر پدر ترقی نے حمل، عملِ تولید اور ہم شکل انسان بنانے جیسے نئے مسائل کو جنم دیا ہے۔ ظاہر ہے ان مسائل کا ذکر اسلاف کی کتابوں میں نہیں۔ تاہم ادلۂ شرعیہ سے ان جدید مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

ان شاء اللہ ہم آئندہ سطور میں ان نو پید مسائل کا شرعی حکم معلوم کرنے کی حقیر سعی کر رہے ہیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

﴿۱٦﴾ معقولات و منقولات جملہ علوم کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) نافع علم (ب) غیر نافع اور نقصان دہ علم

اول: نافع علم وہ ہے جو صحیح عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق صحیح راہنمائی کرے۔

دوم: غیر نافع اور نقصان دہ علم وہ ہے جو باطل عقائد اور انسانی زندگی سے متعلق امور کی غلط سمت میں رہنمائی کرے، علم کی اس تقسیم کی تائید قرآن مجید اور احادیثِ طیبہ سے ہوتی ہے۔ ہاروت و ماروت کے واقعہ میں جادو کی تعلیم کو رب نے نقصان دہ اور غیر نافع علم فرمایا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَایَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ الآیة (سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۲)

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۸

اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا، نفع نہ دے گا۔

حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علمِ غیر نافع سے پناہ مانگی ہے۔ دعا کے کلمات یوں ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ :مِنْ عِلْمٍ لَایَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَآءٍ لَا یُسْمَعُ (۴۳)

اے اللہ! میں تجھ سے چار چیزوں سے پناہ مانگتا ہوں، غیر نافع علم سے، ایسے دل سے جس میں خوفِ خدا نہ ہو ایسی جان سے جو سیر نہ ہو، ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔

کلوننگ ٹیسٹ ٹیوب سے بے بی وغیرہ سے متعلق علوم غیر نافع بلکہ شرعی، اخلاقی، معاشرتی لحاظ سے قطعاً نقصان دہ ہیں (تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ ہو) لہٰذا ان مذکورہ میڈیکل سائنسی علوم اور تجربات سے اجتناب لازم ہے۔

﴿۱۷﴾ اسلام میں تخلیق اور تولید کا غیر متبدل اصول اور تصور ہے، اس اصول اور تصور کو سمجھنے کے لئے آیت زیبِ عنوان کو ایک بار پھر پڑھیے۔ دوسرے مقام پر ارشادِ خداوندی یوں ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ o ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ o ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ o (سورۃ المومنون آیات ۱۲ تا ۱۴)

اور بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں، پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا، پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی، پھر گوشت کی

(۴۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ، ج ۱، ص ۲۲۳
☆ رواہ الترمذی مثلہ عن عبداللہ بن عمرو، ج ۲، ص ۲۰۸
☆ رواہ النسائی عن انس، ج ۲، ص ۳۱۵
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرہ، ص ۲۸۱
☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۱۶۸، ۱۹۸، ۲۴۰، ۲۶۵، ۲۵۱
☆ ....، ج ۳، ص ۱۹۲، ۲۵۵، ۲۸۲
☆ ....، ج ۴، ص ۲۷۱، ۲۸۱

بوٹی کو ہڈیاں، پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔ پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی۔ تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

اس مفہوم کی دیگر قرآنی آیاتِ بینات میں انسان کی تخلیق کا مرکز مٹی بتایا گیا ہے۔ جبکہ میڈیکل سائنس میں انسانی تخلیق کا مرکز خلیہ بتایا گیا ہے۔ اس خلیہ (سیل) میں ایک خاص قسم کا مادہ ہے جسے پروٹو پلازم کہا جاتا ہے۔ سائنس اپنی تمام تر ترقی کے باوجود اس پروٹو پلازم کو مصنوعی طور پر بنانے پر قادر نہیں۔ گویا سائنس اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے باوجود اس ذات کی محتاج ہے جس نے سیل میں مادۂ حیات پیدا کیا ہے۔

جنسی عمل کے بغیر کسی جاندار کے صرف ایک خلیے سے اس طرح عمل کرنا کہ وہ نشو ونما پا کر اس جاندار کی ہو بہو نقل بن جائے کلوننگ کہلاتا ہے۔

کلوننگ ایک مصنوعی طریقہ تولید ہے، جس کے تحت حاصل ہونے والا یا پیدا ہونے والا بچہ اس کے باپ کی ہو بہو نقل ہوگا۔

کلوننگ کے دعویٰ کی موجودگی میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسان اپنے باپ کی ہو بہو ہزاروں انسان پیدا کر سکے گا۔ یہ کتنا مضحکہ خیز، غیر اخلاقی، غیر قانونی اور غیر شرعی علم ہے۔ اس لئے علمائے اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے دانشوروں نے بھی اس کی مخالفت کی ہے۔ مسلمان ڈاکٹروں پر لازم ہے کہ وہ اس غیر نافع بلکہ مضر علم سے قطعی طور پر مجتنب رہیں۔

﴿۱۸﴾ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ بلکہ حیا اور ایمان دونوں لازم وملزوم ہیں، ستر وحجاب بھی حیا کا لازمہ ہیں۔ ستر وحیا اور حجاب کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی واضح ہدایات موجود ہیں۔ حیا اور حجاب کے بارے میں ارشادِ خداوندی کتنا واضح ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ

اَوْاٰبَآئِهِنَّ اَوْاٰبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْاَبْنَآئِهِنَّ اَوْاَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْنِسَآئِهِنَّ اَوْمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِالتّٰبِعِیْنَ غَیْرِاُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِالطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْاعَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْااِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًااَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ٥ (سورۃ النور آیات ۳۰، ۳۱)

مسلمان مردوں کوحکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔اور مسلمان عورتوں کو حکم دواپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب،اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

انسانی عفت،عزت،وقار اور خودداری کی ضمانت اسلام فراہم کرتا ہے،ستر وحجاب کے باقاعدہ اسلامی نظام پر عمل اسلامی معاشرے پر فرض اور خلاف ورزی کی شدید مذمت کرتا ہے۔

اسلام غیر ضروری طور پر لباس سے آزاد ہونا تو درکنار،معاشرے کے مردوں اور عورتوں کو نظریں بھی جھکا کر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔

حیا کے بارے میں ارشادِ نبوی ہے:

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ (۴۴)

حیا ایمان کا حصہ ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

(۴۴) ☆ رواہ مسلم والترمذی عن ابی عمر /بحوالہ جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۶۱

اَلْحَيَآءُ وَالْاِيْمَانُ مَقْرُوْنَانِ لَا يَفْتَرِقَانِ اِلَّا جَمِيْعًا(۴۵)

حیا اور ایمان دونوں جڑواں ہیں۔ دونوں اکٹھے جدا ہوتے ہیں۔

اسلام بے حیائی فحاشی اور عیاشی کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ ارشادِ نبوی ملاحظہ ہو:

لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُتَغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ(۴۶)

لعنت فرمائی اللہ نے بالوں کو گوندنے والیوں، گدوانے والیوں، بالوں کو نوچنے والیوں، نُچوانے والیوں، حُسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ کی تخلیق (خِلقت) میں تبدیلی کرنے والیوں پر۔

فطری عملِ تولید میں مرد اور عورت کے مخصوص ملاپ کی گنجائش ہے، اس عمل میں کسی تیسرے فریق کی بلاواسطہ یا بالواسطہ مداخلت کی اسلام گنجائش نہیں دیتا۔ جبکہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل میں حیا اور عفت باقی نہیں رہتی ہے۔ خورد بینوں کے ذریعے عورت کے رحم کا معائنہ عریانی و فحاشی ہے۔ نیز اس عملِ تولید میں تیسرے کی مداخلت موجود ہے۔ اس لئے علماء نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عملِ تولید کو غیر شرعی قرار دیا ہے۔

هٰذَا مَا عِنْدِیْ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ الْاَعْلٰی

☆☆☆☆☆

(۴۵) ☆ رواه الطبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ /بحواله جامع صغیر، ج ۱، ص ۲۶۱

(۴۶) ☆ رواه الائمه احمد والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه عن ابن مسعود/بحواله جامع صغیر، ج ۲، ص ۲۰۹

باب (۲۸۶)

﴿مکہ مکرمہ کی زمین اور مکانات کی خرید وفروخت اور کرایہ لینا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ ۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ (سورۃ الحج: آیت ۲۵)

بے شک جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد سے، جسے ہم نے سب لوگوں کیلئے مقرر کیا، اس میں ایک سا حق وہاں کے رہنے والے اور پردیسی کا، اور جو اس میں کسی زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

حل لغات:

کَفَرُوْا: نبی اکرم نورِ مجسم ﷺ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اس سب کا ماننا ایمان کہلاتا ہے اور اس تمام یا اس میں سے بعض کا انکار کفر کہلاتا ہے۔

یعنی وہ لوگ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کا انکار کر دیا۔(۱)

(۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۴

وَيَصُدُّوْنَ: صَدَّ (از باب نَصَرَ) صَدًّا عَنْ كَذَا۔ کا معنی ہے: ہٹانا، منع کرنا، روکنا، قصد سے روک دینا۔ (۲)

آیتِ مبارکہ میں مضارع سے مراد استمرار ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے رہتے ہیں۔ (۳)

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: اور ادب والی مسجد سے روکتے ہیں۔

آیت زیبِ عنوان میں مسجدِ حرام سے مراد پورا حرم شریف ہے۔ قرآن مجید میں کثیر مقامات پر مسجدِ حرام سے پورا حرم مراد لیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی میں ایسا ہی ہے۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ط وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ط الآيه. (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۱۷)

تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم، تم فرماؤ اس میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجدِ حرام سے روکنا اور اس کے بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں۔

نیز اس آیت میں بھی مسجدِ حرام سے مراد حرم ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. الآيه

(سورۃ التوبۃ: آیت ۷)

مشرکوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول کے پاس کوئی عہد کیوں کر ہوگا مگر وہ جن سے تمہارا معاہدہ مسجدِ حرام کے پاس ہوا۔

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ج ۴۷۸

☆ قاموس القرآن (او صلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی۔ مطبوعہ بیروت، ص ۲۷۵

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۷۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۶۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۱۳۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۹۴

(۳) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیان الاندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۰

اس آیت میں مسجدِ حرام سے مراد حدیبیہ ہے جو حرم ہے۔(۴)

اَلْعَاکِفُ:عَکَفَ (از باب نَصَرَ اور ضَرَبَ) عَکْفًا ۔عَکَفَ عَلَی الْاَمْرِ کا معنی ہے: ہمیشہ لازم رہنا۔اسی سے معتکف بنا ہے۔۔عَاکِفٌ کا معنی ہے: مقیم،تعظیم کی خاطر کسی کی طرف متوجہ رہنے والا۔(۵)

آیت میں اس سے مراد حدودِ حرام کے رہنے والے ہیں۔(۶)

اَلْبَادِ: بَدَاَ (از باب نَصَرَ) بَـدَاوَۃً وبِدَاوَۃً وبَدُوٌّ وبَدَاۃً وتَبَدّٰی کا معنی ہے: صحرا کی طرف جانا،بادیہ میں اقامت

---

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۲۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۳۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۲

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۶۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص ۱۳۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۶،ص ۲۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۳۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۴۱۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۲۳،ص ۲۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۲۸

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۸۳۰

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،،ص ۳۴۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۳۵

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ ،ص ۳۴۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۶،ص ۳۰۳

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۷۴

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۳۶۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۴۱۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ، ج۶،ص ۲۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی:، ج۵،ص ۱۷۹

کرنا۔اسی سے صفت بَدَوِیٌّ ہے۔

اَلْبَاد:صحرانشین،خانہ بدوش،شہریت کے برعکس۔(۷)

اَلْبَادِ سے مراد حدودِ حرم سے باہر کا رہنے والا،آفاقی۔

آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ مکہ والوں اور پردیسیوں،ہرایک کو وہاں رہنے کا یکساں حق ہے۔(۸)

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ:اَرَادَ يُرِيْدُ اِرَادَةً کا معنی ہے:قصد کرنا،ارادہ کرنا۔يُرِيْدُ،مَنْ شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہے۔

بِاِلْحَادٍ:اِلْحَاد کا معنی ہے:کسی جانب مائل ہونا،حق سے باطل کی طرف مائل ہونا،بغلی قبر کھودنا،دین سے پھرنا،دین میں طعن کرنا،جھگڑا کرنا،احکامِ خداوندی کو ترک کرنا،ظلم کی طرف مائل ہونا،ذات وصفاتِ باری تعالیٰ میں شک کرنا،حرم شریف کی بے حرمتی کرنا،بدنام کرنا،عیب لگانا۔

اسمائے باری تعالیٰ میں الحاد دو نوعیت کا ہے۔

اول: اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کو ایسے اوصاف سے متصف کرنا جو اس کی شانِ رفیع کے لائق نہ ہو۔مثلاً قدرتِ الٰہی کو بیان کرتے ہوئے یہ کہنا کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے۔(نَعُوْذُ بِاللّٰهِ)

دوم: اس کی صفاتِ حمیدہ کی وہ تاویل کرنا جو اس کی شانِ ارفع کے لائق نہ ہو۔مثلاً علم کی تاویل یوں کرنا کہ وہ وقوع

---

(۷) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف الیسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص۹۸

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص۴۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م۷۷۰ھ)،ج۱،ص۲۱

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ،ص۳۲۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۱۰،ص۳۲

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۲۸

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۲

☆ تفسیرالبحرالمحیط،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص۴۱۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ۔ج۶،ص۲۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۸۹

افعال سے پہلے انہیں نہیں جانتا۔(نَعُوْذُ بِاللّٰہِ)

اسمائے الٰہیہ میں الحاد کی دونوں نوعتیں کفر اور بے دینی ہیں۔(۹)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو اس (حرم) میں کسی زیادتی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

شانِ نزول

شانِ نزول کے بارے میں دو روایات مروی ہیں۔

﴿۱﴾ ابوسفیان بن حرب اور ان کے دیگر مشرکین ساتھیوں نے حضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام کو عمرہ کرنے سے روکا۔ حدیبیہ کے مقام میں معاہدہ ہوا کہ مسلمان اگلے برس عمرہ کریں۔ بیت اللہ سے روکنے پر یہ آیت نازل ہوئی۔(۱۰)

﴿۲﴾ حضور سید عالم ﷺ نے عبداللہ بن خطل اور ایک انصاری کو کسی کام پر روانہ کیا۔ دونوں کے درمیان نسب پر مفاخرت ہوئی۔ عبداللہ بن خطل نے انصاری کو غصہ میں آ کر قتل کر دیا اور خود مرتد ہو کر (العیاذ باللہ) مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا۔ اس پر آیتِ مبارکہ نازل ہوئی۔

یاد رہے عبداللہ بن خطل وہی بدبخت ہے جسے فتح مکہ کے موقع پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے عام

---

(۹) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۱۴۴
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۴۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۹۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۴۹۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۸

معافی کے اعلان کے موقعہ پر بھی معافی نہ مل سکی اور اسے بیت اللہ کے پردوں میں چھپے ہوئے قتل کر دیا گیا۔(۱۱)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً) حرمِ مکی اور مسجدِ بیت الحرام میں تمام مسلمانوں کے حقوق یکساں ہیں۔ کسی مسلمان کو ان میں داخل ہونے اور عبادت سے روکنا جائز نہیں۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان کے شانِ نزول سے یہ مسئلہ واضح ہے۔(۱۲)

﴿۲﴾ حدودِ حرم کی زمین بیچنا اور زائرین سے اس کا کرایہ لینا مکروہ وممنوع ہے۔ کیوں کہ یہ زمین وقف ہے، اس کا کوئی مالک نہیں۔ سب مسلمانوں کے لئے اس سے نفع لینا برابر ہے۔ البتہ اس پر گھر بنانا اور عمارت بیچنا یا عمارت کا کرایہ لینا اور گھریلو اشیاء، بستر، فرنیچر، برتن وغیرہ کے استعمال کا کرایہ لینا جائز ہے۔ اس طرح چار دیواری میں ٹھہرانے، زائرین اور ان کے مال، سامان وغیرہ کی حفاظت کا کرایہ لینا جائز ہے۔ آیتِ مبارکہ میں سَوَآءَ نِ الْعَاکِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ میں اسی مسئلہ کا بیان ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَاتُدْعٰی رِبَاعُ مَکَّةَ اِلَّا السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَکَنَ وَمَنِ اسْتَغْنٰی اَسْکَنَ(۱۳)

---

(۱۱) ☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۲۱۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۲۵
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۲۸

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۲۸
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۷۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۱
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج۳، ص۲۱۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص۲۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۶، ص۳۶۲
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص۲۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۷، ص۱۳۸
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۲۸

(۱۳) ☆ رواه ابن ماجه عن علقمه بن نضله، ص۲۳۱
☆ رواه ابن ابی شیبه فی مصنفه (نحوه)، ج۴، ص۴۱۹

شارع اسلام رسولِ اکرم ﷺ امیر المومنین حضرت ابوبکر اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وصال تک مکہ معظمہ کی زمین چھوڑی ہوئی (آزاد، شاملات) کہلاتی تھی۔ جو چاہتا اس میں سکونت اختیار کرتا اور جسے ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو اس میں ٹھہرا دیتا۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے نافع بن عبداللہ الحارث رضی اللہ عنہ نے صفوان بن امیہ سے ایک مکان چار ہزار درہم میں ان کے لئے خریدا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جیل خانہ بنا دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکہ معظمہ کا مکان خریدنا بھی مکاناتِ مکہ معظمہ کی خرید و فروخت کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ (۱۴)

﴿۳﴾ مکہ معظمہ اور دنیا کے دیگر مقامات میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ دیگر مقامات پر گناہ کے ارادہ پر گرفت نہیں۔ جب تک گناہ کا ارتکاب نہ ہو گناہ لکھا نہیں جاتا۔ مگر مکہ مکرمہ میں ارادۂ گناہ پر بھی گرفت ہے۔ یہاں ارادۂ گناہ پر عذاب بھی ہے۔ (۱۵)

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۲۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۳۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۱۳۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۰
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۹۹

(۱۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت۔ لبنان، ج ۱۲، ص ۳۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۲۹
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۳۹

﴿۴﴾ مکہ مکرمہ میں نیکی کا ثواب کئی گنا ہے۔اسی طرح وہاں کا گناہ بھی دیگر جگہوں کے گناہ سے کئی گنا بڑا ہے۔زمان ومکان کی عظمت کے پیشِ نظر یہاں گناہ اور اجر بڑھ جاتا ہے۔(۱۶)

﴿۵﴾ حدودِ حرم میں آفاقی کا بغیر احرام کے داخل ہونا وہاں کا شکار کرنا، درخت کاٹنا، سب ناجائز ہیں۔(۱۷)

﴿۶﴾ حدودِ حرم میں کافروں کو داخل ہونے سے روکا جائے۔کیونکہ ان کا وہاں داخلہ حرم کے آداب کے خلاف ہے۔(۱۸)

﴿۷﴾ حرم کی تعظیم اور اس کی حرمت مکی اور آفاقی سب برابر پر فرض ہے۔اس کی تعظیم نہ کرنے والے پر اللہ تعالیٰ، رسول اللہ اور تمام انبیائے کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی لعنت ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ اَلزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذٰلِكَ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلُّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ (۱۹)

چھ طرح کے لوگ ہیں جن پر میں نے بھی لعنت کی اور اللہ نے بھی اور ہر مقبول الدعا نبی نے بھی:

☆ اللہ کی کتاب میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے والا۔

☆ تقدیرِ الٰہی کا انکار کرنے والا

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۳۰
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۷۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۷

(۱۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۳۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۷

(۱۸) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۱

(۱۹) ☆ رواہ الترمذی والحاکم عن عائشۃ والحاکم عن ابن عمر /بحوالہ جامع صغیر، ج۲، ص ۵۲

☆ زبردستی حاکم بن جانے والا کہ جس کو اللہ نے ذلیل کیا اس کو عزت دے دے اور جس کو اللہ نے عزت دی ہے اس کو ذلیل کر دے۔

☆ اللہ کے حرم کو حلال بنانے والا۔

☆ میری عترت (اولاد و نسل کے قتل و غارت اور تذلیل) کو جو اللہ نے حرام کر دیا اس کو حلال قرار دینے والا۔

☆ میرے طریقے کو ترک کرنے والا۔

لہٰذا بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ حرم محترم کے آداب کو ہمیشہ بجالاتا رہے۔ (۲۰)

﴿۸﴾ مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ میں اگر نماز پڑھنے کی نذر مانے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ بخلاف دیگر مساجد کے کہ ان میں سے کسی ایک کی نماز دوسری مسجد کی نماز کی طرح ہے۔

☆☆☆☆☆

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۲

باب ۲۸۷

﴿بیت اللہ کی تعظیم اور تعمیرِ مساجد﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۝ (سورۃالحج آیت:۲۶)

اور جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع اور سجدے والوں کے لئے۔

حل لغات:

بوّانا: ہم نے ٹھیک ٹھکانہ بتا دیا، جگہ متعین کر دی۔

بَوَّاَ الْمَكَانَ: کسی جگہ اترنا، ٹھہرنا۔

بَوَّاءَهٗ وَبَوَّاءَ لَهٗ مَنْزِلًا: اس نے اس کے رہنے کے لئے مکان تیار کیا۔

انہی معنوں میں قرآن مجید کی دوسری آیت ہے۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ. الآیہ. (سورۃ یونس: آیت ۹۳)

اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی۔ (۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۴

☆ قاموس القرآن (او صلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ج ۸۰

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (سنہ ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۶۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م سنہ ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۴۷

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو بیت اللہ کے اساسی قواعد (پرانی بنیادیں) ٹھیک طرح سے بتادیں۔(۲)

مَکَان: جس جگہ کوئی شے قائم اور موجود ہو وہ جگہ اس شے کا مکان ہوتی ہے۔(۳)

اَلْبَیْت: آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد بیت اللہ (خانہ کعبہ) ہے۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جس جگہ بیت اللہ تعمیر فرمایا تھا اس جگہ کے نشانات ہم نے ابراہیم علیہ السلام پر واضح فرمادیئے۔ان اساسی قواعد کی جگہ ان پر متعین کردی۔

بَیْتِیَ: میرا گھر۔مراد بیت اللہ شریف ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طرف بیت (کعبہ) کی نسبت تشریفی ہے۔اس کی عظمت کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف نسبت فرمائی ہے۔(۴)

وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ: رُکَّعْ جمع ہے رَاکِعْ کی اور سُجُوْد جمع ہے سَاجِدْ کی۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۶

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۲

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۳

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۲۹

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۷

(۳) ☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۱

(۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۴

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ) مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۸

رکوع اور سجدہ نماز کے ارکان سے ہیں۔ جس طرح قیام وقعود ارکانِ نماز سے ہیں۔(۵)

پس منظر:

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر کردہ بیت اللہ کی عمارت طوفانِ نوح میں آسمانوں پر اٹھالی گئی تھی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو جب وادی غیرذی زرع (مکہ معظّمہ کی جگہ) میں آباد کیا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ کو ازسرِ نوتعمیر فرمائیں۔ چونکہ تعمیرِ آدم علیہ السلام کے بیت اللہ کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا تھا، اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیت اللہ کی بنیادیں پوشیدہ تھیں۔ بیت اللہ کی پرانی بنیادیں اللہ تعالیٰ نے یوں واضح فرمائیں کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا اتنی جگہ پر سایہ فگن ہوا جتنی جگہ بیت اللہ تھا۔ اور ایک ہوا چلی جس سے پرانی بنیادوں کے نشانات حضرت ابراہیم علیہ السلام پر واضح ہوگئے۔ ان خطوط اساسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ کو ازسرِ نوتعمیر فرمایا۔ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً۔(٦)

---

(۵) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۸، ص۲۴

(٦) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۲، ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۳۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ص۳، ص۲۸۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۰

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۰۵

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۲۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۰

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۳۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بوسیدہ مسجد کواز سرِ نوتعمیر کرنا اور ضرورت کے مقام پر نئی مسجد تعمیر کرنا، مسجدوں کو آباد کرنا سنتِ حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ اور کارِ خیر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بیت اللہ شریف کواز سرِ نوتعمیر کیا۔ نبی اکرم سید عالم ﷺ نے قبلِ بعثت تعمیرِ بیت اللہ میں حصہ لیا۔ نیز آپ نے مسجدِ قبا اور مسجدِ نبوی تعمیر فرمائی۔ صحابہ کرام نے اپنے مفتوحہ علاقوں میں مساجد تعمیر فرمائیں۔ ائمہ دین اور صلحائے امت نے جہاں جہاں ضرورت دیکھی مسجدیں تعمیر فرمائیں۔ پوری دینا میں مسجدوں کی بہار اس مسئلہ پر دلیلِ ناطق ہے۔

﴿۲﴾ شرک گناہِ کبیرہ ہے۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ بلکہ شرک کے علاوہ دیگر کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے بھی ہمیشہ معصوم رہے۔ عصمتِ انبیاء کا عقیدہ امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ بندۂ مومن کو اسی کی پیروی لازم ہے۔(۷)

﴿۳﴾ بیت اللہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً اور دیگر تمام مساجد کو کفر، بدعت اور تمام حسی ومعنوی نجاستوں سے پاک رکھنا فرض ہے۔ مسجدوں کو آباد رکھنا اور ان کی زیب وزینت، ان کی صفائی اور خوبصورتی میں کوشش کرنا اعلیٰ درجہ کی نیکی اور سنتِ ابراہیمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ٥ (سورۃ التوبۃ: آیت ۱۸)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں۔

یاد رہے کہ مسجدوں کی تعمیر سے مراد عام ہے۔ نئے سرے سے مسجد بنانا، مسجد کی مرمت کرنا، مسجد کو نماز، ذکر، اذکار، تلاوت، نعت، وعظ سے آباد رکھنا، مسجد میں صفائی کرنا، زیب وزینت کرنا، بتی دیا، روشنی کا انتظام کرنا،

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۶

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۷

بجلی کے بلب، ٹیوب، پنکھے، نمازیوں کو گرمی سردی سے بچاؤ کا انتظام کرنا، خطیب کے لئے منبر بنوانا، فرش، صف، دری، قالین، بچھانا، اذان اور وعظ کے لئے لاؤڈ سپیکر مہیا کرنا، چراغاں کرنا، نماز با جماعت قائم کرنا، اس کیلئے امام، موذن مقرر کرنا، مسجد کے سامان کی حفاظت کے لئے محافظ مقرر کرنا، ان کو مشاہرہ دینا وغیرہ امور مسجد کی تعمیر میں شامل و داخل ہیں۔(۸)

﴿۴﴾ طواف بیت اللہ شریف کے ساتھ خاص ہے۔ دنیا کی کسی مسجد یا مزار کا طواف کرنا جائز نہیں۔(۹)

﴿۵﴾ نماز اکثر احوال میں مسجدوں میں ادا کرنا چاہیے مگر بعض حالات میں مسجد کے علاوہ بھی نماز ادا کرنا جائز ہے۔ مثلاً بیماری یا عذر کی حالت میں، سفر یا جنگ وغیرہ حالتوں میں جہاں بھی پاک جگہ نماز ادا کرے گا نماز جائز ہے۔(۱۰)

﴿۶﴾ نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا نماز کی صحت کے لئے شرط ہے۔ مگر چند صورتوں میں نماز میں قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا بھی جائز ہے۔ مثلاً سمتِ قبلہ میں اشتباہ ہو جائے، جنگ کی حالت میں، نفل نماز سواری پر ادا کرتے ہوئے، وغیرہ۔(۱۱)

﴿۷﴾ قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ نماز کے اجزا ہیں۔ ہر جزو مستقل رکن ہے۔ اس لئے نماز میں ان کا پاک جگہ اور پاک

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۱۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص۱۵۳

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج۲۳،ص۲۷

☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۶،ص۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئته،ج۶،ص۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۷،ص۱۴۳

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی،ج۵،ص۱۹۰

(۹) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص۲۱۶

(۱۰) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص۲۱۶

(۱۱) ☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص۲۱۶

بدن کے ساتھ ادا کرنا لازم ہے۔(۱۲)

فائدہ جلیلہ:

کعبہ اگرچہ ایک جسمانی چیز ہے لیکن اس کی حقیقت ایسی شے کے مشابہ ہے جو بے کیف ہو۔ کیونکہ کعبہ کی دیواریں چھت، بنیادیں انتہائی گہرائی تک اور انتہائی چوٹی تک آسمان میں کوئی اور قبلہ نہیں۔ اگر اس کی مٹی، پتھر، چھت اور دیواریں ہٹا کر کہیں اور لے جائیں تب بھی وہی جگہ قبلہ رہے گا جواب ہے اور جہاں دیواروں اور پتھروں کی منتقل کر کے پہنچا دیا جائے وہ جگہ قبلہ نہیں بن جائے گی۔

حقیقت میں قبلہ (کعبہ) ایک بے کیف اور بے جسم چیز ہے جہاں انوارِ الٰہیہ کا نزول ہوتا ہے اور تجلیات کا پرتو پڑتا ہے۔(۱۳)

☆☆☆☆☆

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۳۸

(۱۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۳۸

باب(۲۸۸)

﴿پیدل ہوکر حج کرنا﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ كُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ ۝ (سورۃ الحج: آیت۲۷)

اورلوگوں میں حج کی عام ندا کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔

حل لغات:

اَذِّنۡ: اذانٌ سے امر کا صیغہ ہے، معنی ہے: ندا کردے، اعلان کردے۔(۱)

نوٹ: مزید تفصیل مع حوالہ جات سورۃ التوبۃ، آیت:۳ میں گزر چکی ہے۔

---

(۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۳۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمربن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۱۵۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط۶،ص۳۶۴،تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی مطبوعہ قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص۱۳۸

رِجَالًا: رَجِلَ (از باب سَمِعَ) رَجَلٌ کا معنی ہے: پیدل چلنا، رِجَالًا جمع ہے رَاجِلٌ کی، بمعنی پیادہ۔(۲)

ضَامِرٍ: ضَمَرَ (از باب نَصَرَ واز باب کَرُمَ) ضُمُوْرًا کا معنی ہے: لاغر، نحیف اور کم گوشت والا ہونا، ضَامِرٍ اسم فاعل ہے بمعنی لاغر، نحیف۔(۳)

فَجٍّ: درۃ، دو پہاڑوں کے درمیان کشادہ راستہ، وسیع اور واضح راستہ۔(۴)

عَمِیْقٍ: عَمُقَ (از باب کَرُمَ) اور عَمِقَ (از باب سَمِعَ) عُمْقًا کا معنی ہے: دور ہونا، کشادہ اور لمبا ہونا، اس سے عَمِیْقٌ صفت ہے۔ بمعنی: کشادہ اور دور، گہرائی کے اعتبار سے دور ہونا۔(۵)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ اے میرے خلیل ابراہیم! بیت اللہ تعمیر ہو چکا۔ اب تمام جہانوں کے لوگوں میں اعلان فرمادو کہ وہ اس گھر کا حج کریں۔ لوگ تیری آواز سن کر اطاعتِ الٰہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر تیرے پاس آئیں گے۔ ان میں بعض پیدل ہوں گے، بعض دور دراز علاقوں سے سواری پر سفر کر کے آئیں گے۔(۶)

---

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۳۷
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۹۰
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۰۷
☆ قاموس القرآن (او صلاح الوجوہ النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ص ۱۹۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۳۳۵

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۴۲۷
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۹۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۵۲

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۹۰۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۷۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۵۳
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۸۲

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۴۲
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۴۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۳۸
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۲۴

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۷۸

پس منظر

جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً) کی تعمیر سے فراغت پائی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے ابراہیم جبل ابوقبیس پر چڑھ کر تمام جہان کے لوگوں کو اعلان کر دو کہ اس گھر کا حج کرنا تمہارے لئے فرض ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے مولا! میری آواز تمام جہاں والوں تک کیسے پہنچے گی؟ ارشادِ ربانی ہوا، اعلان کرنا تمہارا کام ہے، تیرے اعلان کی آواز تمام جہان والوں تک پہنچانا میرے ذمۂ کرم پر ہے۔ لوگ حج کے جذبہ شوق سے بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے پیادہ بھی آئیں گے اور سوار ہو کر بھی آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز تمام جہان والوں تک پہنچی حتیٰ کہ جو ابھی باپ کی پشت میں اور ماں کے پیٹ میں تھے۔ سب نے دعوتِ ابراہیم کو سنا، جن خوش بخت حضرات نے جتنی مرتبہ لبیک کہی اتنی ہی مرتبہ وہ حج کریں گے۔ ابراہیم علیہ السلام کی ندا کے جواب میں خوش نصیبوں نے کہا:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حاضر ہیں اے اللہ! ہم حاضر ہیں۔ (۷)

(بقیہ ۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶)مطبوعہ ملتان،ح۳،ص۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۳،ص۳۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور ،ص۵۳۰

☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۸

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۷

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۹۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۲

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ حج اسلام کے فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے۔ یہ فرض ملتِ ابراہیم میں بھی جاری رہا۔ انبیائے کرام علیہم السلام بھی کرتے رہے۔ حضور سیدِ عالم شارعِ اسلام نے حجۃ الوداع کے موقعہ اس کی فرضیت کا تجدیدی اعلان فرمادیا۔ امتِ مرحومہ کے جن افراد پر فرضیتِ حج کے شرائط پورے ہوتے ہیں انہیں دیر کئے بغیر فریضہ حج ادا کر لینا چاہئے۔

آیت زیب عنوان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد دیگر آیات اور کثیر احادیثِ طیبہ اس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ عَنْہُ حَتّٰی اَعَادَہٗ ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ. (الحدیث)(۸)

رسول اکرم ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض فرمایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی، کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے۔ اس نے تین مرتبہ سوال دہرایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے؟(۹)

(بقیہ ۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر. ج۲۳،ص ۲۷

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۵

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۳۶۴

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۱۷،ص ۱۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص ۱۳۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵،ص ۱۹۰

(۸) ☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ، ج۱،ص ۱

☆ رواہ احمد، ج۲،ص ۵۰۸

﴿۲﴾ حج کے فرض ہونے کی جو شرطیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے مقام سے لے کر بیت اللہ شریف تک جانے کے لئے اس کے پاس سواری کا انتظام ہو۔(۱۰)

﴿۳﴾ جو شخص پیدل چل سکتا ہو اس کے لئے پیدل چل کر حج کرنا افضل ہے۔ کیونکہ آیت زیب عنوان میں پیدل چل کر آنے کا ذکر پہلے ہے۔ پھر پیدل چل کر حج کرنے میں جسمانی مشقت بھی زیادہ ہے۔ نیز پیدل چلنے میں خشوع وخضوع کا عملی مظاہرہ بھی ہوتا ہے۔(۱۱)

﴿۴﴾ اگر کوئی شخص پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانے تو اس پر پیدل حج کرنا لازم ہے۔ اگر پیدل نہ چل سکے تو اس

---

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۳

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۴

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص۲۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۰

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۸

(۱۰) ☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۴۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۰

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۳۹

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۹۱

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۳۹

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۰

پر ایک قربانی واجب ہے۔(۱۲)

﴿۵﴾ پیدل حج میں ہر قدم کے بدلے سات سو حرم کی نیکیاں اور سواری پر ہر قدم کے بدلے سات نیکیاں ہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ حج کی فرضیت کے باب میں صرف راستوں کا ذکر ہے پیدل اور سوار ہو کر۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں اسلوب خشکی کا تقاضا کرتے ہیں۔ سمندری سفر اور فضائی سفر کا ذکر نہیں۔ اس کے باوجود ان دونوں ذریعوں سے حج کے لئے سفر کرنا بھی جائز ہے۔ کسی شے کا ذکر نہ ہونے سے اس شے کی نفی نہیں ہوتی۔ عدمِ ذکر، ذکرِ عدم کو لازم نہیں۔ یہ اصول یاد رہے، بہت سے مقامات پر کام آتا ہے۔(۱۴)

فائدہ:

ہجرت سے پہلے اور بعثت کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے دو حج کئے ہیں۔ ایک حج ہجرت کے بعد کیا ہے، جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔(۱۵)

فائدہ:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حج کی ندا اعلانِ خداوندی تھا۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کے افعال اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ حج کی فرضیت کا اعلان سن کر خوش نصیبوں نے عرض کیا: حاضر ہیں ہم اے اللہ حاضر ہیں۔

فائدہ:

بیت اللہ کے حج کو آنے والا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ آیتِ کریمہ میں یَاْتُوْكَ میں یہی اشارہ ہے۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

---

(۱۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۳۹

(۱۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۴

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۱

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۰

(۱۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۳۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۲۵

باب(۲۸۹)

﴿حج میں تجارت کرنا اور قربانی (ہدی اوراضحیہ) کے چنداحکام﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۝ (سورۃ الحج: آیت ۲۸)

تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اوراللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے، تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔

حل لغات:

لِيَشْهَدُوْا:شَهِدَ(از باب سَمِعَ) شُهُوْدًا کا معنی ہے: مجلس میں حاضر ہونا، معائنہ کرنا، اطلاع پانا۔

شَهِدَ(از باب سَمِعَ)اور شَهُدَ(از باب كَرُمَ)شَهَادَةً کا معنی ہے: گواہی دینا

شُهُوْدًا اور شَهَادَةٌ دونوں مصدروں سے صفت شَاهِدٌ ہے، مگر معنوں میں امتیاز یوں ہے کہ اگر مصدر شُهُوْدًا ہو تو اس کا معنی ''حاضر'' ہوتا ہے اور مصدر شَهَادَةٌ ہو تو اس کا معنی ''گواہ'' ہے۔

قرآن مجید میں شَهِدَ اور اس کے مشتقات متعدد معنوں میں استعمال ہوئے ہیں: انبیاء، محافظ فرشتے، امتِ

مرحومہ، اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا، مخلوق پر حق کی گواہی دینا، حاضر، شریک وغیرہ۔

نوٹ: مزید تفصیل گزشتہ آیات میں گزر چکی ہے۔(۱)

آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس سے مراد حاضر ہونا، آموجود ہونا ہے، (تا کہ منافع پالیں)(۲)

مَنَافِعَ لَهُمْ: آیت زیبِ عنوان میں منافع سے مراد ہے: دنیا اور آخرت کے وہ امور جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، مناسکِ حج، مغفرت، عفو، تجارت وغیرہ۔ یعنی حاجی جب بیت اللہ میں حج کیلئے حاضر ہو تو دینی منافع مثلاً منیٰ، عرفات، مزدلفہ، مشعر الحرام میں حاضری کے انوار و مغفرت اور دنیوی منافع مثلاً خرید و فروخت حاصل کرتا ہے، اصل غرض تو دینی منافع ہیں، دنیوی منافع تبعاً اور ضمناً حاصل ہو جاتے ہیں۔(۳)

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ: اور اللہ کا نام لیں۔ اس ذکر سے مراد ذبح یا نحر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا ہے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۲۰
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۱۹
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۷
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۲
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ج ۵۴، ص ۱۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۳۹۱

(۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۲۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۲
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۴۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۹، ص ۱۴۰

(۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۸
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۴

قربانی سے غرض اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے، اس لئے قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کا نام لینا فرض ہے۔(۴)

بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ: بے زبان چوپائے۔

بَهِيمَةِ: ہر وہ جس میں قوتِ گویائی نہ ہو۔ خشکی اور تری کا ہر چوپایہ علاوہ درندوں اور پرندوں کے۔(۵)

بقیہ(۳) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۲۸۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین معہ تفسیر صاوی از علامہ صاوی، ج۲،ص ۱۰۰

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور ،ص ۳۰۶

☆ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷،ص ۱۲۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۴۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۹۱

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۳۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازھر،ج۲۳،ص ۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۳

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۶۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۰۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص ۵۳۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۱۴۰

(۵) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۱۳۳

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۱۴

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۱،ص ۳۴

اَلْاَنْعَام: جمع ہے اس کا واحد نَعَمٌ ہے، اس کا معنی ہے اونٹ، مویشی۔(۶)

بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ سے مراد اونٹ، گائے اور بکری ہیں۔ گائے میں بھینس اور بکری میں بھیڑ اور مینڈھا شامل ہیں۔(۷)

اَلْبَآئِسَ الْفَقِيْر: بَئِسَ (از باب سَمِعَ) بُـؤْسًا وبِئْسًا وبُؤْسًا وبُؤْسٰى کا معنی ہے: بہت حاجت مند ہونا، مفلس ہونا۔

اس سے صفت بَاءِ سٌ ہے، اس کی جمع بُؤْسٌ ہے۔(۸)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد سخت محتاجی ہے اور بَـاءِ سٌ سے مراد وہ کہ جس پر کوئی آفت نازل ہوئی اگرچہ فقیر نہ ہو، مثلاً مرض، حاجتِ نازلہ وغیرہ۔(۹)

---

(۶) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۱۲۹۶

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۴۹۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعي، مولفہ علامہ احمد بن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ) ج ۲، ص ۱۲۷

(۷) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۲۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۴

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ـ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۱

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱

(۸) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۹

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی، ص ۲۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعي، مولفہ علامہ احمد بن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۳۴

☆ الفروق اللغویة مولفہ ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۷۳

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائرفی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمدالدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۶۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج ۴، ص ۱۰۴

(۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

شانِ نزول

﴿۱﴾ مشرکین ذبیحہ پر بتوں کا نام لیتے تھے، ان کی تردید میں آیتِ مبارکہ کا پہلا جملہ نازل ہوا۔(۱۰)

﴿۲﴾ زمانہ جاہلیت میں عرب قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے، آیت کا دوسرا حصہ ان کی تردید میں نازل ہوا کہ یہ گوشت تمہارے لئے حلال ہے، تم خود کھاؤ بلکہ فقرا، دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی کھلاؤ۔(۱۱)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ ارکانِ اسلام میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔حج ہی وہ رکن ہے جس میں بدنی اور مالی عبادت یک جا جمع ہوتی

(بقیہ۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۴۸
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج ۳،ص ۲۱۷
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج ۲،ص ۶۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج ۳،ص ۱۴۶
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی مطبوعه ملتان، ج ۳،ص ۲۸۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور ،ج ۳،ص ۳۰۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۳۰۶
☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه ،ج ۶،ص ۲۶
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۷،ص ۱۴۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸،ص ۱۴۴

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۴۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۳۵
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج ۳،ص ۱۵۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج ۳،ص ۲۱۷
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر،ج ۲۳،ص ۲۸
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی ،ج ۲ ، ص ۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور،ص ۵۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور،ج ۳،ص ۳۰۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعه مکتبه فیصلیه،مکه مکرمه،ج ۳،ص ۱۰۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۷،ص ۱۴۶
☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸،ص ۲۶

ہیں۔نماز، روزہ صرف بدنی عبادتیں ہیں اورزکوٰۃ صرف مالی عبادت ہے۔ جوفائدے حاجی پاتا ہے وہ کوئی اورنہیں پاسکتا۔ بیت اللہ کا طواف، اس کے انوار وتجلیات، صفاومروہ کی سعی، منیٰ، مزدلفہ اورعرفات کا قیام اور وقوف کے علاوہ ان مقدس مقامات کے انوار کے مشاہدہ سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ قربان گاہ میں قربانی کرکے ایثار کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔ حجاج کرام کے جم غفیر میں ہزار ہا اولیاء واصفیاء وعلماء اور صالحین کی معیت اور زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ بے شمار دینی دنیوی برکات سے سرفراز ہوتا ہے۔ اسی لئے رب کریم جل وعلا کے حکم سے اس کے خلیل کریم حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیت اللہ کے حج کی طرف دنیا کے مسلمانوں کو دعوت دی۔ علاوہ ازیں حجِ مبرور کرنے والا سابقہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا کہ اس کا نامہ اعمال گناہوں کی آلودگی سے پاک ہے۔ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (۱۲)

جس نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا پھر اس میں کوئی فحش کلمہ زبان سے نہ نکالا اور نہ گناہ کیا وہ حج کے بعد ایسا لوٹے گا کہ گویا اس کی ماں نے اسے آج جنم دیا ہے۔

اس لئے بندۂ مومن جس کے پاس فریضہ حج کے شرائط جمع ہو چکے ہیں وہ حج کرنے میں دیر نہ کرے۔ ممکن ہے تاخیر میں وہ نقصان اٹھائے۔ (۱۳)

﴿۲﴾ حج کی تین قسمیں ہیں۔

اول: حج مفرد　　　　دوم: حج تمتع　　　　سوم: حج قران

حجِ مفرد یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھ کر ارکانِ حج ادا کرے۔

حجِ تمتع یہ ہے کہ ایامِ حج میں پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے اور احرام کھول دے اور پھر حج کا احرام باندھ کر حج کے ارکان ادا کرے۔

حجِ قران یہ ہے کہ ایامِ حج میں عمرہ اور حج کا ایک ہی احرام باندھے۔ پہلے عمرہ ادا کرے اور پھر عمرہ کا احرام

(۱۲) ☆ راوہ البخاری عن ابی هريرة، ج ۱، ص ۲۰۶

(۱۳) ☆ تفسیر مظھری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی محددی (م ۱۲۲۵ ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دھلی ج ۹، ص ۱۴۰

کھولے بغیر حج کے ارکان ادا کرے۔ درمیان میں عمرہ کا احرام نہ کھولے۔ حجِ قِران سب سے افضل حج ہے۔ نبی اکرم رسول معظم ﷺ نے حجۃ الوداع والا حج، حجِ قِران ہی ادا فرمایا تھا۔ (۱۴)

﴿۳﴾ ارکانِ حج کی ادائیگی میں حاجی کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوتا ہے مگر اس عرصہ میں وہ ضمناً خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ اسے تجارت کی رخصت ہے، یہ تجارت تو اتفاقیہ حاصل ہو گئی، ایسا نہ ہو کہ سفرِ حج کو مقصودِ تجارت بنا لے۔ آیتِ کریمہ زیبِ عنوان میں کلمہ ''مَنَافِعَ لَهُمْ'' اسی طرف اشارہ ہے۔ نیز حج میں ضمناً تجارت کے جواز پر ارشادِ ربانی گزر چکا ہے:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ (سورۃ البقرۃ: آیت ۱۹۸)

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ (حج میں) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ (۱۵)

نوٹ: حج کے دوران تجارت کے تفصیلی احکام سورہ البقرۃ، آیت: ۱۹۸ میں گزر چکے ہیں۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

---

(۱۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ج ۳، ص ۲۳۵

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۱

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ۸، ص ۱۴۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی ۵، ص ۱۹۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ۲۳، ص ۲۸

﴿۴﴾ حلال جانور کو اللہ تعالیٰ کے نام پر اسی کے حکم سے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ بنیادی طور پر اس کی دو قسمیں ہیں۔

اول: صاحبِ نصاب مقیم مسلمان پر عید الاضحیٰ کے ایام میں جانور ذبح کرنا واجب ہے، عربی زبان میں اسے اضحیہ کہتے ہیں۔

دوم: حجِ قران یا حجِ تمتّع میں عمرہ اور حج کے جمع ہونے کے شکرانہ میں حاجی پر منیٰ میں قربانی کرنا واجب ہے، عربی میں اسے ہدی کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی چند موقعوں پر قربانی کرنا واجب ہے۔ مثلاً ''دمِ جنایت'' یعنی ارکانِ حج یا عمرہ میں کوئی واجب ترک ہو گیا تو اس کے بدلے جانور ذبح کرنا واجب ہے۔ گویا یہ قربانی نماز کے سجدہ سہو کی مانند ہے، جس طرح سجدہ سہو سے نماز کا قصور معاف ہو جاتا ہے، یہی کیفیت دمِ جنایت کی ہے۔

علاوہ ازیں ایک اور قربانی واجب ہے جس کا نام ''دم الاحصار'' ہے۔ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والا اگر حرم پاک تک نہ پہنچ سکے، کوئی دشمن اسے روک دے یا بیماری یا کوئی عذر لاحق ہو جائے تو احرام کھول کر قربانی کرے۔ اسی طرح اگر کوئی قربانی کرنے کی نذر مانے تو یہ بھی واجب ہے۔

جس مسلمان پر قربانی واجب نہیں مگر وہ اپنی خوشی سے رب تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جانور ذبح کرتا ہے، یہ اس کی نفلی قربانی ہوگی، اسے بھی اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ (۱۶)

﴿۵﴾ نفل قربانی، صاحبِ استطاعت مقیم مسلمان ہونے والے کی قربانی تمتع اور قران حج کی قربانیوں کا گوشت ہر مسلمان (خواہ امیر ہو یا غریب) خود کھا سکتا ہے اور دوسروں کو کھلا سکتا ہے۔ حجۃ الوداع میں حضور سید عالم ﷺ

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۱۳، ص ۱۰۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۸، ص ۲۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۴۳
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

نے اپنی قربانیوں کا گوشت تناول فرمایا، اوران کا شوربا پیا۔ حدیث شریف میں ہے:

(طویل حدیث کا ایک حصہ یہ ہے)..................ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا..........الحديث (۱۷)

حضور سید عالم ﷺ کا نے حکم فرمایا کہ ہر ذبیحہ سے گوشت کا ایک حصہ لیا جائے، پھر اسے ایک ہانڈی میں پکایا گیا، پھر دونوں (سید عالم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

﴿۶﴾ کفارہ میں دی گئی قربانی اور دم الاحصار کی قربانی کا گوشت صرف فقیر ہی کھا سکتے ہیں۔ قربانی کرنے والا یا امیر یہ گوشت نہیں کھا سکتا۔ اولاد، اہل وعیال، غلام وغیرہ کو بھی نہیں کھلا سکتا۔ (۱۸)

﴿۷﴾ جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔ مستحب یہ ہے کہ یوں کہے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے۔ البتہ ذبح سے پہلے جانور کا کسی اور کے نام منسوب ہونا ذبیحہ کو حرام نہیں کرتا۔ مثلاً میری قربانی کا جانور، میرے بچے کا عقیقہ، فلاں بزرگ کی نذر وغیرہ۔ (۱۹)

---

(۱۷) ☆ رواه مسلم عن

☆ رواه ابو داؤد عن جعفر بن محمد عن ابيه، ج ۱، ص ۲۷۱

☆ رواه الترمذی عن جابر بن عبدالله، ج ۱، ص ۱۳۱

☆ رواه ابن ماجه عن جابر بن عبدالله، ص ۲۲۸

☆ رواه ابن حبان عن جابر، ج ۹، ص ۳۲۹

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵، ۲۳۷

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ۳، ص ۲۸۴

☆ حاشية الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح البیان از علامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۸، ص ۲۷

☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ۸، ص ۱۴۲

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۳۵

☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۰

☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۱۱

﴿۸﴾ بوقتِ ذبح جانور کو قبلہ رخ لٹایا جائے، یہی سنت ہے۔(۲۰)

﴿۹﴾ عیدالاضحیٰ میں قربانی کا وقت نمازِ عید سے فراغت پر ہے۔امام کے نماز پڑھانے سے قبل قربانی کرنا قربانی کے وجوب کو ساقط نہیں کرتا، وہ تو محض گوشت ہے۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَأُ بِهٖ فِیْ یَوْمِنَاهٰذَااَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ، مَنْ فَعَلَهٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ..........وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِیْنَ (۲۱)

سب سے پہلا کام جو آج (عیدالاضحیٰ کے روز) ہم کریں گے وہ یہ کہ ہم نمازِ عید ادا کریں گے، پھر لوٹ کر قربانی کریں گے، سو جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت پالی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ صرف گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل کے لئے کیا ہے، قربانی سے اس کا تعلق نہیں ....(پھر فرمایا) اور جس نے نمازِ عید کے بعد جانور ذبح کیا، اس نے اپنی قربانی پوری کر لی اور مسلمانوں کے طریقہ پر چلا۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ دیہات اور جہاں نمازِ عیداضحیٰ پڑھنا واجب نہیں، وہاں قربانی کا وقت طلوعِ فجر کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔کیونکہ

بقیہ(۱۹) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۳۶۴

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۳، ص ۲۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۴۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ ج ۸، ص ۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱

(۲۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر۔ ج ۲۳، ص ۲۹

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن براء بن عازب۔ ج ۲، ص ۸۳۲

☆ رواہ مسلم عن براء بن عازب۔ ج ۲، ص ۱۵۴

☆ رواہ احمد۔ ج ۴، ص ۲۸۲، ۳۰۳

☆ رواہ ابن حیان۔ ج ۱۳، ص ۲۳۱

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۱

اللہ تعالیٰ نے قربانی کو ''ایام'' کی طرف منسوب کیا ہے: ارشاد ربانی میں ''فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ'' ہے۔(۲۳)

﴿۱۱﴾ ایامِ نحر (قربانی کے دنوں) میں ان دنوں کی درمیانی راتیں داخل ہیں۔ ان راتوں میں قربانی کرنا جائز ہے مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۲۴)

﴿۱۲﴾ عید کے روز قربانی کرنا دوسرے تیسرے دن کی قربانی سے افضل ہے۔(۲۵)

﴿۱۳﴾ ہدی نافلہ، نذر اور کفارہ کی قربانی کا کوئی دن مقرر نہیں۔ حدیبیہ کے مقام پر کفارِ مکہ سے صلح کے بعد حضور سید عالم ﷺ نے ذی قعدہ ہی میں قربانی کر لی۔(۲۶)

﴿۱۴﴾ ایامِ نحر (قربانی کے دن) تین ہیں جن میں واجب قربانی (ہدی اور اضحیہ) ادا ہو سکتی ہے۔

عیدالاضحیٰ کا دن اور دو دن بعد۔

ایامِ نحر کو اللہ تعالیٰ نے ''ایام معلومات'' فرمایا ہے اور ایام معلومات جمع قِلّت ہے۔ جمع قلت کا اطلاق کم از کم تین افراد پر ہوتا ہے۔ لہٰذا تین دن تو یقینی ہیں، اس کے بعد دنوں کی شمولیت غیر یقینی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَلْاَضْحٰی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی (۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن تین ہیں۔ عید کا دن اور اس کے بعد کے دو دن اور یاد رہے یہ حدیث حکماً مرفوع ہے کہ ایسے احکام عقل یا رائے سے بیان نہیں ہو سکتے۔

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

(۲۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۳

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۵

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۴۱

(۲۷) ☆ رواہ مالک فی الموطا عن نافع۔ ص ۴۹۷

☆ (مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی)

یقیناًانہوں نے نبی اکرمﷺ سے سنا ہوگا۔(۲۸)

﴿۱۵﴾ حلال جانوروں میں قربانی کے لائق صرف تین جانور ہیں۔

اونٹ (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ، بھینس بھی اسی جنس میں شامل ہے)، بکری (نر اور مادہ، بھیڑ اور مینڈھا بھی اسی جنس میں شامل ہیں)(۲۹)

﴿۱۶﴾ اپنی قربانی (ہدی اوراضحیہ) سے گوشت کھانا مباح ہے۔اکثر حصہ گوشت صدقہ کرنا مستحب ہے،اگرچہ سارا گوشت خودکھانا یا سارا گوشت صدقہ کرنا بھی جائز ہے،البتہ گوشت کوفروخت کرنا ناجائز ہے۔سنت یہ ہے کہ اولاً جگر کا گوشت کھائے۔حدیث شریف میں ہے:

مَنْ ضَحیٰ فَلْیَاکُلْ مِنْ اُضْحِیَتِهٖ (۳۰)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج.۳،ص ۲۲۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج.۳،ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۴۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج.۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شافعی،ج ۲،ص ۲۱

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۳۶۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷،ص ۱۴۵

(۲۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی،ص ۵۴۲

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۴

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۸۴

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۶

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاءالدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۳،ص ۲۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۲۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۷،ص ۴۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) ج۵،ص ۱۹۱

﴿۱۷﴾ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلے، ایک حصہ خود کھائے، ایک حصہ اقرباء کو کھلائے اور ایک حصہ فقراء کو دے۔ (۳۱)

﴿۱۸﴾ مسافر پر قربانی واجب نہیں، البتہ اگر وہ کرلے تو اجر پائے گا۔ (۳۲)

﴿۱۹﴾ قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّا کُنَّا نَھَیْنَاکُمْ عَنْ لُحُوْمِھَا اَنْ تَاْکُلُوْھَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِکَیْ تَسَعَکُمْ جَآءَ اللّٰہُ بِالسَّعَةِ فَکُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْ اَلَآ اِنَّ الْاَیَّامَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ (۳۳)

(بقیہ ۳۰) ☆ راوہ احمد عن ابی ہریرہ، ج۲، ص۳۹۱
☆ راوہ الطبرانی عن ابن عباس، ج۱۲، ص۱۱۰
☆ (معجم کبیر ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۴
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۲
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)وعلامہ جلال الدین مطبوعہ، ص۱۰۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۲۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۷، ص۱۴۱
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۲

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۳۷
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۴
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۲۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۴۶

(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۴۶

(۳۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن نبشہ، ج۲، ص۳۳
☆ رواہ النسائی عن نبشہ فی کتاب الاضاحی
☆ رواہ احمد، ج۶، ص۱

ہم تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کرتے تھے تا آنکہ اللہ کی رحمت وسیع ہو جائے، سواب قربانی کا گوشت خود کھاؤ، اس کا ذخیرہ کرلو، اور فقراء کو دے کر اجر پاؤ۔ سن لو یہ دن کھانے، پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مِنْ غُزْوَةٍ فَدَخَلَ عَلٰی اَهْلِهٖ فَقَرِ بَتْ لَهٗ لَحْمًا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَهٗ حَتّٰی سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ کُلْهُ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ اِلٰی ذِی الْحِجَّةِ (۳۴)

﴿۲۰﴾ حکم کے اٹھ جانے کی دو صورتیں ہیں۔

اول: حکم کسی نص سے اٹھ جائے۔ ایسی صورت میں اس پر عمل کرنا کبھی بھی جائز نہیں۔

دوم: علت کے جاتے رہنے سے حکم اٹھ جائے۔ ایسی صورت میں اگر علت لوٹ آئے تو حکم لوٹ آئے گا۔ (۳۵)

﴿۲۱﴾ قربانی کے جانور کی کھال اپنے لئے فروخت کرنا ناجائز ہے، اسی طرح اس کی رسی، کاٹھی، جُل وغیرہ بھی صدقہ کرنا واجب ہے، البتہ کھال کو دباغت کے بعد اپنے استعمال میں لا سکتا ہے، مثلاً مصلّٰی بنا سکتا ہے، ڈول بنا سکتا ہے، کتابوں کی جلد بندی میں استعمال کر سکتا ہے۔ (۳۶)

﴿۲۲﴾ قربانی کا گوشت قصاب کو اجرت میں نہیں دے سکتا، البتہ اجرت کے بغیر بطورِ تطوع اسے دیا جا سکتا ہے۔ (۳۷)

﴿۲۳﴾ قربانی کے جانور کو اجرت پر ذبح کرانا جائز ہے، اگرچہ خود ذبح کرنا افضل ہے۔ (۳۸)

☆☆☆☆☆

(۳۴) ☆ رواه ابن حبان عن عائشة. ۱۳، ص ۲۵۲
☆ رواه احمد. ۲، ص ۲۸۲
☆ رواه الطحاوی، ج ۲، ص ۳۳۸
☆ (شرح معانی الاثار از ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی، مطبوعه ایچ. ایم. سعید، کراچی)

(۳۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۷

(۳۶) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج. ۳، ص ۲۳۷

(۳۷) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج. ۳، ص ۲۳۷

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابو بکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج. ۳، ص ۲۳۷
☆ التفسیرات الاحمدیه از علامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی پشاور، ص ۵۳۱
☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعه کراچی، ج ۵، ص ۱۹۱

باب(۲۹۰)

مناسکِ حج میں ترتیب، نذر اور طوافِ زیارت

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ٥

(سورة الحج، آیت نمبر ۲۹)

پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔

حل لغات:

لِیَقْضُوْا: قَضٰی یَقْضِیْ قَضَاءً (از باب ضَرَبَ) مختلف صِلوں کے ساتھ مختلف معنی دیتا ہے۔ مثلاً

قَضَی الشَّیْءَ: مضبوطی کے ساتھ بنانا اور اندازہ کرنا۔

قَضٰی حَاجَتَهٗ: ضرورت پوری کرنا اور کام سے فارغ ہونا۔

قَضٰی وَطَرَهٗ: اپنی مراد کو پہنچنا۔

قَضٰی عَبْرَتَهٗ: سر میں جس قدر آنسو ہوں ان کو نکال دینا۔

قَضَی الدَّیْنَ: قرض ادا کرنا۔

قَضَی الصَّلٰوۃَ: نماز ادا کرنا۔

قَضَی الْاَمْرَ اِلَیْهِ: کسی سے معاملہ تک پہنچانا۔

قَضَی الْعَهْدَ: نافذ کرنا۔

قَضٰی عَلَیْهِ عَهْدًا: کسی کو وصیت کرنا۔

قَضٰی نُحْبَهٗ وَقَضٰی اَجَلَهٗ وَقُضِیَ عَلَیْہِ: مرجانا۔

اور اسی باب سے دوسرے مصدر کے ساتھ:

قَضٰی یَقْضِیْ قَضَاءً قَضِیَّۃً: فیصلہ کرنا۔

قَضٰی لَهٗ: کسی کے حق میں فیصلہ کرنا۔

قَضٰی عَلَیْہِ: کسی کے خلاف فیصلہ کرنا۔

قَضَی الشَّیْءَ: اطلاع دینا اور واضح کرنا۔

قرآن مجید میں یہ فعل اور اس کا مصدر درج ذیل معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

فارغ ہونا، لازم ہونا، پیدا کرنا، بیان کرنا، وصیت کرنا، خبر دینا، کرنا، موت آنا، لکھنا، پورا کرنا، جدا کرنا۔

کام کر چکنے کے بعد اس کام سے فراغت لازمی ہے، اس لئے اس کا لازمی معنی فارغ ہونا ہے۔ آیتِ کریمہ زیبِ عنوان میں یہی معنی استعمال ہوا ہے۔

اصطلاحِ فقہاء سے میں قضا سے مراد وہ عبادت ہے جو اپنے مخصوص محدود وقت کے بعد ادا کی جائے۔(۱)

تَفَثَهُم: تَفَثَ کا معنی ہے: میل کچیل۔

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے: مناسکِ حج ادا کرنا، مناسکِ حج پورا کرنے کے بعد میل کچیل دور کرنا، جو امور احرام کے ساتھ حرام ہوئے حلال ہونے کے بعد ان کو دور کرنا۔ سر منڈوانا، یا سر کے بال

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۱۰

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۸۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۷۶

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۰۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۹۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۳۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۱۴۳

چھوٹے کرانا، (حلق یا قصر کرنا) غبار اتارنا، ناخن تراشنا، رخساروں پر اگر زائد بال ہوں تو ان کا اتارنا، داڑھی اگر حدِ اعتدال سے بڑھی ہو تو مشت بھر سے زائد کٹوانا، بغلوں کے بال دور کرنا، مُوئے زیرِ ناف صاف کرنا، لبیں پست کرنا، سلے کپڑے پہن لے وغیرہ۔ (۲)

گذشتہ آیت مبارکہ میں یومِ نحر (دس ذی الحجہ) کو حج کرنے والے کو حکم دیا گیا ہے کہ رمی جمرہ عقبہ (بڑے جمرہ کو کنکر مارنے) کے بعد قربانی کرو۔ اس آیت مبارکہ کے ابتدا میں کلمہ ''ثُـمَّ'' (جو تراخی کا معنی دیتا ہے) نے ارشاد فرمایا کہ حلق یا قصر، قربانی کر لینے کے بعد ہونا چاہیئے۔ (۳)

نُذُورَهُمْ: نُذُوْرٌ جمع ہے نَذْرٌ کی۔

نذر کا معنی ہے: منت، یعنی جو چیز انسان پر لازم نہ ہو اس کو اپنے اوپر لازم کر لینا۔ (۴)

---

(۲) ☆ مصباح المنير فی غريب الشرح الكبير للرافعي ،مولفه علامه احمدبن محمدعلى المقبرى الفيومى(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۹

☆ تاج العروس ازعلامه سيدمرتضى حسينى زبيدى حنفى(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج ۱، ص ۲۰۵

(۳) ☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى مطبوعه بيروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۸۲

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹

☆ تفسير القرآن المعروف به تفسيرابن كثيرحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمربن كثيرشافعى مطبوعه مصر، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسير الكشاف للامام ابى القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشرى مطبوعه كراچى، ج۳،ص ۱۵۴

☆ تفسير البغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ۲، ص ۶۱

☆ تفسير جلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكه مكرمه، ج ۳،ص ۱۰۰

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن از علامه على بن محمدخازن شافعى مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۰۶

☆ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳،ص ۳۰

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمٰعيل حقى(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه اسلاميه ،كوئته، ج۶،ص ۲۷

☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ۱۷، ص ۱۴۶

☆ زادالمسير فى علم التفسيرللحافظ الامام ابى الفرج عبدالرحمٰن بن على ابن الجوزى (ت ۵۹۷ھ)مطبوعه پشاور، ۵، ص ۴۲۶

☆ تفسير البحرالمحيط ،لمحمدبن يوسف الشهيربابى حَيّان الأندلسى الغرناطى(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعه بيروت، ج۶، ص ۳۶۵

☆ تفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلى، ج۸، ص ۱۴۴

☆ مختصر تفسير الطبرى ازعلامه ابوجعفربن محمدجريرالطبرى،مطبوعه دارالقرآن الكريم بيروت،لبنان ، ج۱۷، ص ۱۷۵

☆ الدرالمنثورفى التفسيربالماثور،از امام حافظ عبدالرحمٰن جلال الدين السيوطى(م ۹۱۱ھ) مطبوعه بيروت. ج۶، ص ۳۸

(۴) ☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى مطبوعه بيروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۸۳

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۴۹

☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى ،پشاور، ص ۵۳۳

☆ تفسير كبيرازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۳۰

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمٰعيل حقى(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه اسلاميه ،كوئته، ج۶، ص ۲۷

☆ تفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلى، ج۸، ص ۱۵۰

بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ:عَتَقَ(از باب ضَرَبَ)عِتْقًا، عَتْقًا،عَتَقَاقًا،عَتَاقَةٌ کا معنی ہے: آزاد کرنا۔

اس باب میں عَتِيقٌ اور عَاتِقٌ صفت کا صیغہ ہے۔اور دوسرے دو بابوں (نَصَرَ اور کَرُمَ)عِتْقًا، عَتْقًا، عَتَاقَه کا معنی ہے:پرانا ہونا،درست ہونا۔ان بابوں سے صفت عَتِيقٌ،عَاتِقٌ اور عُتَقَاقًا ہے۔

عتیق کا معنی ہے:پرانا،آزاد کردہ غلام،کریم،عمدہ،جمیل،نجیب،شریف۔(۵)

"اَلْبَيْتِ الْعَتِيقِ" سے مراد خانہ کعبہ ہے۔یہ گھر زمان،مکان،اور رتبہ میں ہر مقام سے مقدم ہے۔

خانہ کعبہ کو بیتِ عتیق کہنے کی چند وجوہ مفسرین نے بیان کی ہیں۔

﴿۱﴾ زمین پر سب سے پہلا گھر یہی ہے۔

﴿۲﴾ طوفانِ نوح کے وقت اس کی عمارت آسمان پر اٹھالی گئی اور وہ غرق ہونے سے بچا رہا۔

﴿۳﴾ کوئی جابر اسے منہدم نہ کرسکا۔جابروں کی دست بُرد سے محفوظ رہا۔

﴿۴﴾ یہاں آنے والے مومنوں کی گردنوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کردیتا ہے۔(۶)

---

(۵) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،ص ۴۷۳

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۲۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ج۲،ص ۱۹

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۷،ص ۳

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمد مکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۵۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۱۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۸۵

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ مصر،ج ۲۳،ص ۳۰

☆ تفسیر البحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(م ۶۵۴ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۲،ص ۳۶۵

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱،ص ۱۷۷

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،۵،ص ۴۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،۱۷،ص ۱۴۷

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۹۱

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ بیروت ،۶،ص ۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۴

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ دس ذی الحجہ (یومِ نحر) جمرہ کو کنکریاں مارنے اور قربانی کرنے کے بعد حلق یا قصر (سر منڈانا یا بال چھوٹے کراتا) احرام کے واجبات میں سے ہے حج کا رکن نہیں۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔ آیت اگرچہ قطعی الثبوت ہے مگر ظنی الدلالۃ ہے (تفسیری مفہوم ظنی ہے) اس لئے حلق اور قصر واجب ہے، فرض نہیں۔ (۷)

﴿۲﴾ حلق یا قصر کا ابتدائی وقت یومِ نحر کی طلوعِ فجر کے بعد ہے اور انتہائی وقت قربانی کر لینے کے بعد تک ہے۔ حلق یا قصر حدودِ حرم میں ہونا واجب ہے۔

اگر زمان یا مکان کی پابندی نہ کی گئی تو بطورِ کفارہ دم دینا لازمی ہے (اس پر ایک نئی قربانی کرنا لازم ہے)۔ سلف کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ حرم کے اندر حلق یا قصر کراتے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا اور حضور ﷺ کے بعد صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا بھی یہی طریقہ رہا ہے کہ حج کی صورت میں منیٰ میں اور عمرہ کی صورت میں مروہ کے قریب حلق کراتے۔ منیٰ اور مروہ دونوں حرم کے اندر ہیں۔

ایک اور آیت مبارکہ میں اسی طرف ارشاد ہوا ہے:

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ. (سورۃ الفتح: آیت ۲۷)

بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب، بیشک تم ضرور مسجدِ حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ چاہے امن وامان سے، اپنے سروں کے بال منڈواتے یا ترشواتے، بے خوف۔ (۸)

﴿۳﴾ اگر کسی دشمن نے حج یا عمرہ کرنے والے کو حدودِ حرم سے باہر روک دیا تو کسی کے ہاتھ مکہ میں قربانی کا جانور، یا اس کی قیمت بھیج دے اور اس سے طے کر لے کہ وہ حرم میں کس دن قربانی کرے گا۔ اس دن وہ اپنا سر منڈوا کر احرام کھول دے۔ (۹)

(۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۲۷

(۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۲۹

(۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۲۹

﴿۴﴾ یوم نحر (دس ذی الحجہ) کو حج کرنے والے کے ذمے رمی جمرہ عقبہ، قربانی، حلق یا قصر اور طواف بیت اللہ کرنا لازم ہے۔ ان مناسکِ حج میں یہی ترتیب واجب ہے۔ آیت زیبِ عنوان میں کلمہ "ثُمَّ" سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حلق یا قصر اور طواف قربانی کے بعد ہی کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اس ترتیب کو قصداً یا سہواً ترک کر دے اس پر واجب کے ترک کرنے کے باعث ایک دم (ایک جانور کی قربانی کرنا) واجب ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی کیا۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَتٰی مِنٰی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی اَلٰی مَنْزِلِہٖ بِمِنٰی فَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ: خُذْوَاَشَارَ اِلٰی جَانِبِہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْہِ النَّاسَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْطَاہُ اَبَاطَلْحَۃَ فَقَالَ اَقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی فَجَعَلَ یَقْسِمُ بَیْنَ مَنْ یَّلِیْہِ الشَّعْرَۃَ وَ الشَّعْرَتَیْنَ ثُمَّ اَخَذَ بِشِقِّ رَاْسِہِ الْاَیْسَرِ فَحَلَقَہٗ فَقَالَ ھٰہُنَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فَدَفَعَہٗ اِلٰی اَبِیْ طَلْحَۃَ) (۱۰)

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَکْثَرِاَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَیْرُھُمْ یَرَوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَ اِذَا رَمَی الْجَمْرَۃَ یَوْمَ النَّحْرِوَذَبَحَ وَحَلَقَ اَوْ قَصَرَ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ حُرِّمَ عَلَیْہِ اِلَّا النِّسَآءَ۔ (۱۱)

(حجۃ الوداع کے موقع پر یوم نحر کو) رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے) منیٰ کی طرف تشریف لائے۔ پھر آپ بڑے جمرہ کے پاس آئے۔ آپ نے اسے کنکریاں ماریں۔ پھر آپ منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر آئے۔ پھر آپ نے قربانی کی۔ پھر آپ نے حجام سے فرمایا: (یہاں سے بال کاٹ لے) اور آپ نے سر مبارک کی دائیں جانب اشارہ فرمایا۔ پھر بائیں جانب (اشارہ فرمایا بال کاٹ لینے کے بعد) آپ نے انہیں صحابہ کرام کو عطا فرما دیئے۔

(ایک اور روایت کے مطابق) آپ نے ابوطلحہ کو بال مبارک دیئے اور فرمایا انہیں صحابہ میں تقسیم کر دو۔

(دوسری روایت کے مطابق) آپ نے اپنے قریب بیٹھے صحابہ میں ایک ایک، دو دو بال تقسیم فرما دیئے۔ پھر بائیں جانب کے بال لئے اور فرمایا: ابوطلحہ کہاں ہے؟ آپ نے یہ بال ابوطلحہ کو دے دیئے۔

(۱۰) ☆ رواہ مسلم عن انس، ج ۱، ص ۴۲۱
☆ رواہ ابوداؤد عن انس، ج ۱، ص ۲۷۹
☆ رواہ الترمذی عن انس، ج ۱، ص ۱۴۲
(۱۱) ☆ جامع الترمذی، ج ۱، ص ۱۴۲

امام ترمذی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جلیل القدر صحابہ کرام اور تابعین میں اکثر حضرات کا اسی پر عمل ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ احرام باندھنے والا یوم نحر کو جب جمرہ کو کنکریاں مار لے اور قربانی کر لے اور سر منڈوا لے یا بال چھوٹے کرا لے اس کے بعد اس کے لئے احرام کی تمام پابندیاں اٹھ جاتی ہیں سوائے بیویوں سے مباشرت کے۔

ایک اور حدیث میں حضورﷺ کے حجۃ الوداع کا حال یوں بیان ہوا ہے:

...ثُمَّ سَلَکَ الطَّرِیْقَ الْوُسْطٰی الَّذِیْ یُخْرِجُکَ اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی حَتّٰی اَتَی الْجَمْرَۃَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَۃِ فَرَمَاھَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ مِنْھَا مِثْلَ حَصَی الْخَذْفِ فَرَمٰی مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ بِیَدِہٖ ثَلَاثًا وَّسِتِّیْنَ وَاَمَرَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ یَقُوْلُ مَابَقِیَ وَاَشْرَکَہٗ فِیْ ھَدْیِہٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بُدْنَۃٍ بِبُضْعَۃٍ فَجُعِلَتْ فِیْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَکَلَا مِنْ لَحْمِھَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِھَا .... الحدیث(۱۲)

......(مزدلفہ سے واپسی پر منیٰ میں آپ) درمیانی راستہ پر چلے وہ راستہ جو تجھے جمرۃ کبریٰ تک لے آتا ہے۔ آپ جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اس وقت وہاں ایک درخت تھا) پھر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری کے ساتھ آپ نے تکبیر کہی۔ یہ کنکریاں چھوٹی تھیں۔ آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں۔ پھر رسول اللہﷺ قربان گاہ کی طرف آئے۔ اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ ذبح کیئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جو (سو میں سے) بچے ہیں ان کو نحر کرو۔ اور انہیں اپنی قربانی میں شریک فرما لیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہر اونٹ کا ایک ٹکڑا لیا جائے اسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر (آپﷺ اور علی رضی اللہ عنہ) دونوں نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا۔

فعلی حدیث کے بعد آپ کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو:

عَنِ النَّبِیِّﷺ مَنْ رَمٰی ثُمَّ ذَبَحَ ثُمَّ حَلَقَ فَقَدْحَلَّ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ.(۱۳)

(۱۲) ☆ رواہ ابو داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ، ج ۱، ص ۲۷۱

(۱۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۲۷۸

☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۴۲

☆ اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب از امام ابو محمد علی بن زکریا المنبجی (م ۶۸۶ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۱، ص ۲۷۹

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، (جس حج کرنے والے نے) کنکریاں مارلیں۔ پھر قربانی کرلی پھر سر منڈوالیا اس کے لئے احرام کی تمام پابندیاں اٹھ گئیں سوائے عورتوں کی مباشرت کے (وہ طواف زیارت کے بعد پابندی ختم ہوگی)

یوم نحر حج کرنے والے کے لئے مناسکِ حج کی ترتیب کے بارے میں سید عالم شارعِ اسلام کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو:

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا رَمَیْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَکُمُ الطِّیْبُ وَالثِّیَابُ وَکُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَآءُ.(۱۴)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب تم رمی کرلو اور (قربانی کے بعد) سر منڈوالو، پس تمہارے لئے خوشبو اور سلا ہوا لباس اور ہر شے (جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئیں تھیں) حلال ہوگئیں سوائے عورتوں کے مباشرت کے۔

ایک اور حدیث شریف میں اس سے زیادہ واضح کلمات ہیں۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هٰذَا اُرْخِصَ لَکُمْ فِیْهِ اِذَا رَمَیْتُمُ الْجَمْرَةَ وَنَحَرْتُمْ هَدْیًا اِنْ کَانَ لَکُمْ فَقَدْ حَلَلْتُمْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حُرِّمْتُمْ مِنْهُ اِلَّا النِّسَآءَ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْبَیْتِ.(۱۵)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ یوم نحر کا دن ہے اس میں تمہارے لئے رخصت دی گئی ہے جب تم رمی کرلو اور اگر تمہارے پاس قربانی کا جانور ہو تو اسے قربان کرلو۔ (پھر حلق کرلو) پس تمہارے لئے سوائے عورتوں کی مباشرت سے ہر چیز حلال ہوگئی جو تم پر (احرام کی وجہ سے) حرام کی گئی تھی۔ یہاں تک کہ بیت اللہ کا طواف زیارت کرلو۔ (تو عورتوں سے مباشرت بھی حلال ہوجائے گی۔)

مجتہدین صحابہ کبار رضوان اللہ تعالٰی علیہم کے آثار بھی احادیثِ طیبہ (قولی اور فعلی) کی تائید میں وارد ہیں۔

سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا خطبہ سماعت فرمایئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یَقُوْلُ اِذَا رَمَیْتُمُ الْجَمْرَةَ لِسَبْعِ حَصَاةٍ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَکُمْ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّیْبَ، قَالَ سَالِمٌ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا حَلَّ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ، قَالَ: وَقَالَتْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَا اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَعْنِیْ لِحُلِّهٖ.(۱۶)

(۱۴) ☆ رواہ البیهقی عن عائشه، ج۵، ص ۲۲۲

(۱۵) ☆ رواہ البیهقی عن ام سلمه، ج۵، ص ۲۲۳

(۱۶) ☆ رواہ البیهقی عن ابن عمر (حدیث نمبر ۹۵۹۱)، ج۵، ص ۲۲۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے (اے حج کرنے والو!) جب تم جمرہ کو سات کنکریاں مارلو اور قربانی کرلو اور حلق کرلو تو تمہارے لئے سوائے عورتوں سے مباشرت اور خوشبو کے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ (حلق کرا لینے کے بعد) میں نے رسول اکرم ﷺ کے لباس مبارک کو خوشبو لگائی۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خطبہ دوسری سند کے ساتھ مروی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَرَفَةَ عَنْ مَنَاسِكِ الْحَجِّ، قَالَ فِيمَا يَقُولُ: إِذَا كَانَ بِالْغَدَاةِ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَدَفَعْتُمْ مِنْ جَمْعٍ فَمَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْقُصْوٰى الَّتِىْ عِنْدَ الْعُقْبَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَحَرَ هَدْيًا إِنْ كَانَ لَهُ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ مِنْ شَأْنِ الْحَجِّ اِلَّا طِيبًا اَوْ نِسَاءً فَلَا يَمَسَّ اَحَدٌ طِيبًا اَوْ نِسَآءً حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ.(۱۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفات میں خطبہ دیا۔ اس میں آپ نے مناسکِ حج بیان کئے۔ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ یہ تھا:

ان شاء اللہ کل (یومِ نحر) کو تم مزدلفہ سے گزرو گے۔ پس (کل) جو شخص جمرہ اکبر کو دس کنکریاں مار لے گا پھر واپس آئے اور اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو قربانی کرلے۔ پھر حلق یا قصر کرالے تو اس کے لئے سوائے عورتوں اور خوشبو کے احرام حج کی بنا پر جو امور حرام ہوئے تھے باقی سب حلال ہو جائیں گے۔ پس جب تک طواف افاضہ نہ کرلو عورتوں اور خوشبو کو ہاتھ نہ لگاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں یومِ نحر مناسکِ حج میں ترتیب کے خلاف کرنے والے صحابہ کو حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَاحَرَجَ. یعنی کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث مرجوح ہے، کیونکہ صحابی کا فعل یا قول اس کی روایت کردہ حدیث کے خلاف موجود ہو تو وہ حدیث

(۱۷) ☆ رواہ البیہقی عن ابن عمر (حدیث نمبر ۹۵۹۰)، ج۵، ص ۲۲۱

مرجوح ہوجاتی ہے۔صحابی کا قول یا فعل راجح ہوتا ہے۔یہ مسئلہ اصول حدیث کا مسلمہ ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَيْأً مِّنْ حَجِّهٖ اَوْاَخَّرَ فَلْيُهْرِقْ لِذٰلِكَ دَماً.(۱۸)

فرمایا جوشخص مناسکِ حج میں کوئی شے مقدم کردے یا موخر کردے (ترتیب مناسک کا خلاف کرے) اسے کفارہ میں ایک قربانی کرنا لازم ہے۔

یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے مگر حلال اور حرام یا احکام کے مسائل میں موقوف بھی مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی جرم کا کفارہ ایسے موقع پر ادا کرنا جواز روئے عقل جرم سے مشابہت نہ رکھتا ہو، رائے سے معلوم نہیں ہوسکتا۔یقیناً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضور سیدِ عالم ﷺ سے سنا ہوگا۔(۱۹)

﴿۵﴾ یوم نحر حلق یا قصر میں سر کا چوتھائی حصہ کا حلق یا قصر واجب ہے (عمرہ میں سعی کے بعد بھی کم از کم چوتھائی حصہ سر کا حلق یا قصر واجب ہے)۔چونکہ سر کے چوتھائی حصہ کو وضو میں سر کا قائم مقام سمجھا گیا ہے۔جب کہ باقی اعضاء کو

(۱۸) ☆ رواه الطحاوی فی شرح معانی الآثار، ج ۱، ص ۳۹۳

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور، ص ۵۳۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۴۴

☆ تفسیر البحر المحیط لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۵۰

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۲۳، ص ۱۳۶

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ، ج ۱۷، ص ۱۷۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۲۷

کامل طور پر دھونا فرض ہے۔البتہ چوتھائی حصہ سر کا حلق یا قصر مکروہ ہے۔پورا سر حلق کرے یا قصر۔(۲۰)

﴿۶﴾ حج یا عمرہ میں باتفاقِ علمائے امت حلق، قصر سے افضل ہے۔رسول اللہ ﷺ نے خود حلق فرمایا۔حلق کرنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ دعا فرمائی اور چوتھی مرتبہ قصر کرنے والوں کے لئے دعا فرمائی۔حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا: وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ، قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللهِ قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ...... قَالَ عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ.(۲۱)

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بال کتروانے والوں پر بھی۔حضور ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔صحابہ نے عرض کیا اور قصر فرمانے والوں پر بھی۔حضور نے تیسری بار دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔صحابہ نے عرض کیا اور قصر فرمانے والوں پر بھی۔اس وقت حضور نے دعا فرمائی: اور کترانے والوں پر بھی۔

﴿۷﴾ نظر جب تک معصیت کی نہ ہو تو اس کا پورا کرنا واجب ہے۔آیت زیبِ عنوان کہ علاوہ دیگر آیات میں اس کے وجوب کا بیان ہے۔حدیث شریف میں ہے:

وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اِنْ يَّعْصِيَهُ فَلاَ يُعْصِيَهُ.(۲۲)

---

(۲۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۰

(۲۱) ☆ رواہ البخاری عن عبداللّٰہ بن عمر، ج ۱، ص ۲۳۳

☆ رواہ مسلم عن عبداللّٰہ بن عمر، ج ۱، ص ۴۲۰

☆ رواہ ابوداؤد عن عبداللّٰہ بن عمر، ج ۱، ص ۲۷۹

☆ رواہ ترمذی نحوہ عن عبداللّٰہ بن عمر، ج ۱، ص ۱۴۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن عبد اللّٰہ بن عمر، ص ۲۲۵

☆ رواہ الدارمی نحوہ عن عبداللّٰہ بن عمر، ج ۲، ص ۸۹

☆ رواہ مالک عن عبداللّٰہ بن عمر، ص ۳۳۹

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۱۶، ۲۵۲

☆ ...... ج ۲، ص ۱۶، ۲۴

(۲۲) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲، ص ۹۹۱

☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۲، ص ۱۱۱

☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۱۹

☆ رواہ النسائی عن عائشۃ ج ۲، ص ۱۳۶

☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ج ۲، ص ۲۱

☆ رواہ البخاری عن عائشۃ، ص ۱۵۵

☆ رواہ مالک عن عائشۃ، ص ۳۸۸

☆ رواہ ابن حبان عن عائشۃ (حدیث نمبر ۴۳۸۷)، ج ۱۰، ص ۲۳۲

جس نے منت مانی کہ (اس منت میں) وہ اللہ کی اطاعت (والا کام) کرے گا تو اسے چاہئے کہ وہ منت کو پورا کرے اور جس نے منت مانی کہ وہ اللہ کی نافرمانی (والا کام) کرے گا تو اسے چاہئے کہ وہ نافرمانی والی منت پوری نہ کرے۔ (بلکہ اس منت کو توڑ کر کفارہ ادا کرے) (۲۳)

﴿۸﴾ نذر کا پورا کرنا فرض قطعی ہے۔ اگرچہ ایک مسلمہ ضابطہ ہے کہ عام مخصوص البعض ظنی ہوتا ہے۔ یعنی مفید ظن ہوتا ہے۔ قطعی نہیں ہوتا اور یہ آیت زیبِ عنوان عام ہے۔ ہر طرح کی نذر کے ایفا کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن نذر معصیت باتفاقِ علماء جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ آیت مخصوص البعض ہے، لہٰذا ایفائے نذر از روئے آیت واجب ہونا چاہئے۔ مگر اجماعِ امت اس پر قائم ہو چکا ہے کہ یہ فرض ہے۔ لہٰذا ایفائے نذر فرض ہے۔ (۲۴)

﴿۹﴾ نذر دو طرح کی ہوتی ہے۔

اول: نذر منجز (غیر مشروط) مثلاً کوئی یہ عہد باندھے کہ میں اللہ کے حضور دو رکعت نماز پڑھوں گا۔

دوم: نذرِ معلق (مشروط) مثلاً اگر میرا یہ کام ہو جائے تو میں ایک روزہ رکھوں گا۔

ہر دو طرح کی نذر کو اس کے انداز کے مطابق پورا کرنا فرض ہے۔ (۲۵)

﴿۱۰﴾ نذرِ مشروط دو طرح کی ہوتی ہے:

اول: پسندیدہ شرط کے ساتھ۔ مثلاً اگر اللہ تعالیٰ نے میرے بیمار کو شفاء دے دی تو میں چار روزے رکھوں گا۔ یہ پسندیدہ شرط ہے، اسے نذرِ تردد بھی کہتے ہیں۔

دوم: ناپسندیدہ شرط کے ساتھ۔ مثلاً اگر میں نے اپنے بھائی کے ساتھ بات کی تو ایک ماہ کے روزے رکھنا مجھ پر لازم ہیں۔ یہ ناپسندیدہ شرط ہے۔ ایسی نذر کو نذرِ لجاج بھی کہتے ہیں۔

پسندیدہ شرط کے ساتھ مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا لازم ہے اور ناپسندیدہ شرط کے ساتھ مانی ہوئی نذر کو توڑ کر کفارہ

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۰

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۰

(۲۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۰

(۲۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۵۰

دینا لازم ہے۔(۲۶)

﴿۱۱﴾ اگر کسی نے ایسی شے کو اپنے اوپر لازم کرلیا جو پہلے سے شرعاً واجب ہے تو یہ نذر نہ ہوگی بلکہ محض خبری جملہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ میرے بیمار کو شفاء دے دے تو میں رمضان کے روزے رکھوں گا یا ظہر کی نماز پڑھوں گا۔ ظاہر ہے کہ رمضان کے روزے اور ظہر کی نماز پہلے ہی اللہ کی طرف سے لازم ہیں۔ ایسی صورت میں اس پر نذر کا حکم مرتب نہ ہوگا۔(۲۷)

﴿۱۲﴾ اگر کسی نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی اور سوار ہو کر گیا تو بطورِ کفارہ قربانی کرنا مشروع ہے۔ شریعت میں بطورِ کفارہ قربانی متعارف ہے۔(۲۸)

﴿۱۳﴾ نذر سے منذور (نذر مانی ہوئی شے) بات کا وجوب اس وقت ہوگا جب منذور اس جنس سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے واجب کی۔

مثلاً اگر حج کی نذر، نماز پڑھنے کی نذر، راہِ خدا میں خرچ کرنے کی نذر کی۔ اس صورت میں نذر بعینہٖ پوری کرنا یا ادا نہ کرنے کی صورت میں کفارہ کی ادائیگی واجب ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج، نماز اور صدقات کو واجب کیا ہے۔ لیکن مریض کی عیادت اور یا جنازہ کے ساتھ چلنا اور اس طرح کی دوسری باتیں ایسی ہیں جن کی ہم جنس اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز واجب نہیں کی۔ لہٰذا نذر سے یہ چیزیں واجب نہیں ہوتیں۔(۲۹)

﴿۱۴﴾ اگر اطاعت کی نذر کو پورا نہ کرسکا ہو مثلاً کسی مریض کے تندرست ہو جانے پر تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو روزے رکھنے کی نذر مانی ہو اور روزے نہ رکھ سکا ہو تو باتفاقِ جمہور نذر کی قضائے واجب ہے۔ دوسرے ایام میں روزے رکھ لے۔ نذر کے ساتھ اگر قسم کی نیت نہ کی ہو اور نذر کا صیغہ زبان سے ادا کیا۔ نذر کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ بہرحال قضائے نذر واجب ہے۔ کفارۂ قسم واجب نہیں۔ اور اگر صرف قسم کی نیت کی اور نذر کی نفی کی

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۰

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۱

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۱

(۲۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۳

ہوتو کفارہ واجب ہے۔قضائے نذر واجب نہیں۔اوراگرقسم کی نیت کی اورنذر کی نہ نیت کی اور نہ نفی نذر کی۔نذر کے متعلق کوئی خیال ہی دل میں نہیں آیا۔یانذر کی بھی نیت کی تو قضائے نذر اور کفارۂ قسم دونوں واجب ہیں۔(۳۰)

﴿۱۵﴾ نذرِ معصیت دوطرح کی ہے۔

اول: ایسی نذر جس کا کوئی فرد معصیت سے خالی نہیں ہوسکتا۔جیسے شراب پینے یا زنا کرنے کی نذر۔اگراس نذر سے قسم کی نیت کی ہوتو نذر منعقد ہوجائے گی اور قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا ہوگا۔اگر قسم کی نیت نہ ہوگی تو نذر منعقد نہ ہو گی۔کام لغو قرار دیا جائے گا۔اور آیتِ مذکورہ میں یہ مراد بھی نہیں اور باتفاقِ علماء اس کو پورا کرنے کا حکم بھی اس آیتِ میں نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ فحش اور کھلے گناہ کا حکم بھی نہیں دیتا۔فحش اور کھلے گناہ کا حکم دینا شیطانی کام ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ البقرۃ،آیت نمبر ۱۶۹)

وہ (شیطان) تو تمہیں یہی حکم دے گا بدی اور بے حیائی کا اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جس کی تمہیں خبر نہیں۔(۳۱)

دوم: نذرِ معصیت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس چیز کی نذر مانی ہو وہ ہے تو گناہ۔لیکن اسی نذر کی بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جو معصیت سے پاک اور خالص اطاعت کی ہیں۔مثلاً اگر کسی نے عیدالفطر کے دن روزہ رکھنے کی نذر کی یا طلوعِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی منت مانی۔اس صورت میں نذر منعقد ہوجائے گی۔ عید کے دن روزہ نہ رکھنا اور کسی روز اس کے عوض روزہ رکھنا واجب ہے۔کفارہ کا وجوب نہیں۔اوراگر عید کے دن اس نے روزہ رکھ لیا تو نذر پوری ہوجائے گی اور عید کے دن روزہ رکھنے کا گناہ بجائے خود اس پر ہوگا۔نذر کا اس سے تعلق نہیں۔نذر پوری ہوجائے گی۔اوراگر نذر کی نفی کردی اور قسم کی نیت کی تو کفارۂ قسم لازم ہے اوراگر نذر کی نفی نہیں کی اور نیت بھی نہیں کی صرف قسم کی نیت کی تو قضاء نذر بھی ضروری ہے اور کفارۂ قسم بھی۔ جیسا کہ نذرِ اطاعت میں ہوتا ہے۔(۳۲)

(۳۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۵۴

(۳۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۵۶

(۳۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۵۶

﴿۱۶﴾ اگر مباح امر کے ترک کرنے کی نذر مانی ہو تو ایسی نذر لغو ہوگی نذر منعقد نہ ہوگی۔ ہاں اگر قسم کی نیت کی تو قسم توڑنے پر کفارۂ قسم دینا لازمی ہوگا ہے۔(۳۳)

﴿۱۷﴾ جس نے نذر مانی اور پوری نہ کرسکا خواہ اس وجہ سے کہ وہ شرعی گناہ کی نذر تھی۔ اس لئے پوری نہ کرسکا۔ یا طبعاً ناقابل ایفاء تھی کہ پوری ہی نہ کرسکا۔ جیسے ہمیشہ ہر روز روزہ رکھنے کی نذر۔ یا برداشت تو کرسکتا تھا لیکن اس کا وقت جاتا رہا۔ اس نذر کا تدارک ممکن نہ رہا۔ اس وجہ سے وہ مباح الترک تھی۔ یا اس وجہ سے کہ نذر تو مان لی تھی۔ لیکن کیا نذر مانی تھی اس کی تعیین نہیں کی تھی۔ مثلاً اگر یوں کہا کہ اگر اللہ نے میرا کام کردیا تو اس کے نام کی نذر دلاؤں گا۔ ان سب صورتوں میں قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا۔ خواہ قسم کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ نَذَرَنَذْرًا وَلَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.(۳۴)

جس نے نذر مانی مگر تعین نہ کیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔(۳۵)

﴿۱۸﴾ جس نے نذرِ اطاعت مانی اور ادا کرنے کی طاقت بھی ہے تو ایسی صورت میں ادائے نذر نہ کرنا اور کفارہ ادا کرنے کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں۔ اگر کفارہ دے گا تو ادائے نذر کے لئے کافی نہ ہوگا۔(۳۶)

﴿۱۹﴾ جس شخص نے نذرِ طاعت تو کی لیکن اس کو کچھ قیود اور اوصاف سے مقید کردیا اگر قیود و صفات ایسی ہوں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں اور کثرتِ ثواب اور موجبِ ترقی درجات ہوں تو تو نذر کو قیود و صفات کے ساتھ پورا کرنا واجب ہے۔ قیود کو نظر انداز کر کے نفسِ نذر حکم کا باقی رکھنا ممکن نہیں۔ اور اگر قیود و اوصاف غیر شرعی اور عنداللہ ناپسندیدہ ہوں تو شرائط کی پابندی ضروری نہیں۔ مثلاً کسی نے بازار میں نماز پڑھنے کی یا ہفتہ کے دن نماز پڑھنے کی نذر مانی یا یہ نذر مانی کہ کہ میں روزہ رکھوں گا اور کھڑا نہ ہوں گا۔ یا روزہ میں بات نہیں کروں گا۔ یا سایہ میں نہیں جاؤں گا۔ یا یہ نذر مانی کہ یہ ایک روپیہ اس غریب کو دوں گا یا اس شہر کے کسی غریب کو دوں

---

(۳۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۸

(۳۴) ☆ رواہ ابن ماجہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی، ص ۱۵۵

(۳۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۹

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۵۹

گا۔ان سب صورتوں میں اس پر روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا اور کسی فقیر کو ایک روپیہ دینا واجب ہے۔شرائط ساقط الاعتبار ہیں۔حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْاِسْرَآئِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَظِلُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مُرُهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدَ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.(۳۷)

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص کھڑا ہوا ہے۔اس کے متعلق دریافت فرمایا۔صحابہ نے عرض کیا یہ ابواسرئیل ہے۔اس نے کھڑا رہنے کی نذر مانی ہے، نہ بیٹھتا ہے، نہ سایہ میں جاتا ہے، نہ بات کرتا ہے اور روزہ رکھے ہوئے ہے۔فرمایا: اس کو حکم دو کہ بات کرے، سایہ میں جائے، بیٹھ جائے اور اپنا روزہ پورا کرلے۔(۳۸)

﴿۲۰﴾ اگر کسی نے پے در پے تین روزے رکھنے کی نذر مانی، یا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو نذر کو پورا کرنا اس پر واجب ہے۔اگر متفرق روزے رکھے گا یا بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نذر پوری نہیں ہوگی اور نذر کے مطابق دوبارہ روزے رکھنا اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔کیونکہ بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑا ہو کر پڑھنے سے آدھی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى نِصْفِ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ.(۳۹)

تم میں سے کسی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے آدھی ہے۔

---

(۳۷) ☆ رواه البخاری عن ابن عباس ،۲،ص ۹۹۱

(۳۸) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی،ج۸،ص ۱۶۲

(۳۹) ☆ رواه مالک عن عبدالله بن عمرو،ص ۱۴۳

☆ ونحوه رواه ابوداؤد عن عبدالله بن عمرو،ج ۱،ص ۱۴۴

☆ ونحوه رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه والدارمی

☆ رواه احمد،ج۲،ص ۱۶۲، ۱۹۲، ۲۰۲

☆ ....،ج۳،ص ۱۲۶، ۲۱۷، ۴۲۵

☆ ....،ج۶،ص ۶۱، ۷۱، ۲۲۰، ۲۲۱

اسی طرح متواتر روزے رکھنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔اسی لئے مختلف کفاروں میں متواتر روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔(۴۰)

(۲۱) اگر نماز پڑھنے کی نذر مانی اور کھڑے بیٹھنے کی کوئی نیت نہ کی تو کھڑا ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے، کیونکہ نماز کھڑا ہو کر پڑھنا ہی اصل ہے۔اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو بیٹھ کر اور کھڑا ہو کر دونوں طرح سے نماز پڑھنے سے نذر پوری ہو جائے گی۔(۴۱)

(۲۲) اگر کروٹ سے یا چت لیٹ کر نماز پڑھنے کی نذر مانی تو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا واجب ہے۔کیونکہ جب تک اضطراری حالت نہ ہو لیٹ کر نماز پڑھنا شرعاً معروف نہیں۔ہاں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا جواز ہے۔لیٹ کر نماز وہ مریض پڑھ سکتا ہے جو بیٹھ بھی نہ سکے۔ایسا بیمار اگر لیٹ کر نماز پڑھنے کی نذر مانے گا اور لیٹ کر نماز پڑھ لے گا تو نذر پوری ہو جائے گی۔لیکن اگر نذر پوری کرنے سے پہلے بیٹھنے کے قابل ہو گیا تو لیٹ کر نماز پڑھنے سے نذر پوری نہ ہوگی۔اور اگر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا تو کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے ہی نذر پوری ہوگی۔(۴۲)

(۲۳) اگر کسی نے بیمار کے تندرست ہو جانے یا مسافر کے واپس آجانے کی شرط کے ساتھ اپنی نذرِ صوم کو مشروط کیا اور یوں کہا کہ جب میرا مسافر واپس آجائے گا یا بیمار تندرست ہو جائے گا تو ایک ماہ کے روزے محض اللہ کے لئے رکھوں گا۔تو شرط پوری ہونے کے بعد ایفائے نذر اس پر واجب ہے۔وجودِ شرط سے پہلے اگر روزے رکھ لے تو ادائے نذر کے لئے کافی نہ ہوگا۔دوبارہ روزے رکھنے ہوں گے۔(۴۳)

(۲۴) اگر وجوبِ ادا کی نسبت کسی خاص وقت یا زمانہ کی طرف کی مثلاً یوں کہا کہ اس مقدمہ میں اللہ مجھے کامیاب کردے تو میں اس کے نام پر سارے ماہِ رجب کے روزے رکھوں گا یا آئندہ سال حج کروں گا تو وقت آنے سے پہلے ہی نذر ادا کر سکتا ہے۔اور اگر وقتِ مقررہ گزر گیا اور روزے نہ رکھے اور حج نہ کیا تو اس کے بعد روزے رکھے جا سکتے ہیں یا حج کیا جا سکتا ہے۔(۴۴)

---

(۴۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۲

(۴۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۲

(۴۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۳

(۴۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۴

(۴۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۶۵

﴿۲۵﴾ جس نے بیت اللہ یا کعبہ کو پیدل جانے کی نذر مانی اور حج یا عمرہ کا لفظ نہیں کہا تو استحساناً اس پر پیدل حج کرنا عمرہ کرنا واجب ہے۔عرف میں بیت اللہ جانے کا معنیٰ حج یا عمرہ کرنا ہی ہوتا ہے۔اور اگر حرم تک جانے کی نذر مانی تو اس پر کچھ واجب نہیں۔کیونکہ عرف میں حرم تک جانے کا معنیٰ حج یا عمرہ کرنا نہیں۔اگر صفا، یا مروہ، یا عرفات، یا مزدلفہ، یا منیٰ، یا مقامِ ابراہیم تک جانے کی نذر مانی تو بالاتفاق اس پر کچھ واجب نہیں۔اسی طرح اگر پیدل جانے کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ خروج (نکلنے) یا سفر کا لفظ بولا اور اس لفظ کے ساتھ نذر مانی تو کچھ واجب نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اس کا مدار عرفِ عام پر ہے۔اگر کسی لفظ سے نذرِ عبادت کا مفہوم ذہن میں آتا ہے تو اس عبادت کا وجوب ہو جائے گا ورنہ نہیں ہوگا۔

اگر یوں کہا کہ مجھ پر کو خانہ خدا کو جانا واجب ہے اور یہ لفظ کہتے وقت نیت کی مسجد مدینہ منورہ یا مسجد بیت المقدس کی یا کسی اور مسجد کی، تو اس پر شرعاً کچھ لازم نہیں آتا۔کیوں کہ خانہ خدا کا اطلاق ہر مسجد پر صحیح ہے۔(۴۵)

﴿۲۶﴾ جس نے کسی طاعت کی نذر مانی اس پر طاعت بھی واجب ہو جائے گی اور جن شرائط ولوازم پر وہ طاعت موقوف ہے وہ سب واجب ہو جائیں گی۔مثلاً کسی نے بغیر وضو یا بغیر قرأت قرآن کے دو رکعت نماز پڑھنے کی نذر مانی۔یا ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنے کی نذر مانی تو باوضو اور قرأت کے ساتھ دو رکعت نماز واجب ہوں گی۔اور ایک رکعت کی بجائے دو رکعت اور تین کی بجائے چار رکعت واجب ہوں گی۔(۴۶)

﴿۲۷﴾ جس نے پیدل حج کو جانے کی منت مانی اور کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر سوار ہو گیا اور ایک قربانی کر دی تو اس پر قسم کا کفارہ لازم نہیں۔ہاں اگر قسم کی نیت کی ہو تو قسم کا کفارہ بھی لازم ہے۔(۴۷)

﴿۲۸﴾ اگر صرف اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو اس کے ساتھ روزہ رکھنا بھی واجب ہے۔اور کم سے کم اعتکاف کی مدت ایک ساعت ہے۔نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَااِعْتِکَافَ اِلَّا بِصِیَامٍ.(۴۸)

---

(۴۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۷۰،۱۷۱

(۴۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۷۱

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص۱۷۰،۱۷۱

(۴۸) ☆ رواہ الدارقطنی عن عائشہ، ج۲،ص۲۰۰

☆ رواہ مالک فی الاعتکاف

روزہ کے بغیر اعتکاف جائز نہیں۔

سنت اعتکاف کرنے والا کسی مریض کی عیادت کو نہیں جاسکتا۔ کسی جنازہ میں شریک نہیں ہوسکتا۔ بیوی کو شہوت سے چھو نہیں سکتا۔ نہ مباشرت کرسکتا ہے۔ طبعی اور شرعی حاجت کے بغیر مسجد سے نہیں نکل سکتا۔ بغیر روزہ کے اعتکاف صحیح نہیں۔ ایسی مسجد میں اعتکاف کرے جہاں جماعت کا انتظام ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلسُّنَّۃُ عَلَی الْمُعْتَکِفِ اَنْ لَّا یَعُوْدَ مَرِیْضًا وَّلَا یَشْھَدُ جَنَازَۃً وَّلَا یَمَسُّ اِمْرَاَۃً وَّلَا یُبَاشِرُھَا وَلَا یَخْرُجُ لِحَاجَۃٍ اِلَّا لِمَالَابُدَّمِنْہُ وَلَااِعْتِکَافِ اِلَّافِی مَسْجِدِ جَامِعٍ.(۴۹)

﴿۲۹﴾ اگر کسی نے رمضان میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو رمضان میں ہی اعتکاف کرنا لازم ہے۔ رمضان کی شرط ساقط نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ رمضان میں ہر عبادت کا ثواب دوسرے دنوں کی عبادت سے زیادہ ہوتا ہے۔ اگر مطلق رمضان میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو ہر رمضان میں اعتکاف کرسکتا ہے اور اگر کوئی رمضان متعین کردیا اسی رمضان میں اعتکاف کرنا لازم ہے۔(۵۰)

﴿۳۰﴾ اگر معین رمضان میں اعتکاف کی نذر مانی اور متعلقہ رمضان بغیر اعتکاف گزر گیا تو دوسرے دنوں میں قضاءِ اعتکاف لازم ہے اور انہی ایام میں روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ کیوں کہ ادائے نذر کا اصل وقت فوت ہو گیا، لہٰذا دوسرے دنوں میں بالارادہ روزے رکھے اور اعتکاف کرے۔(۵۱)

﴿۳۱﴾ حالتِ کفر میں کسی کافر نے نذرِ طاعت کی، ایفائے نذر سے پہلے مسلمان ہوگیا تو حالتِ کفر کی نذر حالتِ اسلام میں پوری کرنا واجب نہیں۔ کیونکہ کافر طاعت کا اہل ہی نہیں۔ کافر کی طاعت معصیت ہے۔ اس کی طاعت خلوصِ ایمانی سے خالی ہوتی ہے۔ اور نذرِ معصیت کو پورا کرنا واجب نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے جو نذر اعتکاف کو پورا کرنے کا حکم دیا تھا، اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ نذرِ سابق کا ایفاء لازم ہے، بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اعتکاف کی خواہش تھی۔ حضور نے ﷺ آپ کی شدتِ رغبت کو محسوس کرتے

---

(۴۹) ☆ رواہ ابوداؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۳۴۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۱

(۵۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۵

(۵۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۷۵، ۱۷۱

ہوئے ابتدائی حکم دیا تھا۔ یہ نذر جاہلیت کو پورا کرنے کا حکم نہ تھا۔(۵۲)

﴿۳۲﴾ نذرِ طاعت کرنے کے بعد ایفائے نذر سے پہلے (نعوذ باللہ) مرتد ہو گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد اسلام لایا تو اس صورت میں ایفائے نذر لازم نہیں۔ کیونکہ طاعت کی نذر بھی طاعت ہے اور ہر قربت مرتد ہونے کی وجہ سے فوت ہوگئی وہ معدوم ہوگئی۔ اس کا اثر بھی باقی نہ رہا۔(۵۳)

﴿۳۳﴾ اگر ہمیشہ روزے رکھنے کی نذر مانی لیکن معاشی مشاغل کی وجہ سے دوامی روزے نہ رکھ سکا۔ تو جتنے دن روزہ نہ رکھے ہوں ہر روزے کے بدلے میں ایک صاع (قریباً چار کلو) گندم خیرات کرے۔ اگر تنگ دستی کی وجہ سے مالی خیرات نہ کر سکا تو اللہ سے معافی کا خواستگار ہو۔(۵۴)

﴿۳۴﴾ اگر کسی نے کہا میں حج کروں گا تو یہ وعدۂ حج ہے۔ اس لفظ سے اس پر حج کرنا لازم نہیں ہو جاتا۔ یہ نذر نہیں۔ ہاں یہ وعدہ پورہ کرنا مستحب ہے۔ اسلامی فریضہ اس کے علاوہ ہے۔(۵۵)

﴿۳۵﴾ اگر کسی نے یہ کہا کہ اللہ مجھے اس بیماری سے شفاء عطاء فرما دے تو میں حج کروں گا۔ یہ نذر ہو گئی۔ اسلامی فریضہ کے علاوہ حجِ نذر بھی اس پر لازم ہو گیا۔ آئندہ اگر بغیر کسی تعیینی نیت کہ اس نے حج کیا تو فرض حج مانا جائے گا۔ اس کے بعد اس نے دوسرا حج کیا اور کوئی نیت نہ کی تو یہ حج نفل ہوگا نذر والا حج نہیں ہوگا۔ ادائے نذر کے لئے نیت ضروری ہے۔(۵۶)

﴿۳۶﴾ اگر کسی نے کہا؛ مجھ پر حج لازم ہے اگر زید چاہے۔ اور زید نے کہا: میں چاہتا ہوں۔ تو حج نذر لازم ہو گیا۔ اور یہ ضروری نہیں کہ جس وقت زید کو اس قول کی اطلاع ملے اسی مجلس میں وہ اپنی مشیت کا اظہار کر دے۔ تعلیق طلاق بالمشیت اس کے خلاف ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ طلاق میں تو تملیک اور تفویض کا معنی ہوتا ہے اور حج کے مسئلہ میں تعلیق بمشیت زید محض ایک شرط ہے۔(۵۷)

(۵۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۷

(۵۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۸

(۵۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۱۷۹

﴿۳۷﴾ جس نے نذر مانی کہ اپنا تمام مال خیرات کردوں گا۔ تو استحساناً اس پر لازم ہے کہ جتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اتنا خیرات کردے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدارِ نصاب پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے۔ اسی کو ایجابِ عبد یعنی التزامِ نذر کو بھی قیاس کرلیا جاتا ہے۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ کلام سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مال کو خیرات کرنا مقصود ہے اور فاضل مال وہی ہوتا ہے جو نصابِ زکوٰۃ ہے۔ وصیت کا حکم اس کے خلاف ہے، کیونکہ وصیت ایسے وقت ہوتی ہے جب وصیت کرنے والا مال کا ضرورت مند نہیں ہوتا۔ ہاں اگر نذر مانی کہ میری مِلک میں جو کچھ ہے خیرات کردوں گا۔ اس صورت میں کل مال خیرات کرنا لازم ہے۔ (۵۸)

﴿۳۸﴾ اگر یوں کہا کہ میرا مال غریبوں کے لئے خیرات ہے تو اس میں وہ مال داخل نہیں مانا جائے گا جو اس کا لوگوں پر ہے۔ (۵۹)

﴿۳۹﴾ اگر کسی نے کہا کہ میرا تمام مال جو اس وقت میری مِلک میں ہے اور جو آئندہ میری مِلک میں آئے گا سب خیرات کرنے کی نذر مانتا ہوں۔ تو اس میں اپنی ذات کا ضروری صَرف اور بیوی کا نفقہ اور ان تمام متعلقین کا نفقہ، جن کے مصارف اس کے ذمہ ہوں داخل نہ ہوگا۔ جیسے کہ کسی نے ہمیشہ روزے رکھنے کی نذر مانی تو رمضان کے روزے اس میں داخل نہ ہوں گے۔ اس لئے ان کا کفارہ بھی نہیں دے گا۔ کیوں کہ رمضان کے روزے توحقِ خداوندی سے متعلق ہیں۔ اب کسی وجہ سے رمضان کے علاوہ دوسرے ایام کے روزے نہ رکھ سکے تو انہی ایام کا کفارہ ادا کردے۔ (۶۰)

﴿۴۰﴾ اگر کسی نے اس طرح کہا: اللہ کے لئے ایک بکری یا گائے یا اونٹ ذبح کرنا میرے اوپر لازم ہے تو نذر کا حکم دیا جائے گا، فی الحال ذبح کرنا لازم ہے۔ اور اگر کوئی شرط لگائی مثلاً یوں کہا کہ میرا بھائی شفاء یاب ہوجائے گا تو اللہ کے لئے یہ جانور ذبح کرنا مجھ پر لازم ہے تو جب یہ شرط پوری ہوجائے گی اس وقت ذبح کرنا لازم ہوگا اور اختیار ہوگا جہاں چاہے ذبح کرے۔ لیکن گوشت فقراء اور مساکین کو تقسیم کردے۔ (۶۱)

---

(۵۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۹

(۵۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۷۹

(۶۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۰

(۶۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۰

﴿۴۱﴾ جس نے بکری کی نذر مانی اور اونٹ ذبح کر دیا تو بہتر ہے۔ نذر ادا ہو گئی۔ یہ صورت اداء بقیمت کی نہیں کہ کافی نہ ہو۔ کیونکہ ایفائے نذر بھی ذبح کی شکل میں کیا ہے۔ لیکن اگر دو بکریوں کی نذر مانی اور قربانی ایک ایسی بکری کی کر دی جو قیمت میں چار بکریوں کے برابر ہے تو وفاء نذر کے لئے کافی نہ ہو گی۔ صرف ایک ہی بکری مانی جائے گی۔ (۶۲)

﴿۴۲﴾ اگر معین بکری ذبح کرنے کی نذر مانی تو اسی بکری کو ذبح کرنا ہوگا۔ اگر وہ مر جائے یا چوری ہو جائے تو دوسری لازم نہ ہو گی۔ اسی طرح معین روپیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کو خیرات کرنے کی نذر مانی اور روپیہ ضائع ہو گیا یا چوری ہو گیا، یا کچھ اور ہو گیا تو دوسرا معین روپیہ اس کی جگہ پر لازم نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ روپیہ موجود ہو اور اس کی جگہ اتنا ہی روپیہ خیرات کر دیا جائے تو کافی ہوگا۔ اور اگر روٹی خیرات کرنے کی نذر مانی اور روٹی کی قیمت خیرات کر دی تو جائز ہے۔ (۶۳)

﴿۴۳﴾ اگر کسی نے یہ نذر مانی کہ یہ جانور بیت اللہ، یا کعبہ، یا مکہ تک ذبح ہونے کے لئے بھیجوں گا تو نذر کی وفا لازم ہو گئی۔ اور اگر کعبہ، مکہ اور بیت اللہ کی جگہ حرم یا مسجدِ حرم کا لفظ بولا تو نذر واجب نہ ہو گی۔ (۶۴)

﴿۴۴﴾ اگر کسی شخص نے بکری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اگر میں اس بکری کو خریدوں گا تو کعبہ کو ہدیہ کروں گا۔ وجودِ شرط کے بعد اس پر نذر کو پورا کرنا لازم ہے۔ (۶۵)

﴿۴۵﴾ اگر کسی نے اپنے آپ کو یا بیٹے کو یا غلام ذبح کر دینے کی نذر مانی تو استحساناً اس پر ایک بکری کی قربانی کر دے۔ استحسان کی وجہ یہ ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنا واجب کر دیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے فدیہ میں مینڈھے کو قربان کرنے کا حکم دیا گیا۔ (۶۶)

﴿۴۶﴾ اگر کسی نے کہا: مجھے تیرے مال پر جو نفع ہو مجھ پر اس کو خیرات کر دینا لازم ہے۔ تو جو نفع مخاطب کے مال سے

---

(۶۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱
(۶۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱
(۶۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۱
(۶۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۲
(۶۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۲

حاصل ہوگا اس کو خیرات کرنا لازم ہے۔لیکن اگر مخاطب نے اس کی دعوت کی اور کھانا پیش کیا تو اس کو خیرات لازم نہیں۔(۶۷)

﴿۴۷﴾ اگر اس طرح نذر مانی کہ اگر ایسا کروں تو جو کچھ میں کھاؤں اس کے مقابل خیرات کرنا مجھ پر لازم ہے یا جو میں پیوں اس کے مقابل خیرات کرنا مجھ پر لازم ہے۔اول صورت میں ہر لقمہ کے عوض ایک درہم (روپیہ کا چوتھائی حصہ) اور دوسری صورت میں ہر گھونٹ کے عوض ایک درہم خیرات کرنا لازم ہے۔(۶۸)

﴿۴۸﴾ جس روز زید آجائے اللہ کے شکر کے طور پر اس روز مجھ پر روزہ رکھنا لازم ہے۔اگر کسی نے ایسا کہا تو یہ قسم ہو گئی۔اب اگر زید ماہِ رمضان کے کسی دن کے وقت آیا تو قسم کا کفارہ ہوگا۔نذر کی قضاء لازم نہ ہوگی۔شرط یعنی صوم بہ نیت شکر کا وجود ہی متحقق نہیں ہوا۔لیکن اگر رات کو روزہ رکھنے کی نیت سے پہلے آگیا پھر اس نے صوم شکر کی نیت کر لی اور رمضان کی نیت نہ کی تو قسم پوری ہو جائے گی اور رمضان کا روزہ بھی ادا ہو جائے گا۔اور نذر کی قضاء لازم نہ آئے گی۔اگر الفاظِ مذکورہ کہتے وقت قسم کی نیت کی اور نذر مانی تو نذر ہی صحیح نہ ہوگی۔رمضان کا روزہ تو پہلے ہی فرض ہے، اس کی جگہ صومِ نذر نہیں لے سکتا۔اس صورت میں نہ کفارہ ہے کیوں کہ قسم کی نیت نہیں کی اور نہ قضائے نذر کیوں کہ نذر ہی صحیح نہیں۔(۶۹)

﴿۴۹﴾ اگر کسی بیمار نے ایک ماہ کے روزوں کی نذر مانی اور تندرست ہونے سے پہلے مر گیا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔(۷۰)

﴿۵۰﴾ اگر کسی نے سال یا مہینے کی کسی معین تاریخ کے روزہ کی نذر مانی تو ہر سال یا ہر ماہ جب بھی تاریخ آئے گی روزہ لازم ہوگا۔یعنی عمر بھر کے لئے اس تاریخ کا روزہ لازم ہو گیا۔(۷۱)

﴿۵۱﴾ اگر کسی نے پیر یا جمعرات کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی تو ایک ہی پیر یا جمعرات کا روزہ کافی ہوگا۔ہاں اگر ہر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنے کی نذر مانی تو ہر پیر یا جمعرات کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۷۲)

---

(۶۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۶۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۶۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۷۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۷۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۳

(۷۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۸۴

﴿۵۲﴾ نذر کے الفاظ اگر بلا ارادہ زبان پر آجائیں تو نذر کا حکم دیا جائے گا۔ جس کا پورہ کرنا ضروری ہوگا۔ نذر انشاء ہے خبر نہیں۔ خبر میں سچ اور جھوٹ کا کوئی احتمال نہں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَ الرُّجْعَةُ.(۷۳)

تین چیزیں ہیں جن کی سنجیدگی اور واقعیت بھی سنجیدگی ہے اور ان کا مزاق بھی سنجیدگی (یعنی دونوں حالتوں میں احکام جاری ہوں گے) نکاح، طلاق اور رجعت۔ (۷۴)

﴿۵۳﴾ اگر کسی نے کہا سال کے روزے اللہ کے لئے مجھ پر ہیں یعنی سال بھر کے روزوں کی نذر مانی تو وقتِ نذر آئندہ بارہ مہینوں کے روزے لازم ہوگئے۔ سنت یہ ہے کہ محرم سے شروع کرے اور ذی الحجہ کے آخر تک ختم کرے۔ لیکن اس نے سال رواں کی طرف اشارہ کیا تو وقتِ نذر سے آخری ذی الحجہ تک روزے رکھنا لازم ہوں گے۔ اور سال رواں کے جو مہینے گزر گئے ان کے روزے لازم نہ ہوں گے۔ اس طرح اگر کسی نے کہا میں گزرے ہوئے کل کا روزہ رکھنے کی نذر مانتا ہوں تو یہ کلام لغو ہے۔ (۷۵)

﴿۵۴﴾ اگر کسی نے ماہِ رواں کی طرف اشارہ کر کے اس مہینے کے روزوں کی نذر مانی تو مہینے کے جتنے دن باقی ہیں ان کے روزے تو لازم ہو گے اور گزرے ہوئے دنوں کی نذر لغو قرار پائے گی۔ (۷۶)

﴿۵۵﴾ اگر کسی نے کہا آج مجھ پر گزرے ہوئے کل کا روزہ رکھنا لازم ہے تو گزرے ہوئے کل کی قضاء لازم نہ ہوگی۔ (۷۷)

﴿۵۶﴾ اگر ایک سال کے روزوں کی نذر مانی تو جن دنوں کے روزے شرعاً ممنوع ہیں وہ دن مستثنٰی ہوں گے اور ایامِ ممنوعہ کے علاوہ روزے رکھے۔ اس طرح عورت کے ایامِ حیض مستثنٰی رہیں گے اور باقی ایام میں روزے رکھنے لازم ہوں گے۔ (۷۸)

---

(۷۳) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۳۰۵
☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ، ج ۱، ص ۱۷۵
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ، ص ۱۴۸
(۷۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴
(۷۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۴

﴿۵۷﴾ کسی عورت نے ایامِ حیض میں روزے رکھنے کی نذر مانی تو نذر صحیح نہ ہوگی۔اس لئے ان کی قضاء واجب نہیں۔
اگر کسی نے رات کا روزہ رکھنے کی نذر مانی تو یہ نذر بھی صحیح نہیں۔شرعی روزہ دن میں ہوتا ہے۔(۷۹)

﴿۵۸﴾ طوافِ افاضہ حج کا ایک اہم رکن ہے۔عرفات میں وقوف،مزدلفہ میں وقوف،دس ذی الحجہ کو رمی،قربانی اور حلق کے بعد کیا جاتا ہے۔اسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔آیت زیبِ عنوان اس کی فرضیت پر نصِ قطعی ہے۔اس طواف کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔
اس سے پہلے عورتوں سے مباشرت جائز نہیں تھی۔طوافِ افاضہ کے بعد یہ پابندی بھی اٹھ جاتی ہے۔(۸۰)

﴿۵۹﴾ طوافِ افاضہ(طوافِ زیارت) کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح سے لیکر بارہ ذی الحجہ کی غروبِ آفتاب سے پہلے تک ہے۔تین دن (ایامِ نحر) سے تاخیر کرنے پر دم لازم ہوتا ہے۔(۸۱)

---

(۷۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۸۴

(۸۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۳۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۳۰

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۷۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص۴۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۲۳،ص۱۴۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۱۴۴

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۳۸

(۸۱) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۲،ص۲۸۵

﴿۶۰﴾ طواف کی تین قسمیں ہیں۔ ہر ایک کے احکام الگ ہیں۔

اول: طوافِ قدوم: جو شخص مکہ معظمہ میں داخل ہو وہ احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔ طواف کے سات چکر ہوتے ہیں۔ پہلے تین پھیروں میں رمل کرے (یعنی جلد جلد قدم رکھنا، شانے ہلاتے ہوئے چلے جیسے قوی بہادر لوگ چلتے ہیں۔ نہ کودنا، نہ دوڑنا)۔ اور باقی چار پھیرے عام چال سے چلے۔ چکر کو حجر اسود سے شروع کرے اور اسی پر ختم کرے۔ یہ طواف حج اور عمرہ کرنے والوں کے لئے واجب ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پاس، یا جہاں ممکن ہو، پڑھے۔ اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَاطَافَ طَوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ یُخِبُّ) ثَلَاثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا (وَزَادَفِیْ رِوَایَۃٍ) ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ. (۸۲)

(وَلَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا طَافَ فِی الْحَجِّ اَوِالْعُمْرَۃِ اَوَّلَ مَایُقَدِّمُ فَاِنَّہٗ یَسْعٰی ثَلَاثَۃَ اَشْوَاطٍ وَیَمْشِیْ اَرْبَعًاثُمَّ یُصَلِّیْ سَجْدَتَیْنِ. (۸۳)

رسول اللہ ﷺ حج یا عمرہ میں میں جب پہلا طواف فرماتے تو پہلے تین چکروں میں رمل فرماتے اور باقی چار عام چال سے چلتے۔ پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرماتے۔

دوم: طوافِ افاضہ: یوم نحر (اور دو دن بعد تک) رمی، قربانی اور حلق کے بعد حج کا یہ طواف ادا کیا جاتا ہے۔ یہ طواف

بقیہ(۸۱) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۲، ص ۵۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۲۰۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۲، ص ۲۷

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۲۳۹

(۸۲) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۱۹

☆ رواہ مسلم عن ابن عمر، ج ۱، ص ۴۱

☆ رواہ ابوداؤدعن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۶۷

☆ رواہ الدارمی عن ابن عمرفی المناسک

☆ رواہ احمد، ۲، ص ۲۰

(۸۳) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر، ج ۱، ص ۲۶۷

حج کا رکن ہے۔اس کے ترک سے حج نہیں ہوتا۔البتہ تین دن (ایامِ نحر) سے تاخیر کے بعد دم لازم آتا ہے۔
عورتیں ایامِ مخصوصہ کی وجہ سے تاخیر کریں تو ان پر دم نہیں۔اس طواف میں نہ احرام ہوتا ہے نہ رمل، البتہ اس کے ساتھ سعی لازم ہے۔

سوم: طوافِ وداع: حج کرنے والا جب مکہ معظّمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایک طواف کرنا واجب ہے۔

اس طواف میں نہ احرام ہے، نہ رمل، نہ اضطباع، نہ سعی۔

اس کے ترک کرنے پر دم لازم ہوتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:

لِمَارَوٰی ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَالنَّاسُ اَنْ یَّکُوْنَ الطَّوَافُ اٰخِرَعَھْدِھِمْ بِالْبَیْتِ اِلَّااِنَّہٗ رُخِّصَ لِلْمَرْاَۃِ الْحَائِضِ.(۸۴)

لوگوں کو حکم دیا گیا کہ مکہ معظّمہ سے رخصت ہوتے وقت آخری کام طواف کریں۔ایامِ مخصوصہ کی حالت میں عورتیں اس سے مستثنٰی ہیں۔(۸۵)

﴿۶۱﴾ طواف میں رمل سنت ہے۔یہ صرف طوافِ قدوم کے ساتھ خاص ہے۔دیگر طوافوں میں رمل نہیں۔(۸۶)

﴿۶۲﴾ طوافِ قدوم میں اضطباع کرے، یہ سنت ہے۔دیگر طوافوں میں اضطباع نہیں۔اضطباع یہ ہے کہ طواف کرنے والا (حج کا ہو یا عمرہ کا) جب حجرِ اسود کے قریب پہنچے تو احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں کندھے سے

---

(۸۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج ۱، ص ۲۳۶
☆ رواہ مسلم عن ابن عباس، ج ۱، ص ۴۲۷
(۸۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۲، ص ۵۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۵
(۸۶) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۵
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۲۸

اتار کر بغل کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈال لے۔ دایاں کندھا ننگا کرلے۔ یہ اضطباع صرف طوافِ قدوم میں ہے۔ اس کے بعد کندھے پر احرام ڈال لے۔ اور پھر نفل ادا کرتے ہوئے اور سعی کرتے وقت اضطباع نہیں۔(۸۷)

﴿۶۳﴾ حج اور عمرہ کے علاوہ بیت اللہ کا نفل طواف جب چاہے کرے، دن ہو یا رات (حتیٰ کہ زوال کے اوقات میں بھی) طواف کرسکتا ہے۔ اس کے لئے کوئی وقت مکروہ نہیں۔ البتہ طواف کے نفل زوال کے اوقات میں نہ پڑھے۔ انہیں موخر کردے۔ حدیث شریف میں ہے:

لَاتَمْنَعُوْا اَحَدً بِهٰذَاالْبَيْتِ وَيُصَلِّىْ اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ.(۸۸)

بیت اللہ کا طواف کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے، کسی وقت بھی، کسی کو نہ روکو، خواہ دن ہو یا رات۔(۸۹)

﴿۶۴﴾ طوافِ نفل نماز نفل کی طرح نذر سے واجب ہوجاتا ہے۔(۹۰)

﴿۶۵﴾ طوافِ بیت اللہ کی چند شرطیں ہیں۔ کچھ ارکان ہیں، کچھ واجبات ہیں، کچھ سنتیں ہیں اور کچھ آداب (مستحبات) ہیں۔ ہر ایک نوع کی پابندی اس کی حیثیت سے ضروری ہے۔(۹۱)

﴿۶۶﴾ بیت اللہ کے طواف کی شرائط یہ ہیں۔

اول: طواف کے لئے نیت شرط ہے۔ طواف بیت اللہ عبادت مقصورہ ہے۔ ہر مستقل عبادت کے لئے نیت شرط ہے۔ نصوصِ شرعیہ سے یہ مسئلہ ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

دوم: طوافِ زیارت کے لئے محض طواف کی نیت کافی ہے۔

---

(۸۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۴

(۸۸) ☆ رواہ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم، ج ۱، ص ۲۶۷

☆ رواہ الترمذی (نحوہ) عن جبیر بن مطعم، ج ۱، ص ۱۳۷

☆ رواہ النسائی (نحوہ) عن جبیر بن مطعم، ج ۲، ص ۳۵

☆ رواہ الدارمی عن جبیر بن مطعم، ج ۲، ص ۹۷

(۸۹) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۵

(۹۰) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۸۹

(۹۱) ☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۱۹۰

فرض طواف کی نیت ضروری نہیں۔

سوم: شرائط میں سے حدثِ اکبر (بدن کی ناپاکی) اور حدثِ اصغر (بے وضو ہونا) سے طہارت بھی شرط ہے۔اور بدن، لباس اور جگہ کی طہارت بھی لازم ہے۔

جمہور کے نزدیک سترِ عورت بھی لازم ہے۔اگر برہنگی یا جنابت کی حالت میں طواف فرض کیا ہوگا تو ایک اونٹ کی قربانی واجب ہوگی اور بے وضو طواف فرض کیا تو کوئی سی قربانی لازم ہے۔

چہارم: طوافِ زیارت کی ایک ضروری شرط وقت بھی ہے، مقررہ وقت سے پہلے ادا نہیں کیا جاسکتا اور بعد از وقت بالاجماع قضاء فرض ہے اور بلا عذر موخر کیا تو ایک قربانی بھی لازم ہے۔طوافِ زیارت کا وقت یومِ نحر صبح سے لے کر بارہ ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔

پنجم: طوافِ زیارت کی شرائط میں ترتیب بھی واجب ہے۔قربانی اور حلق کے بعد ہی طواف زیارت کیا جائے گا۔

ششم: حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے۔لہٰذا طواف میں حطیم کے باہر سے طواف کیا جائے۔(۹۲)

﴿۶۷﴾ علماء کا اتفاق ہے کہ طواف مسجد کے اندر کرے۔مسجد کے اردگرد نہ کرے۔یہی طریقہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔اگر کوئی مسجد کے گرداگرد طواف کرے تو اسے بیت اللہ کا طواف نہیں کہا جاتا۔بلکہ طواف مسجد کہا جاتا ہے۔(۹۳)

﴿۶۸﴾ طواف میں سات چکر رکن ضروری ہیں۔ہر زمانہ میں ایسا کیا جانا ناقابلِ شک شہرت رکھتا ہے۔مشہور مستفیض روایات میں صراحت آئی ہے کہ چکروں کی تعداد نماز میں رکعتوں کی طرح ہے۔جس میں کمی بیشی ممکن نہیں۔(۹۴)

﴿۶۹﴾ حطیم کعبہ کا بھی حصہ ہے۔طواف کے اندر اس کو داخل کرلیا جائے۔(۹۵)

﴿۷۰﴾ اگر کسی نے طواف میں حطیم کو باہر چھوڑ دیا تو اس کا طواف ہوجائے گا،البتہ کفارہ میں ایک قربانی دینا ہوگی۔(۹۶)

---

(۹۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۹۰ تا ۱۹۸

(۹۳) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۹۵

(۹۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۹۵

(۹۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۹۵

(۹۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۱۹۶

﴿۷۱﴾ طوافِ زیارت کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر جائز ہے اور عذر نہ ہو تو پیدل طوافِ زیارت کرنا واجب ہے۔ جس نے بلا عذر سوار ہو کر طوافِ زیارت کیا تو جب تک مکہ میں ہے دوبارہ طواف کرنا ضروری ہے اور اگر دوبارہ طواف نہ کیا تو قربانی واجب ہے۔(۹۷)

﴿۷۲﴾ بغیر وقفہ کے مسلسل طواف با جماعِ علماء سنت ہے۔ اگر کوئی شخص طواف کا کچھ حصہ کر چکا ہو پھر کوئی جنازہ آجائے یا نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو طواف چھوڑ کر جنازہ اور نماز میں مشغول ہو جائے۔ فارغ ہو جانے کے بعد بقیہ طواف کو پورا کر لے۔(۹۸)

﴿۷۳﴾ طواف کے ہر سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی واجب ہے۔(۹۹)

﴿۷۴﴾ طواف کے آداب (مستحبات) حسبِ ذیل ہیں۔

اول: جب کعبہ پر نظر پڑے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے اور دعا کرے۔ کعبہ کو دیکھنے پر دعا کرنا مستحب ہے۔ اور وہ دعا جلد قبول ہوتی ہے۔

دوم: حجرِ اسود کو دونوں ہونٹوں سے چومے۔ بشرطیکہ دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر ممکن ہو۔ اگر چومنے پر قادر نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے چھو لے اور ہاتھوں کا بوسہ لے لے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ چوم لے۔

سوم: رکنِ یمانی کو صرف دائیں ہاتھ سے چھو لے۔

چہارم: رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

پنجم: طوافِ قدوم پہلے تین چکر لپک کر کرے۔ نیز اضطباع کرے۔ (چادر کا پلہ دائیں بازو کی بغل کے نیچے سے کر کے بائیں کندھے پر ڈال لے)۔

(۹۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۶، ۱۹۷

(۹۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۸

(۹۹) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۱۹۸

ششم: آخری چکر میں حجرِ اسود کو چوم کر یا اس کی طرف اشارہ کر کے ختم کرے۔

ہفتم: ہر طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس یا جہاں ممکن ہو دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان میں پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھے۔(۱۰۰)

﴿۷۵﴾ مسجدِ حرام میں موجود نمازی کے لئے لازمی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ حطیم کی طرف نماز پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔(۱۰۱)

☆☆☆☆☆

(۱۰۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۱۹۸، ۱۹۹

(۱۰۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

باب (۲۹۱)

احکام شرع کی تعظیم، حلال اور حرام جانور، بت پرستی اور جھوٹی گواہی

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

ذٰلِکَ وَمَنۡ یُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ وَاُحِلَّتۡ لَکُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ۝ (سورۃ الحج: آیت ۳۰)

بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کے لئے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے اور تمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے، سوا ان کے جن کی ممانعت تم پر پڑھی جاتی ہے۔ تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

حل لغات:

یُعَظِّم: تعظیم کرے تعظیم کا مفہوم یہ ہے کہ فلاں شے کے حقوق کی حفاظت کا علم۔ اس کی مراعات کو قائم رکھنا۔ اس کے حقوق کی رعایت کرنا۔ اس کے حدود کو قائم رکھنا۔ (۱)

(۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

حُرُمَاتِ اللّٰہِ : حُرُمَات جمع ہے حُرُمَۃ کی۔اسے تین وجہ سے پڑھا گیا ہے۔حُرْمَۃ،حُرُمَۃ اور حَرَمَۃ۔اس کا معنی ہے:ہروہ حق اللہ جس کی رعایت لازمی ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو۔ہروہ باحرمت شے جس کی بے حرمتی ممنوع ہو۔

ہروہ حکم جس کا بجالانا لازمی ہو اور ہروہ نہی جس کی مخالفت حرام ہو۔(۲)

''حرمات اللہ'' میں حج کے تمام مناسک،بیت اللہ،مسجدِ حرام،مکہ معظّمہ،مشعرالحرام،حرمت والے مہینے،احرام باندھنے والا جب تک احرام میں رہے،احرام اور ہروہ شے جس کا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انسان کو مکلّف فرمایا۔ اس میں فرائض،واجبات،سنّتیں،مندوبات،مستحبات،مکروہ اور حرام وغیرہ سب ہی داخل ہیں۔

تمام اوامر کا بجالانا اور نواہی کا ترک ''حرمات اللہ کی تعظیم'' ہے۔(۳)

(بقیہ ۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۰۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۷
☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۰۰
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج ۵،ص ۱۹۳
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج ۶،ص ۲۹
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۴۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۳۰۰
(۲) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی،ص ۲۴۳
☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۱۱۴
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)،ج ۱،ص ۹۵
☆ قاموس القرآن (اواصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم)للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی،مطبوعہ بیروت ،ص ۱۲۶
☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر ،ج۸،ص ۲۳۹
(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۲۱
☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۵۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۱۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۸۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۵
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۶۷

وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ :اورتمہارے لئے حلال کئے گئے بے زبان چوپائے۔اونٹ،گائے،بکری،مینڈھا میں ہرجنس کے نراور مادہ حلال ہیں۔(۴)

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ :سوا ان کے جن کی حرمت تم پر پڑھی جاتی ہے۔یعنی مردار، بہتا ہوا خون،سور کا گوشت،وہ جانور جسے ذبح کے وقت بغیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو،وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے،بے دھار کی چیز سے مرا ہوا،وہ جو گر کر مرا ہو،وہ جسے کسی جانور نے سینگ مار کر مارا،جسے کوئی درندہ کھا گیا ہو،بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا،پانسے ڈال کر بانٹا ہوا۔

(ان مذکورہ جانوروں کی تفصیل سورۃ المائدۃ،آیت:۳ میں گزر چکی ہے)

علاوہ ازیں جن کی حرمت احادیثِ صحیحہ صریحہ میں بیان ہو چکی ہے۔مثلاً کتا،بھیڑیا وغیرہ شکاری درندے اور شکار کرنے والے پرندے۔

یعنی جن جانوروں کی حرمت کا واضح بیان ہو چکا ہے وہ حرام ہیں۔اس کے علاوہ باقی جانور حلال ہیں۔(۵)

(بقیہ۳) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۳۱

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۲۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل و اسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۷

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۹۳

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۰

☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۴۲

(۴) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۰

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۰

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۴

اَلرِّجْسَ: ناپاکی، گندگی، پلیدی، قبیح کام، شیطان کا وسوسہ، خفیف حرکت، برے فعل پر عذاب الٰہی۔ رجس (گندگی) چار نوعیت کی ہوتی ہے:

اول: گندگی من حیث الطبع: طبعی طور پر جس کو گندگی تصور کیا جائے۔

دوم: من جہت العقل: جسے عقل برا سمجھے۔ مثلاً کفر۔

سوم: من جہت الشرع: جسے شریعت برا بتائے۔ مثلاً شراب، جوا۔

چہارم: من کل جہت: ہر طرح سے برا محسوس ہو۔ مثلاً مردار۔ (۶)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۷

(۶) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۸

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۳۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج۱، ص ۱۰۶

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۸، ص ۱۵۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۰۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۶۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۴۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۰

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۰

اَلْاَوْثَانِ: اَوْثَانٌ جمع ہے وَثَنٌ کی۔ بمعنی مورتی، بت، لکڑی، لوہے، چاندی وغیرہ کی مورتی، صلیب۔(۷)

آیتِ مبارکہ سے مراد یہ ہے کہ بتوں کی عبادت کے قریب بھی نہ جائے کہ وہ گندگی ہیں۔

یاد رہے کہ نجاست حکمی ہے۔(۸)

قَوْلَ الزُّوْرِ: جھوٹ، باطل، ہر وہ شے جو حق سے جدا ہو، باطل ہے، جھوٹی شہادت۔(۹)

شانِ نزول

دورِ جاہلیت میں لوگ حج کرتے تھے۔ لیکن ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں کو اس سے روکتے تھے۔ اپنے آپ کو حنیف کہتے تھے۔ یعنی دینِ ابراہیمی پر قائم۔ اس پر آیتِ مذکورہ نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ دینِ ابراہیمی پر قائم ہونا چاہتے ہو تو بت پرستی چھوڑ دو کہ یہ گندگی ہے اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو۔(۱۰)

---

(۷) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۴۴

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۴

(۸) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۱۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۴۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۰

(۱۰) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۱

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ' کا ہر حکم اور ہر نہی واجب التعظیم ہے۔تمام فرائض،واجبات،سنن،مستحبات کا بجا لانا اور مکروہات اور حرام امور سے اجتناب اس کی تعظیم ہے،فرائض کو فرائض کی حیثیت سے،واجبات کو واجبات کے طور پر،سنن اور مستحبات کو ان کی اپنی حیثیت سے جاننا اور ماننا،اسی طرح مکروہ کو مکروہ،حرام کو حرام جاننا اور ان سے اجتناب تعظیمِ شریعت اور تعظیمِ ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔اسی طرح کے حج مناسک کو بجالانا اور ان کی تعظیم اور حج کے منہیات (مثلاً حالتِ احرام میں شکار کرنا،عورتوں سے مباشرت) سے اجتناب اللہ تعالیٰ کے محترم احکام ہیں۔ان تمام امور کی رعایت اور پاسداری مومن پر فرض ہے۔(۱۱)

﴿۲﴾ حرمات اللہ کی تعظیم درحقیقت اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے اسی طرح مقبولانِ بارگاہِ قدس کی تعظیم بھی اللہ کی تعظیم ہے۔ لہٰذا مقبولانِ بارگاہِ قدس اور محبوبانِ بارگاہِ رب العزت جل مجدہ کی تعظیم بندۂ مومن پر فرض ہے۔(۱۲)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۵

☆ مختصر تفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۰

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۵

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۲۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۰

☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۲۸

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۳۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۴۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۶۷

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۶،ص۴۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۲۰۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۱۹۳

(۱۲) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۲۹

﴿۳﴾ جس طرح ہر حکم بجالانے پر ثواب ملتا ہے اسی طرح تمام منہیات سے رکنے پر بھی اجر کا مستحق ہوتا ہے۔ منہیات سے بالقصد رکنا باعث اجر ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں ''خَیْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ''اس پر نصِ صریح ہے۔ بندۂ مومن جس طرح شریعتِ مطہرہ کے احکام کو شریعت کے احکام سمجھ کر بجالاتا ہے اسی طرح شرع مطہر کی منہیات سے بالقصد منہیاتِ شرع سمجھ کر رکے رہے تاکہ اجر کا مستحق ہو۔ (۱۳)

﴿۴﴾ حرام اشیاء اور حرام جانوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے اذن سے اس کے رسول نے بیان فرمادیا ہے۔ ان میں مردار، بہتا ہوا خون، شراب، سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا، گلا گھونٹنے سے مرا ہوا، بے دھار کی چیز سے مرا ہوا، بلندی سے گر کر مرا ہوا، کسی درندہ کا مارا ہوا، بتوں کے نام پر ذبح کیا ہوا اور مُحرِم کا کیا ہوا شکار حرام ہیں، ان کے علاوہ درندے جانور اور درندے پرندے بھی حرام ہیں۔ ان کے سوا باقی جانور حلال ہیں۔ ان کا گوشت کھانا حلال ہے۔ ان کو حرام جاننا شریعتِ مطہرہ پر افترا ہے۔ حلال جانوروں کو حلال جاننا اور حرام جانوروں کا حرام جاننا بندۂ مومن پر فرض ہے۔ (۱۴)

نوٹ: حلال اور حرام اشیاء اور جانوروں کی تفصیل سورۃ المائدۃ آیت: ۱، اور ۳ میں گزر چکی ہے۔

---

(۱۳) ☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۲۴۱

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ، کوئٹہ: ج ۶، ص ۳۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۷

﴿۵﴾ حلال جانور اگر طبعی موت مرجائے تو وہ مردار ہے اور حرام ہے۔(۱۵)

﴿۶﴾ ہر حلال جانور کا گوشت ذبح یا نحر کے بعد حلال ہوتا ہے۔اسی طرح اضطراری حالت میں جب ذبح یا نحر نہ ہو سکے،شرعی طریقہ سے اس کے شکار سے اس کا گوشت حلال ہے۔(۱۶)

﴿۷﴾ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے۔اس کے سوا کوئی ذات یا شے خواہ کتنی ہی عظیم ہو یا قیمتی ہو،عبادت کے لائق نہیں۔اس کے سوا کسی اور کی عبادت شرک ہے اور شرک اکبرالکبائر ہے۔یہ وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی بھی نہیں معاف فرماتا،بت پرستی شرک اور گندگی ہے۔عقل اور شرع اس کی ممانعت پر متفق ہے۔بندۂ مومن پر فرض ہے کہ وہ بت پرستی سے بچتا رہے۔

یاد رہے کہ کسی معظم شے کی عبادت حرام اور شرک ہے اور اس کی تعظیم مطلوبِ شرع ہے۔عبادت اور تعظیم میں فرق نہ کرنا جہالت ہے۔(۱۷)

(بقیہ ۱۴) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۳۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۲۰۰

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص ۱۸۰

(۱۵) ☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلیمطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۰

(۱۶) ☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص ۱۸۰

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۴۷

(۱۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۲۸۴

☆ الجامع القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۵۳

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص ۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۲۸۶

☆ تفسیر البحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۶۶

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۲۱

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدینمحلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۷

﴿۸﴾ بتوں کی عبادت کی طرح صلیب کی تعظیم بھی ممنوع اور حرام ہے۔ حضور سید عالم ﷺ سے اس کی ممانعت صراحت سے ثابت ہے۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جو اسلام لانے سے پہلے عیسائی تھے اور اسی وجہ سے وہ اپنے گلے میں صلیب لٹکائے رکھتے تھے۔ اسی حالت میں بارگاہِ رسالت میں ایک مرتبہ حاضر ہوئے۔ وہ اپنا حال خود بیان کرتے ہیں:

اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ: یَاعَدِیُّ اَلْقِ ھٰذَاالْوَثَنَ عَنْکَ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَطْرِحْ عَنْکَ ھٰذَا الْوَثَنَ) (۱۸)

میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس وقت میری گردن میں سونے کی بنی ہوئی صلیب تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عدی! اس بت کو اپنے سے جدا کردو (اسے پھینک دو) (۱۹)

﴿۹﴾ بدن کی نجاست پانی سے دور ہوتی ہے۔ لیکن کفر و شرک کی نجاست ایمان اور توبہ سے زائل ہوتی ہے۔ کافر اگر حالتِ کفر میں منوں پانی بھی استعمال کرلے اس کی نجاست باطنی دور نہیں ہوتی۔ (۲۰)

﴿۱۰﴾ جھوٹ بولنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شرک کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ آیت زیبِ عنوان اس پر نصِ صریح ہے۔ احادیثِ طیبہ میں اس کی مذمت وارد ہے۔ (۲۱)

(بقیہ ۱۷) ☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۰

(۱۸) ☆ رواہ الترمذی عن عدی، ج ۲، ص ۱۵۸

(۱۹) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

(۲۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴
☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۳

(۲۱) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۴

﴿۱۱﴾ جھوٹ کی حرمت کے کئی مدارج ہیں۔سب سے بدترین اور اشد حرام وہ جھوٹ ہے جو اللہ تعالیٰ عزشانہ کی ذات، صفات، افعال اور اسماء سے متعلق ہو۔اسی طرح اس کے محبوبِ اعظم صادق ومصدوق اصدق الصادقین نبی رحمت ﷺ کی ذات وصفات سے متعلق جھوٹ بدترین جرم اور حرام ہے۔

یادرہے کہ جھوٹ جیسا قبیح فعل بندوں کے ساتھ متعلق ہوتو وہ حرام ہے پھر یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ اس کی نسبت ذات باری تعالیٰ وتقدس یا اس کے کسی نبی کی طرف کی جائے۔(۲۲)

﴿۱۲﴾ جھوٹی گواہی دینا حرام ہے۔جھوٹ کی طرح جھوٹی گواہی بھی گناہِ کبیرہ ہے۔قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کو شرک کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ایک حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُتَّکِاءً فَجَلَسَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ.(۲۳)

(بقیہ ۲۱) ☆ الجامع القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۶

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۶۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۱

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۴۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۴۲

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۱۹۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۰

(۲۲) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۱

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن ابی بکرۃ، ج ۲، ص ۸۸۴ (نحوہ)

☆ رواہ الترمذی عن ابی بکرۃ، ج ۲، ۱۴۸

☆ رواہ النسائی فی باب التحریم

☆ رواہ الدارمی عن عبداللہ بن عمرو (نحوہ)، ج ۲، ص ۲۵۱

☆ رواہ احمد، ج ۲، ص ۲۰۱، ۲۱۴

کبیرہ گناہوں میں سے بدترین گناہ یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ کہنا۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے حضورﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر آپ سیدھے بیٹھ گئے آپ نے اس ارشاد کو بار بار فرمایا۔ صحابہ کرام نے دل میں خیال کیا کہ کاش حضورﷺ اب خاموش ہو جائیں۔ (۲۴)

☆☆☆☆☆

---

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۲۸۵

☆ الجامع القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۵۴

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامه ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعه دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص ۱۸۱

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر،ج۳،ص ۲۱۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعه کراچی،ج۳،ص ۱۵۶

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف به بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبدالله بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۶۱

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان،ج۳،ص ۲۸۶

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت،ج۶،ص ۳۶۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ،کوئٹه،ج۶،ص ۳۰

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان،ج۱۷،ص ۱۴۸

☆ حاشیة الجمل علی الجلالین للعلامة ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعه کراچی،ج ۵،ص ۱۹۴

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی،ج۸،ص ۲۰۱

باب (۲۹۲)

﴿شعائر اللہ کی تعظیم، قربانی کے بعض مسائل﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

ذٰلِكَ ۗ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ ○ لَكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ○

(سورۃ الحج: آیات ۳۲، ۳۳)

بات یہ ہے اور جو اللہ کے نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔ تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقررہ میعاد تک، پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔

حل لغات:

شَعَائِر: شعائر جمع ہے اس کا واحد شَعِیْرَۃٌ یا شِعَارَۃٌ ہے۔ شَعِیْرَۃٌ کا معنی ہے: علامت، نشان۔(۱)

شعائر اللہ یعنی اللہ کے نشانوں سے مراد ہے: مناسکِ حج، ہدی (وہ اونٹ اور جانور جو قربانی کیلئے حرم شریف تک بھیجے جاتے ہیں)، مقاماتِ حج، صفا، مروہ، مزدلفہ، منیٰ، عرفات، رمی، سعی، حج کے فرائض و ارکان، دینِ خداوندی، شرائعِ دین، کتبِ الٰہیہ، ہر وہ شے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی یاد تازہ ہو جائے۔ ہدی کے

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۴۲۱

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۶۲

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۵۱

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۲۶۵

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۰۴

جانور کو ایک پہلو میں تیر سے زخم کر دیتے ہیں یا اس کے گلے میں چڑیا چھال کا ٹکڑا باندھ دیتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔(۲)

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ :اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے۔ اللہ کے نشانوں کی تعظیم نشانوں کے مختلف ہونے کے اعتبار سے مختلف نوعیت کی ہے۔

اول: ہدی اور اضحیہ کے جانوروں کو خوب موٹا تازہ کرو۔ انہیں خوبصورت بناؤ۔ قیمتی جانوروں کی قربانی کرو۔ جب یہ قربانی (ہدی یا اضحیہ) کے لئے نامزد ہو جائیں تو ان سے بلا ضرورت نفع حاصل نہ کرو۔ انہیں سواری نہ بناؤ۔

دوم: مناسکِ حج کو پوری احتیاط سے ادا کرو۔ حج کے شرائط ارکان اور آداب کا لحاظ رکھو۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربیمالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۲،ص ۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۷،ص ۱۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۲۰،۲۱۹

☆ تفسیر انوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص ۶۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۰۸

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۵۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۲۸۶

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۲۶۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطابع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۳۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۴۲۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۵۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص ۱۹۵

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص ۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص ۲۰۳

سوم: مقامات حج کا احترام کرو۔

چہارم: شریعت کے احکام پورے آداب سے ادا کرو۔

پنجم: جس شے میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی ہو اس کا ادب بجالاؤ۔

ششم: دین خداوندی کی مذکورہ یادگاروں کا پورا لحاظ رکھو۔کوئی ادب بھی ضائع نہ کرو۔(۳)

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى: تمہارے لئے چاپایوں میں منافع ہیں ایک مقررہ میعاد تک۔مقررہ میعادہ سے مراد جانوروں کو قربانی (ہدی یا اضحیہ) کے لئے نامزد کرنا ہے۔

منافع سے مراد ہے: دودھ حاصل کرنا، اون اتارنا، سواری کرنا، بچہ حاصل کرنا وغیرہ۔

---

(۳)
☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۵
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۸۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص۳۹۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۲۸۷
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۱۹
☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی،ج۲،ص۶۲
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۰۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۸
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۳۲
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۵،ص۴۲۹
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۳۱
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۰
☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۴۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۵
☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۳
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی ،ج۵،ص۱۹۵

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک تم جانور کو قربانی کے لئے نامزد اور مختص نہیں کر لیتے ان سے دودھ حاصل کر سکتے ہو۔ ان کی اون اور بالوں سے نفع لے سکتے ہو، ان پر سواری کر سکتے ہو۔ (۴)

مَحِلُّهَا: مَحِلٌّ سے مراد وہ جگہ یا وہ وقت جہاں یا جب ہدی کا جانور قربان کر دیا جائے۔ یعنی حدودِ حرم یا ایامِ نحر۔ (۵)

اَلْبَیْتِ الْعَتِیْقِ: آزاد گھر کا معنی ہے خانہ کعبہ لیکن اس سے مراد پورا حرم مراد ہے۔ قربانی چونکہ خانہ کعبہ میں نہیں کی جاتی بلکہ منیٰ اور حدودِ حرم میں کی جاتی ہے۔ اس لئے آیت زیبِ عنوان میں اس سے پورا حرم مراد ہے۔ (٦)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۵
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۸۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۲۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۳
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۲۶۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص ۴۳۰
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۴۴
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۵
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۶
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۲۰۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۲

(۵) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۷۸

(٦) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۳
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۸۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۷

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جانور جب قربانی (ہدی ہوخواہ اضحیہ) کے لئے نامزد کردیا جائے تو وہ واجب التعظیم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اب اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم واجب ہے۔ (۷)

(بقیہ۶) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۲۶۸
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران۔ ج۶، ص۴۴
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۵
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵
(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۴۲،
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۲۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۵۵
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۲۸۷
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۳۶۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص۴۲۹
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۹
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۶۲
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۱
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۰
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۱
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران ج۶، ص۴۴
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۵
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۳

﴿۲﴾ مناسکِ حج کی ادائیگی میں پوری احتیاط لازمی ہے کوئی رکن یا ادب ضائع نہ ہو۔ تاکہ حج، حجِ مبرور ہو جائے۔ (۸)

﴿۳﴾ قربانی کے لئے اس جانور کا انتخاب کیا جائے جو خوب فربہ ہو، حسین ہو، قیمتی ہو، رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک سو قیمتی اونٹوں کی قربانی فرمائی، ان میں ابوجہل کا وہ اونٹ بھی شامل تھا جس کی نکیل سونے کی تھی،

حدیث شریف میں ہے۔

اَھْدٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِائَۃَ بُدْنَۃٍ فِیْھَا جَمَلٌ اَحْمَرُ لِاَبِیْ جَھْلٍ فِیْ اَنْفِہٖ بُرَّۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ. (۹)

رسول اللہ ﷺ نے ایک سو اونٹ قربان فرمائے ان میں ایک اونٹ ابوجہل کا وہ بھی تھا جس کی نکیل سونے کی تھی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی قیمتی جانور قربانی کرتے تھے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بختی اونٹ کی قربانی کی، جس کی قیمت خریداروں نے تین سو دینار بتائی تھی۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

کُنَّا نُسَمِّنُ الْاَضَاحِیَ بِالْمَدِیْنَۃِ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُسَمِّنُوْنَ.

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ہم قربانی کے جانوروں کو خوب فربہ کرتے تھے۔ صحابہ

---

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۵
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۷
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۳
(۹) ☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۶۹، ۲۷۳
☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عباس
☆ رواہ الحاکم عن اسحٰق

کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی ایسا کرتے تھے۔(۱۰)

﴿۴﴾ قربانی (ہدی اور اضحیہ) کے جانور میں کوئی عیب نہیں ہونا چاہیے، صحیح وسالم الاعضاء ہو، اندھا، کانا، دبلا پتلا اور ایسا لنگڑا جو خود چل کر قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو، قربانی کے لئے جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کی اگلی یا پچھلی ٹانگ کٹی ہو، تہائی سے زائد کان کٹا ہو، یا دم کٹی ہو، یا آنکھ نہ ہو، یا لاٹ (دنبے کی چکی) کٹی ہو، تو ان کی قربانی بھی جائز نہیں۔ قربانی کے جانور کا صحیح اور سالم الاعضاء ہونا قربانی کی تعظیم ہے اور تعظیم واجب ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّي بِعَوْرَآءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا خَرْقَآءَ وَلَا شَرْقَآءَ (۱۱)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۵۵

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۸۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص ۴۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۲۸۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۲۰۳

(۱۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن علی، ج۲، ص ۳۲

☆ رواہ الترمذی عن علی، ج۱، ص ۲۱۶

☆ رواہ النسائی عن علی، ج۲، ص ۲۰۲

☆ رواہ ابن ماجہ عن علی، ج۴ ۲۳۴ (مختصراً)

☆ رواہ الدارمی عن علی، ج۲، ص ۱۰۶

☆ رواہ احمد، ج۱، ص ۹۵، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۳، ۱۴۹، ۱۵۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کے جانوروں کی آنکھیں اور کان دیکھ لیں کہ وہ بے عیب ہوں۔ اور اس جانور کی قربانی نہ کریں جو کانا ہو، یا اس کا اگلا پاؤں کٹا ہو، یا پچھلا پاؤں کٹا ہو، اور اس کا کان پھٹا ہو، اور چرا ہو۔ (۱۲)

﴿۵﴾ جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا خصی ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ یہ دونوں امور عیب شمار نہیں ہوتے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ اِشْتَرٰی کَبْشَیْنِ عَظِیْمَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْءَ یْنِ فَذَبَحَ اَحَدَھُمَا عَنْ اُمَّتِہٖ لِمَنْ شَھِدَ لِلّٰہِ بِالتَّوْحِیْدِ وَشَھِدَ لَہٗ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْاٰخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ (۱۳)

رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے تو دو عظیم، فربہ، سینگوں والے، سفید و سیاہ رنگ والے اور خصی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی اس امت کی طرف سے قربانی فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی گواہی دیتی ہو اور دوسرا مینڈھا اپنی اور اپنی آل کی طرف سے قربانی فرماتے۔ (۱۴)

﴿۶﴾ قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اگر اس میں عیب پیدا ہو جائے تو اس عیب والے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اس کی جگہ نیا بے عیب جانور قربانی کرنا لازم ہے۔ (۱۵)

﴿۷﴾ جانور کو قربانی کے لئے خریدنے یا قربانی کے لئے نامزد کر لینے کے بعد اس سے منافع لینا جائز نہیں۔ اگر دودھ

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹
(۱۳) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرہ، ص ۲۳۲
☆ رواہ الترمذی (مختصراً). ج ۱، ص ۲۱۶
☆ رواہ الدارمی (مختصراً) ج ۲، ص ۱۰۳
(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۳۶
(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۱۹

ہوتو اسے دوھ کر صدقہ کرنا لازم ہے۔اس کی اون اگر اتاری گئی تو اس کا صدقہ کرنا لازم ہے۔بغیر ضرورت اس پر سواری کرنا جائز نہیں۔یہ تمام اموراس کی تعظیم کے خلاف ہیں،البتہ اگر ضرورت ہواور کوئی اور سواری دستیاب نہ ہوتو سواری کرنا جائز ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا.(۱۶)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے جانور پر سواری کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اس پر ضرورت پڑھنے پر معروف طریقہ سے سواری کرلو جب تمہیں اس کی خاص حاجت ہو یہاں تک کہ تمہیں دوسری سواری مل جائے۔(۱۷)

---

(۱۶) ☆ رواہ مسلم عن جابر،ج ۱،ص ۴۲۶

☆ رواہ ابوداؤد عن جابر،ج ۱،ص ۲۵۲

☆ رواہ النسائی عن جابر،ج ۲،ص ۲۲

☆ رواہ احمد،ج ۳،ص ۲۷۱،۲۲۴،۲۲۵،۲۴۸

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۲۴۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۲۸۶

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج ۱۷،ص ۱۸۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج ۳،ص ۱۵۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج ۳،ص ۲۸۷

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۲۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج ۲۳،ص ۳۲

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج ۶،ص ۳۶۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج ۵،ص ۴۳۰

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۰۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج ۶،ص ۴۴

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج ۵،ص ۱۹۵

﴿۸﴾ قربانی کے جانور کو کرایہ پر دینا اور اس سے اجرت حاصل کرنا جائز نہیں۔ یہ تعظیم کے خلاف ہے۔(۱۸)

﴿۹﴾ قربانی کے جانور پر سواری کرنے یا بوجھ لادنے کے باعث اگر کوئی نقص پیدا ہو جائے تو اس نقص کے بدلے قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ احرام سے متعلق جتنی قربانیاں ہیں مثلاً ہدی، دم، دم جنایت، تمتع اور قران حج کے شکرانہ کی قربانی، دمِ احصار وغیرہ سب کا محلِ ذبح حرم ہے۔

(یاد رہے کہ حج یا عمرہ میں کسی واجب میں کمی یا ترک کے باعث جو قربانی کی جاتی ہے اسے دم یا دمِ جنایت کہتے ہیں اور جو حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں اگر کوئی دشمن روک لے اور حج یا عمرہ کرنے میں مانع ہو اس حالت میں جو جانور ذبح ہونے کے لئے حرم بھیجا جاتا ہے اسے دمِ حصار کہتے ہیں) ان سب قربانیوں کا مقامِ ذبح پورا حرم ہے۔ مکہ معظمہ ہو یا منیٰ وغیرہ سب حدود حرم ہیں۔

حدیث شریف میں ہے۔

وَقَفْتُ هٰهُنَا بِعَرَفَةَ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقَفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا بِجَمْعٍ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقَفٌ وَنَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنىٰ كُلُّهَا مَنْحَرٌ (۲۰)

عرفات میں میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفات کا تمام میدان وقوف کا محل ہے اور مزدلفہ میں میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ کا میدان وقوف کی جگہ ہے۔ منیٰ میں میں نے یہاں قربانی کی اور منیٰ کا تمام میدان ذبح کی جگہ ہے۔

نیز آیتِ مبارکہ میں اس کی صراحت ہے۔(۲۱)

(بقیہ ۱۷) ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۱۹۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۰۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۲

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۳

(۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۷

(۲۰) ☆ رواہ ابو داؤد عن جابر، ج ۱، ص ۲۷۵

(۲۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۳

﴿۱۱﴾ شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے اعمال میں سے ایک عمل ہے، قربانی کے جانور کو اخلاص سے فربہ کرو گے اور مہنگے داموں خریدو گے تو اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص ظاہر ہوگا۔ عبادات اور اعمالِ صالحہ سے مقصود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور تقوی کا حصول ہے۔ اس لئے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصودِ اصلی اور مطمع نظر ہونا چاہیے۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَايَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ۔(۲۲)

آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو، ایک کے سودے پر سودا نہ کرو، اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر خود ظلم کرتا ہے نہ اسے رسوا کرتا ہے، نہ اسے حقیر جانتا

(بقیہ ۲۱) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۵۸

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص۱۸۸

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت ۶، ص۲۶۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران. ۶، ص۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۰۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۷

(۲۲) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ، ج۲، ص۳۱۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ(مختصراً)، ج۲، ص۲۲

☆ رواہ احمد، ج۲، ص۲۷۷، ۳۶۰

☆ ......، ج۳، ص۴۹۱، ۱۲۵

☆ ......، ج۴، ص۶۶، ۹۶

☆ ......، ج۵، ص۲۴، ۲۵، ۷۱، ۷۹، ۸۱

ہے۔تقویٰ یہاں ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا۔آپ نے یہ کلمہ تین مرتبہ دہرایا۔آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔(۲۳)

﴿۱۲﴾ جس شے میں اللہ تعالیٰ کی نشانی ہو اس کا ادب بجالانا اور اس کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔لہٰذا ایسے نشانات کا ادب و تعظیم مسلمان پر واجب ہے۔ہدی کے جانور، قربانی کے جانور، صفا و مروہ، مزدلفہ، منیٰ، عرفات، بیت اللہ، مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، مسجدِ اقصیٰ، تمام مساجد، انبیاءِ کرام، سید الانبیاء، صحابہ کبار، اہل بیت اطہار، ان کے نشانات، اولیاء اللہ ان کے مزارات، قرآن مجید، کتب احادیث و تفسیر و فقہ، کتب دینیہ، عبادات، احکامِ شرعیہ وغیرہ سب شعائر اللہ ہیں، ان کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے۔ہر ایک کا ادب اس کی حیثیت سے مختلف ہے۔آیت زیب عنوان میں شعائر اللہ کو مطلقاً بیان کیا گیا ہے اور اس اطلاق میں مذکورہ بالا تمام امور اور اشیاء داخل ہیں۔(۲۴)

---

(۲۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۶
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان ۔ ۱۷، ص ۱۸۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی ۳، ص ۱۵۸
☆ تفسیر البحر المحیط ، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ۲، ص ۲۲
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۶، ص ۳۳۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۱
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۰
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۳

(۲۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۵
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۸۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۷

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

باب ہذا کے احکام کی تسوید، ترتیب اور تالیف ایامِ حج (۱۴۲۶ھ) کے دوران ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں اور شعائرِ اسلام کے صدقہ اسے قبول فرمالے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

(بقیہ ۲۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۱۹، ۲۲۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۳۲

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۵، ص۴۲۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص۲۶۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۲۶۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۳۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۰۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۱۵۰

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم، ایران۔ ۶، ص۴۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۲۰۳

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۲۶

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۱۹۵

باب(۲۹۳)

﴿قربانی اور اس کے بعض احکام﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

وَالۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰہَا لَکُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمۡ فِیۡہَا خَیۡرٌ فَاذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ عَلَیۡہَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتۡ جُنُوۡبُہَا فَکُلُوۡا مِنۡہَا وَاَطۡعِمُوا الۡقَانِعَ وَ الۡمُعۡتَرَّ ؕ کَذٰلِکَ سَخَّرۡنٰہَا لَکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ○

(سورۃ الحج آیت ۳٦)

اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے، تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو! ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے، پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ، ہم نے یوں ہی ان کو تمہارے بس میں دے دیا کہ تم احسان مانو۔

حل لغات :

اَلْبُدْنَ جمع ہے اس کا واحد بُدْنَۃٌ ہے۔

بَدَنَ (از باب نَصَرَ) بَدَنًا وبُدْنًا وبُدُوْنًا اور بَدُنَ (از باب کَرُمَ) بَدَانًا وبَدَانَۃً کا معنی ہے: فربہ بدن ہونا، موٹے بدن والا ہونا۔

بَدَانَةٌ وہ قربانی کا اونٹ یا گائے جو مکہ معظمہ میں ذبح کی جائے۔(۱)

شَعَائِرَ اللّٰهِ : شعائر اللہ سے مراد شریعتِ اسلامیہ کے نشانات وعلامات، اس کلمہ میں اضافت تعظیم اور شرف کے لئے ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ الفروق اللغوية مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكرى (م ۴۰۰ھ) مطبوعه كوئٹه، ص ۲۳۹

☆ تاج العروس ازعلامه سيدمرتضى حسينى زبيدى حنفى(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعه مصر، ج۹، ص ۱۳۶

☆ المنجد ازلوئيس معلوف ايسوعى، مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوى مسافرخانه كراچى، ص ۹۷

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوه والنظائرفى القرآن الكريم) للمفسر الحسين بن محمدالدامغانى، مطبوعه بيروت، ص ۶۵

☆ مفردات فى غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفهانى(۵۰۲ھ)مطبوعه كراچى، ص ۳۹

☆ مصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى، مولفه علامه احمدبن محمدعلى المقبرى الفيومى(م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۲۱

☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۲۳

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۸

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۵۹

☆ مختصر تفسير الطبرى ازعلامه ابوجعفربن محمدجريرالطبرى، مطبوعه دارالقرآن الكريم بيروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۱

☆ تفسيرانوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابوالخير عبدالله بن عمربيضاوى شافعى، ج ۲، ص ۶۲

☆ تفسيرالبغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸

☆ تفسيرالبحر المحيط، لمحمدبن يوسف الشهيربابى حَيّان الأندلسى الغرناطى(۶۵۴ - ۷۵۴ھ)مطبوعه بيروت، ج ۶، ص ۳۶۹

☆ تفسيرالكشاف للامام ابى القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشرى مطبوعه كراچى، ج ۳، ص ۵۹

☆ تفسير كبير ازامام فخرالدين محمدبن ضياء الدين عمررازى (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۳۵

☆ زادالمسيرفى علم التفسير للحافظ الامام ابى الفرج عبدالرحمٰن بن على ابن الجوزى (ت ۵۹۷ھ)مطبوعه پشاور ج ۵، ص ۴۳۲

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن از علامه على بن محمدخازن مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ مدارك التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارك ازعلامه ابوالبركات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ تفسيرجلالين ازعلامه حافظ جلال الدين سيوطى وعلامه جلال الدين محلى مطبوعه مكه مكرمه، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسيرروح البيان ازعلامه اسمٰعيل حقى(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مكتبه اسلاميه، كوئٹه، ج ۶، ص ۳۵

☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۵

☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى، پشاور، ص ۵۳۷

☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء الله پانى پتى عثمانى مجددى(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلى، ج ۸، ص ۲۰۷

(۲) ☆ تفسيرالبحر المحيط، لمحمدبن يوسف الشهيربابى حَيّان الأندلسى الغرناطى(۶۵۴ - ۷۵۴ھ)مطبوعه بيروت، ج ۶، ص ۳۶۹

☆ تفسيرالبغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى(م ۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸

صَوَآفّ: جمع ہے اس کا واحد صَافٌّ ہے۔ صَافٌّ کا معنی ہے:

ایک قطار میں ٹانگے رکھے ہوئے اونٹ، ایک ٹانگ بندھے ہوئے تین ٹانگوں پر کھڑے اونٹ۔ (۳)

وَجَبَتْ: وَجَبَ یَجِبُ وُجُوْبًا وَجِبَةً کا معنی اختلافِ صلہ سے مختلف ہے:

وَجَبَتِ الشَّیْءُ: ثابت ولازم ہونا۔

وَجَبَتِ الْحَائِطُ وَنَحْوُهٗ: دیوار کا زمین پر گرنا۔

وَجَبَتِ الرَّجُلُ: دن میں ایک ہی دفعہ کھانا۔

وَجَبَتِ الشَّمْسُ: سورج کا ڈوبنا۔

وَجَبَتِ الْعَیْنُ: آنکھ کا گڑھے میں بیٹھ جانا۔

---

(۳) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۹۹۰

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل الملقب با لراغب اصفہانی(۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۸۲

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۶، ص ۲۶۱

☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۴۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۲۸۹

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۷، ص ۱۹۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۵۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۴۳۲

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۹۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۲۲

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۰۹

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۳۶

☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۳۵

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص ۱۵۶

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۲۰۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۶۹

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۸

وَجَبَتِ الْقَلْبُ: دل دھڑکنا۔

وَجْبًا وُجُوْبًا: گرنا اور مرنا۔

آیت مبارکہ میں اس سے مراد گرنا ہے۔(۵)

اَلْقَانِعَ: قَنِعَ (از باب سَمِعَ) قَنْعًا قَنَاعَةً قَنْعَانًا کا معنی ہے جو کچھ حصہ میں آئے اس پر صبر کرنا، اسمِ فاعل قَانِعٌ کا معنی ہے قناعت کرنے والا، صبر کرنے والا، جو کچھ اس کے حصہ میں آئے اس پر صبر کرنے والا۔

نیز قَنَعَ (از باب نَصَرَ) کا معنی ہے سوال کرنا، اس باب سے اس کا معنی ہے: سوال کرنے والا۔(٦)

---

(۴) ☆ المنجد از لولیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۴۵
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۱۲
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۵۰۱

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۲
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۹
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۳۲
☆ لباب التاویل فی معالی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۲۶۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۶
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۹
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲

(٦) ☆ المنجد از لولیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۰۴۸
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۴۱۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۸۱
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۳۳۶
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۵، ص ۴۸۶

اَلْمُعْتَرّ: اِعْتَرَہٗ وبہٖ اِعْتِرَارًا کا معنی ہے بغیر سوال کے بخشش کے لئے آنا۔

عَرَّ (از باب نَصَرَ) عَرًّا کا معنی ہے: غمگین کرنا، سائل بن کر آنا۔

مُعَرَّۃٌ کا معنی ہے: گناہ، تکلیف، بدی، ڈانٹ، قصور، عیب، بری بات، سختی، گالی، غصہ سے چہرے کا رنگ بدل جانا۔

مُعْتَرٌّ کا معنی ہے: فقیر، بغیر سوال کے بخشش کے درپے ہونے والا۔ (۷)

شان نزول:

زمانہ جاہلیت میں لوگ قربانی کا گوشت نہیں کھاتے تھے، بلکہ قربانی کا خون بیت اللہ شریف کی دیواروں کے

---

(۷)
☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۸۴
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۸
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۲۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۳۹۱
☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۹۳
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۳
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۷، ص ۱۹۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۲۸۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۶۰
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۵، ص ۴۳۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۳۶۹
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۷
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۰۹
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۵، ص ۵۲

ساتھ مل دیتے تھے۔ان کی تردید کے لئے آیتِ کریمہ زیبِ عنوان نازل ہوئی۔(۸)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ بُدن کا اطلاق اونٹ اور گائے پر بھی ہوتا ہے، اس طرح قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) تین جنس کے جانوروں کی جائز ہے: اونٹ (نر ہو یا مادہ)، گائے (نر ہو یا مادہ)، بکری (نر ہو یا مادہ)، بھینس گائے کی جنس میں شمار ہوتی ہے اور مینڈھا، دنبہ (نر ہو یا مادہ) بکری کی جنس میں شمار ہوتا ہے۔لہٰذا اگر کسی نے بُدن (ڈیل دار فربہ جانور) کی نذر مانی اور اب اسے اونٹ میسر نہیں یا اس کے خریدنے پر قادر نہیں تو اسے گائے کی قربانی کرنا جائز ہے۔(۹)

﴿۲﴾ اونٹ کو کھڑا کر کے اس طرح نحر (ذبح) کیا جائے کہ اس کا اگلا بایاں پاؤں بندھا ہو، اگر اونٹ کو بیٹھا کر ذبح کیا جائے تو بھی جائز ہے، البتہ گائے اور بکری کو لٹا کر ذبح کیا جائے۔(۱۰)

---

(۸) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۹۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۲
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۷۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۸
☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۹۵

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۴۳
☆ الجامع الاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۵۹
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص۱۹۱
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۲۱
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۵۹
☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۵،ص۴۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۰۹
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۳۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۵
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص۱۵۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۹
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۸

﴿۳﴾ اونٹ کو نحر (ذبح) کرتے وقت نیزہ اس کے سینے کے قریب گردن میں چبھویا جائے اور کوہان کے قریب سے نکالا جائے۔(۱۱)

﴿۴﴾ جانور کو اللہ تعالیٰ کے مقدس نام پر ذبح کرنا فرض ہے۔ بوقتِ ذبح یوں کہے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۱۲)

﴿۵﴾ حج کرنے والے کے لئے جائز نہیں کہ وہ یومِ نحر (عید کے دن) طلوعِ فجر سے پہلے قربانی کرے، جب فجر ہو جائے تو رمی جمار کے بعد منیٰ میں قربانی کرے، البتہ دوسری قربانیوں (اضاحی) کو نمازِ عید پڑھ لینے کے بعد ذبح کرے، نمازِ عید پڑھنے سے پہلے قربانی جائز نہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ اونٹ اور گائے میں قربانی کے سات برابر حصے کئے جائیں، سات افراد برابر حصہ کے ساتھ اس قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں، سات افراد سے کم اس قربانی میں یوں حصہ دار ہو سکتے ہیں کہ ہر ایک ساتواں خریدے، مثلاً اگر پانچ افراد شامل ہوں تو ہر ایک ساتواں حصہ خریدے، باقی کے دو حصے ان شریکوں میں سے دو، دو حصے خریدے یا باقی کے دو حصے ایک ہی شریک خریدے، گویا ساتویں حصہ سے کم حصہ خریدنا جائز نہیں، البتہ بکری اور مینڈھے کی قربانی صرف فرد کی طرف سے جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

---

(۱۱) ☆ الجامع الاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۲،۶۱
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۸

(۱۲) ☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۷،ص ۱۹۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۲۸۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۲۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاھور،ج۳،ص ۲۰۹
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۰۹
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۳۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۳۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۵۶
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۲
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۰۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۶۲

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ نَشْتَرِکَ فِی الْاَضَاحِی اَلْبُدْنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْبَقَرِ عَنْ سَبْعَۃٍ.(۱۴)

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کی قربانی میں سات افراد شریک ہوں، اسی طرح گائے کی قربانی میں بھی سات افراد شامل ہوں۔(۱۵)

﴿۷﴾ نحر یا ذبح (قربانی کا جانور ہو یا عام جانور) کے بعد جانور کے جسم سے خون بہہ جائے اور اسی کی روح جسم سے نکل جائے اس کے بعد اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ جانور کی موت سے پہلے اگر حلال جانور کا ٹکڑا الگ کرلیا جائے تو اس کا کھانا جائز نہیں۔ آیت مبارکہ میں پہلو کے بل جانور کا گر جانا اسی کی موت سے کنایہ ہے۔

نیز حدیث شریف میں ہے:

مَا اُبِیْنَ عَنِ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھُوَ مَیْتَۃٌ.(۱۶)

زندہ جانور سے جو ٹکڑا الگ کرلیا گیا وہ مردار ہے (اس کا کھانا حلال نہیں)۔(۱۷)

﴿۸﴾ قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) کا گوشت قربانی کرنے والا خود کھا سکتا ہے، اپنے غنی احباب کو کھلا سکتا ہے، قربانی کا

---

(۱۴) ☆ رواہ مسلم، ج ۱، ص ۴۲۴

(۱۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۵۹

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۱۵۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۰۸

(۱۶) ☆ رواہ الحاکم / بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج ۷، ص ۸

(۱۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۶۰

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۰۲

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور، ص ۵۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۳۵

گوشت کھانا مستحب ہے،اس کے کھانے میں اجر ہے۔(۱۸)

﴿۹﴾ ہدی، حجِ تمتع وقران کی قربانی اور صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں قربانی کا گوشت خود کھانا اور فقراء و مساکین کو کھلانا مستحب ہے۔اگر قربانی کرنے والا سارا گوشت خود کھالے یا سارا گوشت مساکین کو کھلا دے تو بھی جائز ہے۔بخلافِ دم جنایات اور نذر کی قربانی کے گوشت کے کہ ان کا گوشت خود نہیں کھا سکتا، غنی لوگوں کو کھلانا بھی جائز نہیں یہ گوشت مساکین کو صدقہ کرنا واجب ہے۔(۱۹)

﴿۱۰﴾ مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں،ایک حصہ خود کھائے،دوسرا حصہ خویش واقارب کو اور تیسرا حصہ فقراء ومساکین کو دے۔(۲۰)

﴿۱۱﴾ قربانی (ہدی ہو یا اضحیہ) کا گوشت تین روز سے زیادہ مدت تک کھایا جاسکتا ہے،ایسا کرنا جائز ہے۔(۲۱)

﴿۱۲﴾ قصاب کو اجرت میں گوشت دینا جائز نہیں،قربانی کرنے کی اجرت اسے اپنی طرف سے دے،عمومی حصہ میں سے اسے گوشت دینا جائز ہے۔(۲۲)

---

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۶۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۲۰۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۵۷

(۱۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۶۳
☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج ۳،ص ۱۰۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۳۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۵۷

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان ج۳،ص ۲۴۵
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۲۹۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۲۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص ۵۳۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۷،ص ۱۵۷
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۷۰

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۴
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۲۳

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۴۵

﴿۱۳﴾ اگر کوئی نذر مانے کہ مجھ پر بدنہ (ڈیل دار جانور) واجب ہے، وہ جانور مکہ معظمہ یا اس کے علاوہ جہاں چاہے ذبح کرسکتا ہے، اور اگر نذر مانے کہ مجھ پر ہدی واجب ہے تو اسے جانور کو مکہ معظمہ میں ذبح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ "ہدی" وہ جانور ہے جسے حدودِ حرم میں ہی ذبح کرنا جائز ہے، بخلاف بدنہ کے کہ جہاں چاہے ذبح ہو سکتا ہے۔ (۲۳)

﴿۱۴﴾ ایامِ نحر میں قربانی کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ہاں محبوب ترین اعمال میں سے ہے۔ لہٰذا صاحبِ نصاب مسلمان کو چاہیے کہ ان ایام میں قربانی کرے، قربانی کے فضائل میں کثیر احادیث وارد ہیں۔ ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو:

مَا عَمِلَ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهَا لَتَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَظْلَافِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا. (۲۴)

قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا ابنِ آدم کے لئے سب سے زیادہ اللہ کے ہاں محبوب عمل ہے۔ روزِ قیامت یہ قربانی کے جانور اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت لائے جائیں گے۔ زمین پر خون گرنے سے پہلے قربانی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتی ہے۔ لہٰذا قربانیوں کو خوش دلی سے کیا کرو۔ (۲۵)

☆☆☆☆☆

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۴۳

(۲۴) ☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ ج ۱ ص ۲۱۵

☆ رواہ ابن ماجہ عائشۃ ص ۲۳۳

(۲۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۳۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران. ج ۵، ص ۴۸

باب(۲۹۴)

کامل ایمان والوں کے اوصاف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۝ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۝ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ ۝ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡوٰرِثُوۡنَ ۝ الَّذِیۡنَ یَرِثُوۡنَ الۡفِرۡدَوۡسَ ؕ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ۝ (سورۃالمؤمنون آیات ۱تا۱۱)

بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں، اور وہ کسی بیہودہ بات کی طرف التفاف نہیں کرتے، اور وہ کہ زکوۃ دینے کا کام کرتے ہیں، اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر، جوان کے ہاتھ کی مِلک ہیں، کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں

اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں، یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

حل لغات:

اَفْلَحَ: مطلوب میں کامیاب ہونا، کوشش میں کامیاب ہونا، کام کا درست ہونا، مراد پالینا۔

اَلْفَلَاحَ: کامیابی، خوش حالی، بقا، نجات، اذان میں کہا جاتا ہے: حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یعنی کامیابی اور نجات کے راستے پر آؤ۔

یاد رہے کہ فلاح کی دو قسمیں ہیں۔ دنیوی اور اُخروی۔

دنیوی: حیاتِ دنیا میں جو امور زندگی کو خوش گوار بنا دیتے ہیں ان میں کامیابی حاصل کرنا مثلاً غنٰی، عزت، شہرت وغیرہ۔

اُخروی: چار اشیا ہیں۔

☆ فنا کے بغیر بقا۔

☆ فقر کے بغیر غنٰی۔

☆ ذلت کے بغیر عزت۔

☆ جہالت کے بغیر علم۔(۱)

آیتِ مبارکہ میں فلاح سے مراد اُخروی نجات ہے، یہی مقصودِ حیات ہے۔ مطلوبِ مومن یہی فلاح ہے۔ دنیوی فلاح عارضی اور زائل ہونے والی ہے۔ اسی کو مقصود بنالینا خسارے کا کام ہے۔

(۱) ☆ المنجد ازلوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۴۲

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۸۵

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۶۳

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۳۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۱۹۹

اَلْمُؤْمِنُوْنَ :ایمان والے، ایمان اس شے کی تصدیق کا نام ہے جو دینِ مصطفیٰ ﷺ کی ضروریات سے ہو، مثلاً توحید، رسالت، آسمانی کتابیں، فرشتے، حشر، جزا، سزا وغیرہا۔(۲)

خَاشِعُوْنَ :خَشَعَ (از باب فَتَحَ) خُشُوْعًا کا معنیٰ ہے: فروتنی کرنا، عاجزی کا اظہار کرنا۔

اس سے خَاشِعٌ صفت کا صیغہ ہے۔ یعنی عاجزی کرنے والا۔

مختلف صلوں کے ساتھ اس کا معنیٰ مختلف ہے۔

خَشَعَ بِبَصَرِہٖ: آنکھ نیچی کرنا۔

خَشَعَ الصَّوْتَ: آواز کا پست ہونا۔

خَشَعَ الشَّمْسَ: سورج کا ڈوبنے کے قریب ہونا۔

خَشَعَ الْوَرَقَ: پتے کا مرجھانا۔

خَشَعَ الْاَرْضَ: بارش نہ ہونے کے باعث زمین کا خشک ہونا۔(۳)

آیت زیبِ عنوان میں اس سے مراد ہے: عاجزی کرنے والے، اظہارِ عجز کرنے والے، ڈرنے والے، تواضع کرنے والے، اپنے آپ کو پست قرار دینے والے، نظریں نیچی اور آواز پست کرنے والے، نماز میں اِدھر اُدھر التفات نہ کرنے والے، نمازی کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے دائیں کون ہے اور بائیں کون۔ سکون، حُسنِ ہیئت، سجدہ گاہ سے نظریں نہ ہٹانا، اپنے بدن کے کسی حصہ سے نہ کھیلنا، بے وجہ نہ کھجانا، نماز میں ایسی یکسوئی کہ دوسری طرف خیال نہ جائے اور زبان سے جو الفاظ ادا کر رہا ہے اس پر غور کرے، جائے نماز سے

---

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۶۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۷، ص۳

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۲

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۳۲۲

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص۱۴۸

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص۱۵۸

☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبداللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص۲۷۸

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج۱، ص۸۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۵، ص۳۱۸

نظر اِدھر اُدھر نہ ہٹے، دائیں بائیں نظر نہ گھمائے، کسی طرف مائل نہ ہو، انگلیاں نہ چٹکائے، کنکریاں جو زمین پر پڑی ہوں ان کو الٹ پلٹ نہ کرے، نماز کے نامناسب کوئی حرکت نہ کرے، کامل یقین اور پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا خشوع ہے۔(۴)

اَللَّغْوِ: ایسا فعل یا قول جس میں کوئی فائدہ نہ ہو۔ مثلاً کذب، گالی، مذاق، وقت کا ضائع کرنا، آخرت میں کام نہ آنے والا قول یا فعل بھی لغو ہے۔(۵)

---

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۵۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۰۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۹۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۸

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان ج۳،ص ۳۰۲

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۳۵۹

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۷۷

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شافعی،ج ۲،ص۶۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص ۳۹۵

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۱۲

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۶۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص ۳

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۷۷

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۲۵۴

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۷۷

(۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۵۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۸

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،۳،ص ۳۰۳

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۱۷۹

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص ۳۶۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۲۰

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۷۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص ۴

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص ۱۱۲

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص ۲۵۸

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ: یاشرعی باندیاں، جوان کے ہاتھ کی مِلک ہیں۔مَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ میں اگرچہ عمومی طور پر غلام اور باندیاں داخل ہیں مگر اس مقام پر اس سے مراد صرف شرعی باندیاں ہیں۔غلام اس میں شامل نہیں۔(۶)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ: تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔صنفی قربت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو عورتیں حلال کی ہیں۔منکوحہ بیوی اور شرعی باندی۔اُنْ دو کے علاوہ باقی تمام قسم کی صنفی قربت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔(۷)

اَلْفِرْدَوْسَ: وسیع باغ، جو تمام پھلوں کا جامع ہو، مراد جنت کا اعلیٰ مقام ہے۔(۸)

شانِ نزول: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ بلند کر لیتے تھے۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔اس کے بعد وہ ہمیشہ اپنی نگاہوں کو نماز کی حالت میں اپنی سجدہ گاہ پر رکھتے تھے۔(۹)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۷
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۰۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۸۰
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۸
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۶
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۶
☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۱۲
☆ الدرالمنثورازحافظ جلا ل الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۸۲
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۲۵۹

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۳
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۹

(۸) ☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۸۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۳،ص۷۰
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۳

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۵۲،۱۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۵
☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت ،لبنان،ج۱۸،ص۶

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ کامیاب مومن بننے کے لئے جن امور کی ضرورت ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

اوّل: نماز کا خشوع وخضوع سے ادا کرنا۔

دوم: بے فائدہ اور لغو امور سے اجتناب کرنا۔

سوم: زکوٰۃ کا باقاعدگی سے ادا کرنا۔

چہارم: سوائے اپنی منکوحہ عورتوں اور شرعی باندیوں سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنا۔

پنجم: امانتوں کو بحفاظت ادا کرنا۔

ششم: اپنے تمام معاہدوں کو پورا کرنا۔

ہفتم: اپنی نمازوں کو شرائط وارکان سمیت وقت پر ادا کرنا۔

مذکورہ بالا صفات کے حامل مومن آخرت کی یقینی کامیابی حاصل کریں گے۔ لہٰذا کامیابی کے لئے بندۂ مومن کو اِن صفات کا اپنانا لازم ہے۔(۱۰)

(بقیہ۹) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۳۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۰
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۷۷
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمیٰ قم، ایران، ج۶، ص۷۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۵۳

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۵۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۰۷
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۹۵
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۵
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۳۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۱۷۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۷۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲، ص۶۸
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص۳۵۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۰۲

﴿۲﴾ کامیابی اگرچہ دنیوی امور میں بھی مطلوب ہوتی ہے مگر حقیقی کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ کامل اُخروی فلاح یہ ہے کہ بالکل عذاب نہ ہو، نہ قبر میں، نہ حساب کے وقت، نہ حساب کی سختی ہو، نہ شدائدِ قیامت میں مبتلا ہو، نہ دوزخ میں داخل ہو، نہ پل صراط سے گزرنے میں تنگی ہو۔ خلاصہ یہ ہے موت سے لے کر جنت میں داخلہ تک مکمل نجات حاصل رہے۔ مرتبۂ قرب اور دیدارِ الٰہی امن سے نصیب ہو جائے اور مولیٰ کریم جل شانہ کی رضا حاصل ہو جائے۔ اس اُخروی کامیابی کے حصول کے لئے درجِ بالا امور پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔(۱۱)

﴿۳﴾ اہلِ سنت کا اجماع ہے کہ جو گناہ گار مومن توبہ کئے بغیر مر جائے وہ بالآخر جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ سزا دینے کے بعد جنت میں داخل فرمائے یا اپنے فضل سے اسے معاف کر دے یا کسی مقرب کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمادے۔

ویسے اس کا قانون یہ ہے کہ ہر کسی کو اس کے اعمال کی جزا سزا دے گا، گناہ گار اپنے گناہوں کی سزا پائیں گے۔ اسی کا ارشادِ کریم ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (سورۃ الزلزال آیات ۸،۷)

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھی برائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس لئے بندۂ مومن کو ربِ کریم کی رحمت کا امیدوار رہتے ہوئے اسی کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا رہنا فرض ہے۔(۱۲)

(بقیہ ۱۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ه)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۲، ص ۲۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ه)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ه)مطبوعه بیروت، ج۶، ص ۳۹۵
☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ه)مطبوعه مکتبه آیة الله العظمی قم، ایران، ج۲، ص ۷۷
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۲۵۴

(۱۱) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۲۵۴

(۱۲) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ه)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۸۲
☆ تفسیر صاوی ازعلامه احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ه)مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج۳، ص ۱۱۲
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ه)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۲۵۵

﴿۴﴾ خشوع نماز کے فضائل اور مکملات میں سے ہے۔اس کے بغیر اگرچہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر عنداللہ قبولیت یقینی نہیں۔لہٰذا نماز کو خشوع وخضوع سے ادا کرے تاکہ قبولیت بھی یقینی ہو۔(۱۳)

﴿۵﴾ نماز میں جو خشوع مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ یکسوئی سے نماز ادا کرے، زبان سے جو الفاظ ادا کر رہا ہے اس پر غور کرے، جائے نماز سے توجہ اِدھر اُدھر نہ ہٹے، دائیں بائیں نظر نہ گھمائے، کسی طرف مائل نہ ہو، انگلیاں نہ چٹخائے، کنکریاں جو نماز کی جگہ پڑی ہوں ان کو نہ ہٹائے، کامل یقین اور مکمل یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور تعظیم بجالائے۔نماز کے نامناسب کوئی حرکت نہ کرے۔ان اوصاف کی حامل نماز بندے کو قربِ الٰہی کی دولت سے سرفراز کر دیتی ہے۔مولا کریم ایسی نماز نصیب فرمائے۔

حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَزَالُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَ هُوَفِیْ صَلَاتِهٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَاالْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْهُ.(۱۴)

اللہ تعالیٰ بندے کی طرف برابر متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتا۔جب بندہ اِدھر اُدھر التفات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف سے توجہ پھیر لیتا ہے۔

ایک اور حدیث شریف ملاحظہ ہو:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: هُوَاخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ.(۱۵)

---

(۱۳) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۷۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۴

(۱۴) ☆ رواہ ابوداؤد عن ابی ذر،ج۱،ص۱۳۸

☆ رواہ النسائی عن ابی ذر،ج۱،ص۱۷۷

☆ رواہ الدارمی عن ابی ذر،ج۱،ص۳۹۰

☆ رواہ احمدعن ابی ذر،ج۵،ص۱۷۲

(۱۵) ☆ رواہ البخاری عن عائشۃ،ج۱،ص۱۰۴

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں التفات کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: یہ ایک جھپٹا ہوتا ہے جو شیطان بندے کی نماز میں سے اچک لیتا ہے۔(۱۶)

﴿۶﴾ نماز میں نمازی کی نظر اس کی سجدہ گاہ پر ہونی چاہئے۔ اس سے آگے پیچھے نظر گھمانا نماز کے حُسنِ ہیئت کو داغدار کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیْنَ اَضَعُ بَصَرِیْ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ: عِنْدَ مَوْضِعِ سُجُوْدِکَ یَااَنَسُ.(۱۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی نظر کہاں رکھوں؟ فرمایا: اے انس! اپنے سجدہ کی جگہ پر۔

دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں:

یَااَنَسُ اِجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدَ.

اے انس! نماز میں اپنی نظر وہاں رکھو جہاں تو سجدہ کرے گا۔(۱۸)

(بقیہ ۱۵) ☆ رواہ ابو داؤد عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۳۸
☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۰۳
☆ رواہ النسائی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۱۷۷
☆ رواہ احمد عن عائشۃ، ج ۶، ص ۱۶

(۱۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۵۵

(۱۷) ☆ رواالبیقھی فی السنن الکبری عن انس، ج ۲، ص ۲۰۳

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۲
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۰۸
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۲۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۲۰
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۶
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۷۸
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۵۹

﴿۷﴾ نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنا مکروہ اور خشوع کے خلاف ہے۔نماز کے علاوہ بھی کولہوں پر ہاتھ باندھنا متکبر لوگوں کا کام ہے۔اس سے اجتناب لازم ہے۔نماز کے دیگر چند مکروہات یہ ہیں۔انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا،سدل کرنا(سر یا کندھوں پر کپڑا ڈال کر لٹکا دینا) بلاوجہ آنکھیں بند کرلینا،بدن یا کپڑوں سے کھیلنا،آسمان کی طرف نگاہ کرنا وغیرہ۔حدیث شریف میں ہے:

اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَھْلِ النَّارِ.(۱۹)

نماز میں کولہوں پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کے آرام کی مانند ہے۔

یاد رہے کہ دوزخیوں کو آرام کہاں؟ مراد یہ ہے کہ دوزخی ایسا کرتے ہیں یا کریں گے۔(۲۰)

﴿۸﴾ لغو اور بے فائدہ کاموں سے بچنا کامل ایمان والے مومنوں کا شیوہ ہے۔جھوٹ،گالی گلوچ،بیہودہ مذاق، وقت ضائع کرنا سب فضول اور لغو کام ہیں۔

یاد رہے کہ بے فائدہ کاموں سے بچنا مومن کے لئے ضروری ہے تو مضر اور باطل کاموں سے بچنا بطریق اولیٰ لازم ہے۔مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ ہر ایسے کام یا قول سے اجتناب کرتا ہے جو آخرت میں کام نہ آئیں۔ حدیث شریف میں ہے:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَایَعْنِیْہِ.(۲۱)

---

(۱۹) ☆ رواہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ
☆ رواہ البقیھی فی سنن عن ابی ہریرۃ /بحوالہ جامع صغیر،ج ۱،ص ۲۱

(۲۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۳

(۲۱) ☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ
☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
☆ رواہ احمد عن الحسین بن علی
☆ رواہ الطبرانی عن الحسین بن علی
☆ رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی بکر
☆ رواہ الشیرازی عن ابی ذر
☆ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن علی بن ابی طالب
☆ رواہ الطبرانی فی الصغیر عن زید بن ثابت
☆ رواہ ابن عساکر عن الحرث بن ہشام/بحوالہ جامع صغیر،ج ۲،ص ۲۶۸

مومن کے اسلام کا حُسن یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو ترک کر دیتا ہے۔

لٰہذا بندۂ مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ آخرت پر پوری توجہ رکھے، بُرے اعمال، بُرے اقوال اور بُرے خیال سے بچے، مخاصمات کو ترک کر دے، بُری صحبت اختیار نہ کرے، مروت کے خلاف کام نہ کرے۔ (۲۲)

﴿۹﴾ زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ اسلام کے شرائط میں سے ہے۔

نوٹ: زکوٰۃ کی فرضیت اور اس کے احکام سورۃ البقرۃ آیت: ۴۳، سورۃ التوبۃ، آیت ۳۴، سورۃ التوبۃ، آیت ۶۰، اور سورۃ التوبۃ، آیت ۱۰۳، ۱۰۴، میں گزر چکے ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

﴿۱۰﴾ مرد اور عورت پر فرض ہے کہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، انہیں حرام کاموں سے بچائیں۔ مرد کے لئے اپنی منکوحہ بیوی اور شرعی باندی سے مباشرت جائز ہے۔ اس کے علاوہ ہر عورت یا مرد سے صنفی قربت حرام ہے۔ اپنی منکوحہ بیوی اور شرعی باندی سے مباشرت میں کوئی ملامت نہیں۔ یاد رہے کہ شرعی باندیوں اور غلامی کا وجود آج کے دور میں مفقود ہے۔ طویل زمانہ سے شرعی جہاد نہ ہوا کہ غلام اور باندیاں دستیاب ہوتیں اور اسلام نے اپنے بعض کفارات میں غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا۔ غلاموں کی آزادی کی ترغیب دی اور اس پر اجر کا وعدہ فرمایا، اس لئے عملاً غلاموں اور باندیوں کا وجود مفقود ہو چکا ہے۔ اس لئے اس دور میں صرف منکوحہ بیویوں ہی سے مباشرت جائز ہے۔ (۲۳)

---

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۳۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۷۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۰۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۷۹
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج۵، ص ۴۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبد اللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۰
☆ تفسیر جلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۱۲
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۹۵
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۶۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۴
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۸

﴿۱۱﴾ بعض حالات میں اپنی منکوحہ بیوی سے صنفی قربت وقتی طور پر حرام ہو جاتی ہے۔ مثلاً عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، روزہ کی حالت میں ہو، احرام کی حالت میں ہو، عورت کی دُبر میں وطی کرنا حرام ہے۔ کفارہ ادا کرنے سے پہلے ظہار والی عورت سے مباشرت حرام ہے۔ (۲۴)

﴿۱۲﴾ مشت زنی حرام ہے۔ مرد کے لئے دوسرے مرد سے اور عورت کے لئے دوسری عورت سے مباشرت حرام ہے۔ مرد کے لئے صرف اپنی منکوحہ بیوی سے وطی حلال ہے اور کسی طریقہ سے اخراجِ منی جائز نہیں۔ (۲۵)

﴿۱۳﴾ زنا، لواطت، بہائم سے وطی اور متعہ حرام ہے۔ صنفی قربت صرف خاوند اور بیوی کے درمیان جائز ہے۔ متعہ میں عورت بیوی کے حکم میں نہیں ہوتی۔ دونوں میں سے کوئی ایک دسرے کا وارث بھی نہیں بن سکتے۔ اس حالت میں اگر بچہ پیدا ہو تو وہ مرد کی اولاد میں شمار نہیں ہوتا۔ اسی لئے متعہ کی حرمت پر اجماعِ امت قائم ہے۔ (۲۶)

---

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۹۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۰۳
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۱۸۰
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۹۶
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۶۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۶
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۲۵۹

(۲۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۱
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۳، ص ۶۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۷

(۲۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۱۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۹۸
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۳۹

(۲۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۳
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۹۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۰۳
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۸۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۳۹

﴿۱۴﴾ تمام امانتوں کی حفاظت اوران کے اہل تک پہنچانا فرض ہے۔اسی طرح ہرنوعیت کے عہد کا ایفالازم ہے۔ان کا تعلق خواہ دنیوی امور سے ہو یا دینی امور سے۔اللہ تعالیٰ سے ہو، یارسول سے، یا بندوں کا آپس میں ہو۔ سب عہدوں اور معاہدوں کی حفاظت اور رعایت فرض ہے۔

نوٹ: امانتوں اور معاہدوں کے ایفا کے احکام سورۃ آل عمران آیت ۷۵، ۷۶،۷۷،سورۃ النساء آیت،۵۸،سورۃ المائدہ آیت ا،سورۃ الانفال،آیت،۲۷، میں تفصیل سے گزر چکے ہیں۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔(۲۷)

﴿۱۵﴾ نماز فرض ہو یا واجب،سنت ہو یا نفل، ہر نماز کو اس کے شرائط،ارکان،آداب کی پابندی کرتے ہوئے ادا کرنا فرض ہے۔فرض نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے۔نماز پنجگانہ،وتر،سنتیں،نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، نمازِ جنازہ ، نمازِ استسقاء ، سورج گرہن کی نماز ،چاند گرہن کی نماز،چاشت،اشراق،نمازِ

(بقیہ۲۶) ☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ـ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۷

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ،ایران،ج۶،ص۸۳

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور ج۵،ص۲۶۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۲۵۹

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۹۹

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۸!،ص۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۱۸۰

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۳۹

☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی ،ج۲،ص۶۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۲۱

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ـ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۳۹۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۶۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۱۲

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۱

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۲۶۰

اوابین، تہجد، نمازِ تسبیح، نمازِ حاجت وغیرہ تمام نمازوں کوآداب کے ساتھ ادا کرنا مطلوب شرع ہے۔

یاد رہے کہ فرض اور وتر نمازوں کی فرضیت اور وجوب الگ ہے۔ دیگر سنت اور نفل نمازوں کی حیثیت الگ ہے۔

نوٹ: نماز اور اس کے احکام قرآن مجید کی صدہا آیات میں موجود ہیں۔ چند احکام سورۃ البقرۃ آیت: ۴۳، سورۃ البقرۃ، آیات: ۲۳۸، ۲۳۹، سورۃ النساء آیت: ۴۳، سورۃ النساء آیات: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، سورۃ الانعام، آیت: ۱۶۲، سورۃ الاعراف آیات: ۲۹، ۳۰، سورۃ الاعراف آیات: ۴۱، ۲۰۴، سورۃ التوبۃ آیات: ۱۰۳، ۱۰۴، سورۃ یونس آیات: ۸۷، ۷۹، سورۃ ہود آیت: ۱۱۴، سورۃ الحجرات، ۲۴، سورۃ بنی اسرائیل آیت، ۱، آیات: ۷۸، ۷۹، آیت: ۱۱، وغیرہ میں ملاحظہ فرمالیں۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ فردوس جنت کا اعلیٰ ترین وسیع باغ ہے، اس میں ہر نوع کے پھل موجود ہیں۔ یہ باعمل مومنوں کی میراث ہے۔ حضور سیدِ عالم ﷺ نے مومنوں کو ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت طلب کرو تو جنت الفردوس کا رب کریم جل وعلا سے سوال کرو۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِذَا سَاَلْتُمُ اللهَ الْجَنَّةَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَعْلَى الْجَنَّةِ وَ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ. (۲۹)

---

(۲۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۱۱
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۰۰
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴، ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۳۹۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۲۱
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۳۹
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۹
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۸۱
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۸۴

(۲۹) ☆ رواہ احمد عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص ۳۳۹
☆ ونحوہ والترمذی

جب تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کروتو فردوس طلب کرو، کیونکہ وہ جنت کا اعلیٰ اور درمیانہ درجہ ہے۔ جنت کی نہریں اسی سے پھوٹتی ہیں۔ اس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے۔

اے ربِ کریم! ہم تجھ سے تیرے محبوب بندوں کے طفیل جنت الفردوس طلب کرتے ہیں۔ ان کی معیت میں ہمیں بھی جنت الفردوس نصیب فرما۔ آمین (۳۰)

☆☆☆☆☆

(۳۰) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۱ ۳

باب (۲۹۵)

﴿رزقِ حلال اور عملِ صالح﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○

(سورۃ المومنون: آیت ۵۲)

اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔

حل لغات:

اَلطَّیِّبٰتِ: جمع ہے طَیِّب کی، بمعنی پاکیزہ، اچھا، حلال، وہ شے جو حواس اور نفس کو لذت دے طیب ہے۔(۱)

صَالِحًا: جو شے شریعت نے واجب کی اس پر استقامت صلاح ہے۔ صالح وہ امور جنہیں شریعت نے واجب کیا ہو، اس پر استقامت اختیار کرنا۔(۲)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ طیب اور حلال کھانا شرع میں وہ ہے جس میں تین شرطیں ہوں۔

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۵۹

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۰۸

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۳۰۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۵۹

(۲) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۱۰

اول: جائز طریقہ سے حاصل کیا ہو۔

دوم: جائز مقدار تک کھایا جائے۔

سوم: جائز جگہ اور جائز وقت میں کھایا جائے۔

طلبِ رزقِ حلال میں ان شرائط کا ملحوظ رکھنا فرض ہے۔(۳)

﴿۲﴾ طیب وہ ہے جو حلال ہو، صافی ہو اور قِوام ہو۔

حلال وہ کہ اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔

صافی وہ کہ اس سے اللہ کو بھلا نہ دے۔

قوام وہ کہ جسم کو سلامت رکھے اور عقل کی حفاظت کرے۔

بندۂ مومن پر فرض ہے کہ حلال صافی اور قوام رزق حاصل کرے۔(۴)

﴿۳﴾ طیب انسان وہ ہے جو جہالت، فسق اور برے اعمال کی نجاستوں سے پاک ہو اور علم، ایمان اور محاسنِ اعمال سے مزین ہو۔

بندۂ مومن کو طیب ہونے کی صفات سے مزین ہونا لازم ہے۔(۵)

﴿۴﴾ رزقِ حلال کی طلب عبادات سے ہے۔ مومنوں کے علاوہ ربِّ کریم کے محبوب انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام کو بھی اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ رزقِ حلال وطیب کھائیں۔ حلال اسی وقت کھانا ممکن ہوتا ہے جب اس کی طلب کی جائے۔ حرام کھانے والے کی کوئی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ اس کی عاجزی سے کی ہوئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث شریف میں اس کی صراحت ہے:

---

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۰۸

(۴) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج۲،ص ۷۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جاراللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۹۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۴۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸،ص ۲۸۴

(۵) ☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفہانی(۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،ص ۳۰۸

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَآ اَیُّھَاالنَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَایَقْبَلُ اِلَّا طَیِّباً وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَالْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَبِهٖ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ :یٰٓاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْاکُلُوْامِنَ الطَّیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰاکُمْ وَذَکَرَالرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَآءِ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ (٦)

رسول اللہﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے، وہ پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وہ ہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا، فرمایا: اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو، میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں، اور (مومنوں سے) فرمایا: اے ایمان والو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اس سے جو ہم نے تمہیں دیا۔ پھر نبی اکرمﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا، جس نے طویل سفر کیا، پراگندہ بال اور غبار آلود، دونوں ہاتھ آسمانوں کی طرف پھیلائے دعا کررہا ہے، اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے، اور وہ حرام سے غذا دیا گیا ہے، اس کی دعا کیوں کر قبول ہو۔

لہٰذا بندۂ مومن کے لئے فرض ہے کہ وہ حلال طلب کرے، حلال کھائے، حلال پیئے، حلال پہنے، حلال ہی کو اپنی غذا بنائے۔ حرام کھانے، پینے، پہننے اور حرام اشیاء استعمال سے قطعی طور پر اجتناب کرے۔(٧)

(٦) ☆ رواہ مسلم عن ابی ھریرہ، ج ١، ص ٣٢٦
☆ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ، ج ٢، ص ١٤٤
☆ رواہ الدارمی عن ابی ھریرۃ، ج ٢، ص ٣٨٩
☆ رواہ احمد عن ابی ھریرۃ، ج ٢، ص ٣٢٨

(٧) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ٥٤٣ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ٣، ص ١٣١٦
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ٦٦٨ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ١٢، ص ١١٦
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ٣، ص ٢٣٧
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ٢، ص ٤٣
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ٣، ص ١٩٢
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ٥١٦ھ) مطبوعہ ملتان، ج ٣، ص ٣١٠

﴿۵﴾ ہر شے میں اصل اباحت ہے، شرع مطہر جب تک کسی شے کو حرام قرار نہ دے وہ مباح ہے۔ حرام وہ ہے جسے شرع نے حرام قرار دیا۔ لہٰذا جس شے کو شرع مطہر نے حرام نہ ٹھہرایا ہو، اسے حرام قرار دینا شرع مطہر پر افتراء اور خود حرام ہے۔ (۸)

﴿۶﴾ دعا میں ہاتھ بلند کرنا مسنون ہے، لہٰذا جب بھی دعا کرے ہاتھوں کو بلند کر کے کرے۔ (۹)

﴿۷﴾ حرام خور اس کا اہل نہیں کہ اس کی دعا قبول ہو، اسے حرام ترک کرنا فرض ہے، لیکن اللہ تعالیٰ مالک و مختار ہے، وہ چاہے تو اپنے لطف و کرم سے اس کی دعا قبول کر لے، لہٰذا گناہ گار کو بھی دعا کی قبولیت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ (۱۰)

﴿۸﴾ جب کسی مسلمان کا ظاہر حال صالح ہو، اس کے گناہوں (اگر ہوں) پر پردہ ہو تو اس شخص کا ہدیہ قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ فساد کا اگرچہ دور ہے لیکن بلاوجہ کسی مسلمان پر بدگمانی جائز نہیں، ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حسنِ ظن کا حکم ہے۔ (۱۱)

﴿۹﴾ پاکیزہ چیزوں کو بلاوجہ ترک کر کے رہبانیت اختیار کرنا جائز نہیں۔ پاکیزہ چیزوں کو کھانے پینے اور استعمال کا حکم تو انبیائے کرام کو بھی ہے اور وہ پاکیزہ اشیاء استعمال بھی کرتے رہے، انہی کا اسوہ مبارک ہے، ان کی راہ کا خلاف جائز نہیں۔ (۱۲)

(بقیہ۷) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۵، ص۴۷۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۳۹

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۶۲

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود، مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۲۶

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۹۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۲۸۴

(۸) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۳

(۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۱۷

(۱۱) ☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۸

(۱۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۴۳

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۸۸

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۴۰

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۱۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص۲۴۳

﴿۱۰﴾ مسلمان جب تک مکلف ہے اسے عملِ صالح کرتے رہنا فرض ہے، اعمالِ صالحہ اس سے ساقط نہیں ہوجاتے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بندہ جب غایت محبت میں پہنچ جاتا ہے، اس کا دل صاف ہوجاتا ہے، اس سے اعمالِ صالحہ ساقط ہوجاتے ہیں، اس کی عبادت صرف تفکر ہوجاتی ہے، یہ کہنا کلمہ کفر ہے۔ کیونکہ انبیائے کرام باوصف کمالِ محبت وعظمت کے اعمالِ صالحہ کے مکلف ہوتے ہیں، تو دیگر لوگوں سے اعمالِ صالحہ کیوں کر ساقط ہوسکتے ہیں۔ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا میں اس کا واضح بیان ہے۔ (۱۳)

﴿۱۱﴾ عملِ صالح کی قبولیت رزقِ حلال کے بغیر ممکن نہیں، اسی واسطے آیتِ مبارکہ میں اکلِ حلال کا ذکر عملِ صالح سے مقدم بیان ہوا ہے۔

عمل کی قبولیت کے طالب کے لئے حلال کھانا فرض ہے۔ (۱۴)

☆☆☆☆☆

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۸۷

(۱۴) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴. ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۰۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۰۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۴۰

باب (۲۹۶)

﴿بعد نماز عشاء بیدار رہنا اور گفتگو کرنا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ○ (سورۃ المؤمنون: آیت ۶۷)

خدمتِ حرم پر بڑائی مارتے ہو رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے حق کو چھوڑے ہوئے۔

حل لغات

بِهٖ سٰمِرًا: رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے ہو۔

سَمَرَ: (از باب نَصَرَ) سَمْرًا.

سَمَرَ الْعَيْنَ: گرم سلائی سے آنکھ پھوڑنا۔

سَمَرَ سَمَرًا وَّسُمُوْرًا: رات کو باتوں میں گذارنا اور نہ سونا۔

سَمَرَ: (از باب ضَرَبَ و نَصَرَ) . سَمَرَ اللَّبَنَ: دودھ میں پانی ملا کر اس کو پتلا کرنا۔

سَمَرَ الْخَمْرَ: شراب پینا۔

سَمَرَ الْمَاشِيَةَ: مویشیوں کا گھاس چرنا۔

سَمَرَ الْبَابَ: دروازہ کو میخ سے مضبوط کرنا۔

سَمِرَ: (از باب سَمِعَ) وسَمُرَ (از باب كَرُمَ) سَمْرًا وَّسَمُرَةً: گندم گوں ہونا۔

سَمَرَ: رات کو باتیں کرنے والا، رات کی تاریکی، چاند کا سایہ، یعنی وہ چیز جو چاندنی آنے سے مانع ہو۔

سَامِر: رات کو باتیں کرنے والوں کی مجلس۔(۱)

آیتِ مبارکہ میں اس کلمہ سے مراد یہ ہے کہ کفارِ مکہ بیت اللہ کے گرد جمع ہو کر بیہودہ باتیں کرتے تھے۔(۲)

تَهْجُرُوْنَ: حق کو چھوڑے ہوئے۔

هَجَرَهُ (از باب نَصَرَ) هَجْرًا وَّهُجُوْرًا : قطع تعلق کرنا۔

هَجَرَ الشَّیْءَ: چیز کو چھوڑنا۔

هَجَرَ زَوْجَتَهُ: بیوی سے الگ ہونا اور طلاق نہ دینا۔

هَجَرَ فِیْ مَرَضِهٖ اَوْ نَوْمِهٖ : بیماری یا نیند میں بکواس کرنا۔

هَجَرَ الْبَعِیْرَ: اونٹ کو پاؤں باندھنے کی رسی سے باندھنا۔

هَاجِر: نہایت عمدہ۔

هَاجِرَةُ: موسمِ گرما میں دوپہر کا وقت، سورج ڈھلنے سے عصر تک کا وقت، تیز گرمی۔

رَمَاهُ بِالْهَاجِرَاتِ : کسی کو شرمناک افعال سے متہم کرنا۔

هَاجِرِیٌّ: نہایت فائق، بہت عمدہ، معمار، شہری۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۵۸۸

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۴۲

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۷

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۱۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۷، ص ۴۹

هِجْرَةٌ: ترکِ وطن کرنا، دارِ کفر سے دارِ ایمان تک جانا۔

هَجُوْرِیٌّ: دوپہر کا کھانا۔

هِجْرَانٌ: انسان کا کسی کو ترک کردینا، بدن سے ہو یا زبان سے یا قلب سے۔

هَجَرَ: مدینہ طیبہ کے قریب ایک آبادی۔

هُجْوَیْرَةٌ: مصنفِ کشف المحجوب عارف باللہ امام ابوالحسن علی بن عثمان المعروف بہ داتا گنج بخش (مدفون لاہور) کا وطن۔ (۳)

آیتِ مبارکہ میں اس کلمہ سے مراد وہ بدبخت ہیں جو قرآن مجید، نبی اکرم ﷺ اور حق کو چھوڑے ہوئے تھے۔ (۴)

---

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۳۰۹

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفھانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۶

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۷۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۳۷

☆ تاج العروس ازعلامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۶۱۱

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۴

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۱۹۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشھیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ . ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۱۳

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۵۰

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۲۹۲

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۱

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۵۰

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۱۱

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۰۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۴۸

پس منظر:

قرآن مجید کا نزول جب شروع ہوا تو قریشِ مکہ اور مشرکین نے بطورِ عناد اس کا انکار کردیا، وہ راتوں کو بیت اللہ کے گرد جمع ہوتے، قرآن مجید کے خلاف بیہودہ بکواس کرتے، صاحبِ قرآن نبی اکرم ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے، کبھی کہتے کہ یہ شاعر ہے، کبھی کہتے یہ ساحر (جادوگر) ہے، کبھی کہتے یہ مجنوں ہے، اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو ایذائیں دیتے، انہیں سب وشتم کرتے، مشرکین مکہ اس تکبر میں مبتلا تھے کہ ہم اہلِ حرم ہیں، بیت اللہ کی خدمت کرتے ہیں، ہم سب پر غالب ہیں، کوئی ہم سے غالب نہیں، گویا وہ تین بڑے جرموں کے مرتکب تھے۔

اول: حق کا انکار۔

دوم: رات کو بیہودہ بکواس میں مشغول رہنا۔

سوم: تکبر۔

حق تعالیٰ جل مجدہ نے ان کی تردید اس آیتِ مبارکہ میں فرمادی ہے۔(۵)

(۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۱۲۴

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ۳،ص ۳۱۳

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۲۴۹

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاورج۶،ص ۴۸۳

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج۲،ص ۷۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳،ص ۳۲۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہورج۳،ص ۳۲۸

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۱۹۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۴۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۲۹۲

☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمیٰ قم ،ایران، ج۶،ص ۱۰۲

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص ۱۱۱

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸،ص ۴۹

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳،ص ۱۲۱

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اور اس کے محبوب رسول اکرم ﷺ پر تکبر کرنا کفر ہے اور عام مومنین کے ساتھ تکبر کرنا فسق اور حرام ہے، البتہ کفار کے مقابلہ میں تکبر کا اظہار ایمان ہے۔(۶)

﴿۲﴾ متبرک مقام پر بیٹھنا یا اس کی خدمت کا دعوی اسی کو نافع ہے جو ایمان سے متصف ہو، ورنہ یہ ساری کوشش بے سود ہے۔ مشرکینِ مکہ بیت اللہ کی خدمت کا دعویٰ کرتے اور اہلِ حرم ہونے پر فخر کرتے تھے، ان کے اس کردار کی اللہ تعالیٰ نے مذمت فرمائی ہے، جس کی وجہ ایمان سے خالی ہونا ہے۔(۷)

﴿۳﴾ نمازِ عشاء کے بعد رات کو ذکرِ الٰہی اور طاعتِ الٰہی پر مشتمل گفتگو کے علاوہ عام گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ وجہ کراہت یہ ہے کہ دیر تک باتیں کرتے رہنے سے صبح دیر سے بیدار ہوگا اور اس کی صبح کی نماز ضائع ہو جائے گی۔ ایسا کہنا بھی ممکن ہے کہ نمازِ عشاء پڑھنے سے اس کے دن کے نامہ اعمال میں آخری نیکی درج ہو اور وہ رات کو بیہودہ قصہ گوئی میں اسے بھی ضائع کردے۔ یوں بھی یہ فطرت کے خلاف ہے، رات اللہ تعالیٰ نے آرام اور دن کو معاش کے لئے بنایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ (سورۃ الفرقان: آیت ۴۷)

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے پردہ کیا اور نیند کو آرام، اور دن بنایا اٹھنے کے لئے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا(۸)

---

(۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۳۱۹

(۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص ۱۳۱۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۲۴

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج۳،ص ۴۲۹

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۲۹۲

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲،ص ۴۷

(۸) ☆ رواہ البخاری عن ابی برزہ، ج ۱،ص ۸۰

☆ ونحوہ رواہ مسلم عن ابی برزۃ، ج ۱،ص ۲۳۰

☆ رواہ النسائی عن ابی برزہ، ج ۱،ص ۹۱

رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونے کو اور بعد نماز گفتگو سے منع فرماتے تھے۔

ایک اور حدیث شریف میں معاشرتی زندگی کے راہنما اصول بیان فرمائے۔

اِیَّاکُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْأَةِ الرِّجْلِ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَایَدْرِیْ مَایَبِیْتُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ خَلْقِهٖ، اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَخَمِّرُوا الْاٰنَاءَ وَاطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ (۹)

نمازِ عشاء پڑھنے کے بعد گفتگو سے پرہیز کرو، کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو اس کے لئے کیا پیدا کیا ہے، رات کو دروازے بند کردو، مشکیزہ کا منہ باندھ دو، برتن ڈھانپ دو، چراغ بجھادو۔(۱۰)

(۴) نمازِ عشاء کے بعد بیدار رہنا اور گفتگو کرنا چند محمود مقاصد کے لئے جائز بلکہ مستحب ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔

اول: دینی تعلیم وتعلم۔

دوم: اہلِ علم کے ساتھ گفتگو۔

سوم: مجلسِ ذکر واذکار۔

چہارم: وعظ ونصیحت کی مجلس۔

پنجم: مہمان اور اہل وعیال سے جائز گفتگو کرنا۔

ششم: مسلمانوں کی اجتماعی حالت درست کرنے کے لئے مجلسِ مشاورت۔

ہفتم: اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت پر مامور عملہ۔

ہشتم: تیمارداری کے لئے۔

نہم: کسی غرضِ شرعی کے لئے۔

(بقیہ۸) ☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی برزۃ، ص ۵۱

☆ رواہ الدارمی عن ابی برزۃ، ج۲، ص ۳۹۲

☆ رواہ احمد عن ابی برزۃ، ج۴، ص ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۲۵

(۹) ☆ راوہ البخاری فی الادب المفرد عن جابر بن عبداللہ، ص ۳۱۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۴

نہم: کسی خیر کی انتظار میں بیدار رہنا وغیرہ۔

حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنْتَظَرْنَا النَّبِیَّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ حَتّٰی كَانَ شَطْرُ اللَّیْلِ یَبْلُغُهٗ فَجَآءَ فَصَلّٰی لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ (۱۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم نبی اکرم ﷺ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا، پھر آپ تشریف لائے اور ہمیں نمازِ (عشاء) پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: بے شک بعض صحابہ نماز پڑھ چکے ہیں اور تم جب تک نماز کی انتظار میں رہے نماز کا ثواب پاتے رہے۔ (۱۲)

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ ۶/ربیع الانور ۱۴۲۷ھ/ ۵/اپریل ۲۰۰۶ء بروز بدھ سورۃ المؤمنون کے شرعی احکام کی تسوید و تالیف کی تکمیل کے مراحل طے ہوئے۔

مولا کریم قرآن مجید کے بقیہ احکام کی ترتیب و تالیف مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ نبی الکریم ﷺ

☆☆☆☆☆

---

(۱۱) ☆ رواہ البخاری عن انس، ج ۱، ص ۸۴

(۱۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۲۶

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۹۳

17B

باب (۲۹۷)

﴿زنا، لواطت، ہم جنس پرستی، دیگر بدکاریاں

اور ایڈز سے حفاظت کی تدبیر﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا مِائَۃَ جَلۡدَۃٍ ۪ وَّ لَا تَاۡخُذۡکُمۡ بِہِمَا رَاۡفَۃٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلۡیَشۡہَدۡ عَذَابَہُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ (سورۃ النور آیت ۲)

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد، تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

حل لغات:

اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیۡ : جو عورت زنا کرے اور جو مرد زنا کرے، ان کلمات میں الف لام موصول کا ہے، یعنی جو عورت اور مرد بدکاری کر لیں۔ آیت کے اگلے حصے میں ان کی شرعی سزا کا بیان ہے۔

یاد رہے قرآن مجید کا عمومی اسلوب یہ ہے کہ جب وہ مرد اور عورت کو اکٹھا بیان کرتا ہے تو بالعموم مرد کا ذکر مقدم ہوتا ہے۔ آیت زیب عنوان میں اس کا خلاف ہے، اس کی وجہ مفسرین اور علماء نے یہ بیان کی ہے کہ زنا کا

داعیہ عورت میں زیادہ ہے۔ مرد سے عورت کی شہوت غالب ہوتی ہے اور اگر عورت مرد کو زنا کے لئے تمکین (قدرت) نہ دے، یہ فعل وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ اس لئے زانی عورت کا ذکر مقدم کیا گیا ہے۔ بخلاف اَلسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ میں کہ چوری کی جرأت عورت کی نسبت مرد میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں مرد کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

فَاجْلِدُوْا: کوڑے مارو۔ جَلَدَ (از باب ضَرَبَ) جَلْدَةً کوڑے مارنا۔ جِلْدَ: مضبوط، قوی، انسان کے جسم اور اس کے اعضاء، پوست، کھال۔(۱)

رَاْفَةٌ: بہت زیادہ مہربانی۔ رَاْفَةٌ سے مراد شدید مہربانی ہے اور یہ رحمت سے خاص ہے۔ کیونکہ رحمت بعض اوقات کسی مصلحت کے پیشِ نظر نہ چاہتے ہوئے کی جاتی ہے اور رَاْفَةٌ رحمت کا مبالغہ ہے اور خوش دلی سے کی جاتی ہے۔ نیز اس سے مقصد ازالۂ ضرر بھی ہوتا ہے۔ آیتِ مبارکہ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ میں اس کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔(۲)

طَآئِفَةٌ: لوگوں کی جماعت، ایک رائے و مذہب کے لوگ۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ مرد اور عورت اگر زنا کر بیٹھیں اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ کوڑے لگاتے وقت ان پر ترس نہ کرو کہ کم لگاؤ اور نہ تشدد کرو کہ زیادہ لگاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حد مقرر ہے۔ اگر تم ایمان دار ہو اور آخرت پر تمہارا ایمان ہے تو ایسا ہی کرو۔ جب بدکار عورت اور بدکار مرد کو سزا دی جا رہی ہو تو مسلمانوں کی ایک جماعت بطورِ عبرت وہاں حاضر رہے۔

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۱۹۸
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۹۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۵۲

(۲) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۲۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۸
☆ الفروق اللغویۃ مولفہ ابو ہلال الحسن بن عبد اللہ بن سہل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ کوئٹہ، ص ۲۲۱
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۱۳

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۷۵۸
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۱
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۴
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۶، ص ۱۸۵

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی طرف سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کاموں سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی ہو وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔ اور تعزیر وہ سزا ہے جو حاکم یا قاضی کسی جرم کے مطابق اپنی رائے سے دیتا ہے۔ یہ مقرر نہیں، گناہ کے بڑا ہونے یا چھوٹا ہونے کے باعث بدلتی رہتی ہے۔ اس مسئلہ کے دلائل آئندہ سطور میں آرہے ہیں۔

﴿۲﴾ زنا، جس میں حد واجب ہوتی ہے، یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ (شہوت والی) کے آگے کے مقام میں بطورِ حرام بقدرِ حشفہ دخول کرنا اور وہ عورت اس کی زوجہ ہو نہ باندی ہو نہ ان دونوں کا شبہ ہو، نہ شبہ اشتباہ ہو، وطی کرنے والا مکلّف ہو، گونگا نہ ہو، نہ مجبور کیا گیا ہو۔ یہ گناہ دارالاسلام میں واقع ہو۔ دبر میں جماع کرنا شرعاً زنا نہیں کہلاتا خواہ مفعول مرد ہو یا عورت۔ ایسا فعل لواطت کہلاتا ہے۔

یاد رہے کہ لواطت کے مسائل سورۃ النساء کی آیت:۱۶ کے احکام میں گزر چکے ہیں۔ (۴)

﴿۳﴾ علمائے ملت کا اتفاق ہے کہ اگر زانیہ اور زانی (العیاذ باللہ) آزاد، عاقل، بالغ اور کنوارے ہوں تو ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں۔ آیت زیبِ عنوان میں یہی حکم دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ حد شرعی نہیں۔ جس کا حکم سورۃ النساء (آیت ۱۵) میں وعدہ کیا گیا تھا وہ اس آیت میں بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ آیت تکمیلِ حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ ہاں اقامتِ حد کے بعد اگر حاکم یا قاضیِ وقت کی مصلحتِ عامہ کا تقاضا ہو تو وہ مجرموں کو شہر بدر کرنے کی سزا بھی

---

(۴) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۱۴۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳ ص۱۳۱، ۱۳۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۴

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۴

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۷۸

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۳۳۵

ے سکتا ہے۔اس کوتعزیر کہتے ہیں۔یہ ناجائز نہیں۔(۵)

﴿۴﴾ ☆ اگر زانیہ اور زانی شادی شدہ ہوں تو ان کو رجم کیا جائے گا (اتنے پتھر مارے جائیں گے کہ وہ مرجائیں)۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا اسی پر اجماع ہے۔ بعد کے علماء وائمہ کا بھی اسی پر اجماع ہے۔ رجم (سنگسار) کا حکم حدیثِ متواتر معنویہ سے ثابت ہے۔ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور حاتم طائی کی سخاوت تواترِ معنویہ سے ثابت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ بَعَثَ مُحَمَّدًاﷺ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا نَزَّلَ اللهُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَ عَقَلْنَاهَا وَ وَعَيْنَاهَا رَجْمَ رَسُوْلِ اللهِﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ. الحديث(٦)

---

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۵۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۴۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۸۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۶۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۳۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۷

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۴

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۷۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۳۱۹

(۶) ☆ رواہ البخاری عن عمر، ج۲، ص ۱۰۰۹

☆ رواہ مسلم عن عمر، ج۲، ص ۶۵

☆ رواہ ابوداؤد عن عمر، ج۲، ص ۲۵۸

☆ رواہ الترمذی عن عمر، ج۱، ص ۲۰۷

☆ رواہ ابن ماجہ نحوہ عن عمر، ص ۱۸۶

☆ رواہ الدارمی عن عمر، ج۲، ص ۲۳۳

☆ رواہ موطا عن عمر، ص ۷۱۷

بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب میں آیت رجم بھی نازل فرمائی (جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے لیکن حکم باقی ہے) ہم نے وہ آیت پڑھی ہے، اسے سمجھا ہے اور اسے یاد کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے مطابق سنگسار کیا ہے اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کروایا، جبکہ انہوں نے خود زنا کا چار مرتبہ اقرار کیا تھا۔

یہ حدیث کتبِ صحاح میں متعدد طریقوں سے مروی ہے۔ (۷)

حضور پاک ﷺ نے زمانہ حیاتِ ظاہری میں قبیلہ غامدیہ کی عورت کو سنگسار کرایا جب کہ اس نے خود حاضر ہو کر زنا کا اقرار کیا تھا۔

اسی طرح قبیلہ جہنیہ کی ایک عورت کو رجم کرایا۔ اس نے بھی زنا کا خود اقرار کیا تھا۔ (۸) حدیث شریف میں ہے:

لَا یُحِلُّ دَمُ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِنِّی رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِهِ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَةِ. (۹)

کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین وجہ سے (اس کا خون بہانا جائز ہے) قتل کے بدلے قتل، شادی شدہ زانی

---

(۷) ☆ رواه البخاری ومسلم عن ابن عباس
☆ رواه الترمذی وابن ماجه من حدیث ابی هریرة
☆ رواه البخاری ومسلم من حدیث ابوهریرة وابن عباس وجابر وغیره
(۸) ☆ رواه مسلم من حدیث عمران بن حصین
(۹) ☆ رواه البخاری عن عبدالله بن مسعود، ج ۲، ص ۱۰۱۶
☆ رواه مسلم عن عبدالله بن مسعود، ج ۲، ص ۵۹
☆ رواه ابوداؤد عن عبدالله بن مسعود، ج ۲، ص ۲۵
☆ رواه الترمذی عن عبدالله بن مسعود، ج ۱، ص ۲۰۱ (مِنْ اَوْجُهٍ کَثِیْرَةٍ)
☆ رواه النسائی عن عبدالله بن مسعود، ج ۲، ص ۱۶۵
☆ رواه الدارمی فی کتاب السیر
☆ رواه احمد، ج ۱، ص ۶۱، ۶۲، ۷۰..........

اور دین کو چھوڑ کر جماعتِ مسلمین سے الگ ہو جانے والا (مرتد)۔(۱۰)

﴿۵﴾ زانیہ اور زانی میں سے اگر ایک شادی شدہ ہو اور دوسرا غیر شادی شدہ تو شادی شدہ کو رجم کیا جائے گا اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے لگائیں جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مقدمہ میں یہی فیصلہ کیا تھا۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو شخصوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا: کتاب اللہ کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ کر دیجئے اور مجھے کچھ بولنے کی اجازت دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بیان کرو۔ اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدور تھا۔ میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگساری کی سزا دی جائے گی، میں نے سزا سے بچانے کے لئے بطورِ معاوضہ اس شخص کو سو بکریاں اور ایک باندی دے دی۔ پھر علماء سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا۔ اور اس عورت کو سنگسار کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔

اَمَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ ، اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا اِبْنُکَ فَعَلَیْہِ مِائَۃٌ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَ اَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدِ عَلٰی اِمْرَأَۃِ

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۴

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۴۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۶۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۴۲۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۷۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۳۴

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۱

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۳۶۵

هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجِمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِبْنِ خَالِدٍ(۱۱)

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مَیں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا۔ تیری بکریاں اور باندی تجھ پر لوٹا دی جائے گی۔ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال جلاوطن کردیا جائے گا۔ اور اے انیس (عورت کے قبیلے کا ایک فرد) تو صبح اس عورت کے پاس جا اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کردو۔ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کرلیا تو اسے رجم کیا گیا۔(۱۲)

﴿۶﴾ شادی شدہ زانیہ یا زانی کو سنگسار کرنے سے پہلے کوڑوں کی سزا نہیں دی جائے گی۔ حضرت زید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی مرویات ابھی پہلے گذر چکی ہیں کہ عورت کو سنگسار کرنے سے پہلے کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔(۱۳)

---

(۱۱) ☆ رواه البخاری عن ابی هریرة، ج ۱، ص ۱۰۷۸

☆ رواه مسلم عن زیدبن خالد، ج ۲، ص ۶۹

☆ رواه ابوداؤد عن ابی هریرة، ج ۲، ص ۲۶۲

☆ رواه الترمذی عن ابی هریرة وزیدبن خالد، ج ۱، ص ۲۰۷

☆ رواه النسائی عن ابی هریرة وزیدبن خالد، ج ۲، ص ۳۰۸

☆ رواه ابن ماجه عن ابی هریرة وزیدبن خالد، ص ۱۸۶

☆ رواه الدارمی فی الحدود

☆ رواه الموطافی الحدود

☆ رواه احمد، ج ۳، ص ۱۱۵، ۱۱۶

(۱۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۶

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۳۲۸

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبداللّٰه محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۴

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۱۴

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۳۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج ۶، ص ۴۲۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۱۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف به تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۶۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۳۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۷۹

﴿۷﴾ قرآن مجید میں ''اِحْصَانٌ'' متعدد معنوں میں استعمال ہوا ہے:

اول: نکاح: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ الآیة (سورۃ النساء آیت ۲۴)

اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں ہوں۔

دوم: آزادی: فَاِذَا اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَاعَلَی الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ. الآیة (سورۃ النساء آیت ۲۵)

جب وہ قید میں آجائیں پھر برا کام کریں تو ان پر اس سزا کی آدھی جو آزاد عورتوں پر ہے۔

اُحْصِنَّ سے مراد نکاح کر لینا اور اَلْمُحْصَنٰتُ سے مراد آزاد عورتیں۔

سوم: عفت: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ. الآیة (سورۃ المائدۃ آیت ۵)

اور پارسا عورتیں مسلمان اور پارسا عورتیں ان میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب ملی۔

اَلْمُحْصَنٰتُ میں عفت والی پاک دامن عورتیں مراد ہیں۔(۱۴)

﴿۸﴾ رجم کرنے کے لئے زانی اور زانیہ کا آزاد، عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اس نے صحیح طریقہ سے نکاح کیا ہو اور نکاح کے بعد زوجہ سے صنفی قربت بھی کر لی ہو۔ اس کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔ ان میں سے اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو رجم کا حکم جاری نہیں کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُحْصِنٍ(۱۵)

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں اور رجم کے لئے زانی کا محصن ہونا لازمی ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کا ارادہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع فرما دیا۔ اور فرمایا: اِنَّهَا لَا تُحْصِنُکَ.(۱۶)

---

(۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۰

(۱۵) ☆ رواہ اسحق بن راھویہ فی مسندہ

☆ رواہ الدارقطنی عن ابن عمر، ج ۲، ص ۱۴۸

☆ رواہ البیھقی، عن ابن عمر، ج۸، ۲۱۶

(۱۶) ☆ رواہ الدارقطنی

غیر مسلمہ سے نکاح کرنا تجھے محصن نہیں بنا سکتا۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر کسی آزاد، عاقل، بالغ مسلمان نے نابالغہ سے یا دیوانی سے یا کتابیہ عورت سے نکاح کرلیا اور قربت صنفی (جماع) بھی ہوگئی ہو تب بھی وہ محصن قرار نہیں پائے گا، اگر اس کے بعد زنا کرے گا تو قابلِ رجم نہیں۔ البتہ تعزیر کا مستوجب ہے۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر آزاد، عاقل، بالغ عورت نے کسی نابالغ یا دیوانے سے نکاح کرلیا اور جماعی قربت بھی ہوگئی، تب بھی وہ محصنہ قرار نہیں پائے گی، اگر اس کے بعد زنا کی مرتکب ہوجائے گی تو اس کو رجم نہیں کیا جائے گا۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ زانی مرد اگر عاقل ہے اور عورت پاگل تو حدِ شرعی مرد پر جاری ہوگی۔ اور اگر زانیہ عورت عاقل اور زانی مرد پاگل تو عورت پر حد جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ فعلِ زنا کا فاعل تو مرد ہوتا ہے، عورت تو محلِ زنا ہے۔ عورت کو زانیہ مجازاً کہا جاتا ہے حقیقت میں عورت تو مزنیہ ہوتی ہے۔ عورت کو جو زنا کی سزا دی جاتی ہے وہ صرف اس وجہ سے کہ اس نے مرد کو فعلِ زنا کی اجازت دی۔(۲۰)

---

(۱۷) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۳۳۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص ۱۱۴
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۶، ص ۴۲۸
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۲۱۲
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۶، ص ۸۰
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۳۹

(۱۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۲۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص ۲۱۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیر مدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج۳، ص ۳۳۴
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۳۳۱
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۶، ص ۴۲۸

(۱۹) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۳۳۳
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۳۹

(۲۰) ☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۳۳۴
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعه بیروت، ج۶، ص ۴۲۸

﴿۱۲﴾ اگر کسی نے اپنی حائضہ بیوی۔ سے، یا اپنی روزہ دار بیوی سے، یا حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئی بیوی سے صحبت کرلی ہو تو اس کو زنا نہیں کہا جائے گا۔ اس فعل قبیح پر حد جاری نہ ہوگی۔ کیونکہ ان تمام صورتوں میں کسی قدر ملکیت موجود ہے، ہاں ایسا کرنے پر گناہ گار ضرور ہوگا۔ اسے تعزیر کی جائے گی۔(۲۱)

﴿۱۳﴾ حاکم کے لئے بہتر ہے کہ مجرم کو شبہ کا فائدہ دے کر معاف کردے۔ ایسا کرنا عین تقاضائے شریعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے واضح ارشاد اس سلسلہ میں موجود ہیں۔ ایک حدیث میں ہے۔

اِدْرَءُ وْا الْحُدُوْدَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِذَا كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يَخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ.(۲۲)

جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ جب کسی مجرم کے بچاؤ کا راستہ پاؤ تو اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ حاکم کا معاف کرنے میں خطا کرنا اسے سزا دینے میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَئِنْ اُعَطِّلَ الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُقِيْمَهَا بِالشُّبُهَاتِ. (۲۳)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شبہات کی بنا پر حدود کو معطل کرنا میرے نزدیک شبہات کی بنا پر سزا دینے سے محبوب ہے۔

شبہ کی وجہ سے سقوطِ حد والی حدیث کو ساری امت نے قبول کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے جو اقوال اس سلسلہ میں مروی ہیں تو مسئلہ کا قطعی الثبوت ہونا واضح ہو جاتا ہے۔

حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے حضور نے ﷺ فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا، شاید تو نے چھولیا ہوگا، شاید تو نے دیکھ لیا ہوگا۔

---

(۲۱) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۲۵

(۲۲) ☆ رواہ الترمذی عن عائشۃ، ج ۱، ص ۲۰۶

☆ رواہ ابن ابی شیبہ عن عائشۃ، ج ۶، ص ۵۱۶

(۲۳) ☆ رواہ ابن ابی شیبہ بن عمر، ج ۲، ص ۵۱۴

لَعَلَّکَ قَبَّلْتَ اَوْغَمَزْتَ اَوْنَظَرْتَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لَا. الحدیث(۲۴)

گویا حضورﷺ نے زنا کے اقرار کے بعد حضرت ماعز کو اپنے اقرار سے لوٹ جانے کی درپردہ تلقین فرمائی۔تا کہ حد قائم کرنے میں شبہ پیدا ہو جائے۔اس کا فائدہ سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ اگر وہ حضورﷺ کے جواب میں ہاں کہہ دیتے تو جرم کے ثبوت میں شبہ ہو جاتا اور شبہ کی بنا پر حضورﷺ اسے چھوڑ دیتے۔

اسی طرح چوری کے ایک مقدمہ میں جو حضورﷺ کے سامنے پیش ہوا آپ نے چور سے فرمایا:

مَا اَخَالُکَ سَرَقْتَ(۲۵)

میرے خیال میں تو نے چوری نہیں کی

ایسا کرنا بھی شبہ کی بنا پر حد ساقط کرنے کے مترادف تھا۔(۲۶)

﴿۱۴﴾ شبہ دو طرح کا ہوتا ہے۔اول:شبہ اشتباہ

یعنی ایسا شبہ جو شبہ میں پڑنے والوں کے لئے تو ہوتا ہے اور جو شبہ نہ کریں ان کے لئے نہیں ہوتا۔ایسا شبہ اس وقت ہوتا ہے جب علت کی کوئی واقعی دلیل تو موجود نہیں ہوتی،لیکن مرتکب زنا اس چیز کو دلیل سمجھ لیتا ہے جو واقع میں دلیل نہیں ہو سکتی۔مثلاً جس عورت کو تین طلاقیں دے چکا ہے اور وہ ابھی عدت میں ہے،اس سے قربت کر لی،یہ سمجھ کر کہ ابھی حقوقِ نکاح باقی ہیں۔عدت کا نفقہ میں دے رہا ہوں اور عدت میں عورت کا نکاح کسی دوسرے سے ہو بھی نہیں سکتا،اس صورت میں اگر اس کو حرمتِ قربت کا علم نہیں ہے اور صحبت کر لی تو اگرچہ یہ فعل زنا ہوگا لیکن حدِ زنا جاری نہیں ہوگی اور اگر حرمتِ قربت کا علم رکھتے ہوئے ایسا کرے گا تو۔زنا

(۲۴) ☆ رواه البخاری عن ابی عباس ، ج۲،ص۱۰۰۸

☆ رواه احمد، ج۱، ص۲۳۸،۲۵۵،۲۷۰

(۲۵) ☆ رواه ابوداؤد عن ابی امیه مخزومی ، ج۲، ۲۵۴

☆ رواه النسائی عن ابی امیه مخزومی ، ج۲، ۲۵۴

☆ رواه ابن ماجه فی الحدود

☆ رواه الدارمی فی الحدود

☆ رواه احمد، ج۵، ص۲۶۲

(۲۶) ☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص۸۳

جاری ہوگی۔

دوم: شبۂ مِلک: یہ اس وقت ہوتا ہے جب واقع میں علت کی کوئی دلیل موجود ہو لیکن شبہ کرنے والے نے سمجھنے میں غلطی کی ہو۔ مثلاً جس عورت کو طلاقِ کنائی دی ہو اور وہ عدت میں ہو۔ اس سے طلاق دینے والے نے بغیر نکاحِ جدید کے قربت کر لی تو اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی، کیونکہ بعض فقہاء کے نزدیک طلاق کنائی دینے کے بعد حقِ رجوع باقی رہتا ہے، اسی طرح بغیر گواہوں کے نکاح کا مسئلہ ہے کہ بغیر گواہ منکوحہ سے قربت حدِ زنا کی موجب نہیں۔ خواہ وہ حرمت کا عقیدہ رکھتا ہو۔ (۲۷)

﴿۱۵﴾ جس عورت کے ساتھ نکاح حرام ہو اور کسی نے اس سے نکاح کر لیا اور صحبت بھی کر لی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی لیکن اس کو جرم کی سزا بہت سخت دی جائے گی۔ کیونکہ ہر عورت محلِ نکاح ہے اس نے عورت سے نکاح ہی کیا ہے، ہاں بعض عورتیں نکاحِ مخصوص کا محل نہیں ہیں، اس لئے ان سے نکاح باطل ہے، اس لئے شبہ پیدا ہو گیا۔ شبہ اسی کو کہتے ہیں جو حقیقت سے مشابہت رکھتا ہو۔ وہ حقیقت تو نہیں بن سکتا۔ پس شبہ نہیں چاہتا کہ کسی طور پر اس کی حلت ہو سکتی ہے۔ قطعاً حرام ہونے کی صورت میں بھی حلت کا شبہ ہو سکتا ہے اور جب شبہ پیدا ہو گیا تو یہ فعل زنا نہیں ہوا۔ اس لئے اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔ (۲۸)

﴿۱۶﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مردوں کی شہادت ضروری ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ عورتوں کی شہادت سے ثبوتِ زنا نہیں ہوتا اور چار سے کم مردوں کی شہادت بھی کافی نہیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآءِ كُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ الآية

(سورة النساء آیت ۱۵)

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں ان پر خاص اپنے میں سے چار مردوں کی گواہی لو۔ ایک اور آیت میں ہے:

(۲۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۲

(۲۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۸

لَوْ لَا جَآءُ وْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ الآية (سورة النور آیت ۱۳)

اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔(۲۹)

﴿۱۷﴾ زنا حرام اشد حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔اس پر شرعاً حد مقرر ہے۔دین اور دنیا میں خسارہ کا کام ہے۔رب تعالیٰ نے اسے شرک جیسے عظیم گناہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ارشادِ ربانی ہے:

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ٥ (سورة الشعرآء آیت ۶۸)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی، ناحق نہیں مارتے۔ اور بدکاری نہیں کرتے، اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔

حدیث شریف میں زنا کی قباحت یوں بیان ہوئی:

یَا مَعْشَرَ النَّاسِ اتَّقُوا الزِّنٰی فَاِنَّ فِیْهِ سِتُّ خِصَالٍ ثَلٰثٌ فِی الدُّنْیَا وَثَلٰثٌ فِی الْآخِرَةِ: اَمَّا فِی الدُّنْیَا فَیَذْهَبُ الْبَهَآءُ وَ یُوْرِثُ الْفَقْرَ وَیَنْقُصُ الْعُمُرَ وَاَمَّا فِی الْاٰخِرَةِ فَسَخَطُ اللّٰهِ وَسُوْءُ الْعَذَابِ وَعَذَابُ النَّارِ.(۳۰)

اے لوگو! زنا سے بچتے رہو، کیونکہ اس میں چھ خصلتیں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی خصلتیں یہ ہیں، کہ زانی کے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، زنا فقر (مفلسی) پیدا کرتا ہے اور عمر گھٹاتا ہے، آخرت کی خصلتیں یہ ہیں اللہ تعالیٰ کا غضب، برا عذاب، دوزخ کا عذاب۔اس لئے زنا اور اس کے مقدمات سے مسلمانوں کو بچتے رہنا لازمی ہے۔(۳۱)

﴿۱۸﴾ لواطت اور ہم جنس پرستی بھی حرام ہے۔''ایڈز'' جیسی نامراد مہلک مرض اسی سے پیدا ہوتی ہے۔حدیث شریف

(۲۹) ☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء اللّٰه پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص ۳۴۱

(۳۰) ☆ رواه عن حذیفه رضی اللّٰه عنه

(۳۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج۲۳، ص ۱۴۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامه ابو عبداللّٰه محمد بن احمد مالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۴۳

نے صدیوں پہلے اس کی نشان دہی اور حرمت بیان کردی۔ حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

اِذَا اَتَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَهُمَا زَانِيَانِ وَاِذَا اَتَتِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَهُمَا زَانِيَانِ. (۳۲)

جب مرد مرد سے صنفی قربت کرے تو دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے صنفی قربت کرے تو دونوں زانی ہیں۔

یادرہے کہ انسانی اعضا انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں، انسان اپنے اعضا کو بے محل استعمال کرنے کا مجاز نہیں، ایسے بدکار اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ وہ اپنے اعضاء کو استعمال کرنے میں ہر طرح سے آزاد ہیں، مولا تعالیٰ اس بے راہ روی سے محفوظ رکھے۔ (۳۳)

﴿۱۹﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مردوں کی ایک ہی مجلس میں بیک وقت شہادت ضروری ہے۔ اگر چار مردوں نے الگ الگ متفرق اوقات میں یا متعدد مجالس میں شہادت دی تو ثبوتِ زنا نہ ہوگا۔ اور شاہدوں کو تہمت لگانے والا قرار دیا جائے گا۔ ان کی شہادت واجب الرد ہوگی۔ کیونکہ ابتداء میں ایک گواہ یا دو یا تین مرد پیش ہوئے اس وقت نصابِ شہادت پورا نہ تھا۔ اور جب قلتِ تعداد کی وجہ سے ان کی شہادت رد ہوگئی تو دوبارہ صرف اس وجہ سے کہ چوتھا شاہد بھی آگیا اور اس نے شہادت دے دی تو رد شدہ شہادت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر گواہ آئے تو الگ الگ، پھر شہادت دیتے وقت سب جمع ہو گئے اور سب نے ساتھ شہادت دی تو بھی شہادت قبول نہ ہوگی۔ (۳۴)

﴿۲۰﴾ زنا کے اقرار میں چار بار چار مجلسوں میں اقرار کرنا معتبر ہے۔ اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرارِ زنا کیا تو ثبوتِ زنا نہ ہوگا۔ اس پر حد جاری نہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكِ الْاَسْلَمِيُّ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ

(۳۲) ☆ رواہ کنز العمال، ج۵، ص۱۳۱۰۳
☆ رواہ البیھقی عن ابی موسٰی
(۳۳) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۳۱
(۳۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۴۱
☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۱

نَفْسِیْ وَ زَنَیْتُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَرَدَّهُ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ زَنَیْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِیَةَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ اَتَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِهٖ بَأْسًا تُنْکِرُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ اِلَّا وَفِیَّ الْعَقْلِ صَالِحِیْنَا فِیْمَا نَرٰی فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمْ اَیْضًا فَسَاَلَ عَنْهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ وَلَا بِعَقْلِهٖ فَلَمَّا کَانَ الرَّابِعَةَ حُفِرَ لَهٗ حُفْرَةٌ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ.(۳۵)

حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں، میں نے زنا کیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کردیں، آپ نے اسے لوٹا دیا۔ اگلی صبح پھر وہ حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے، آپ نے اسے لوٹا دیا، آپ نے اس کی قوم کی طرف ایک آدمی بھیجا اور اسے فرمایا کہ قوم سے پوچھو کہ اس کی عقل میں فتور تو نہیں ہے کہ تم اسے ناپسند کرتے ہو۔ قوم نے جواب دیا ہم اسے کامل عقل والا اور صالح جانتے ہیں۔ ماعز تیسری بار آئے۔ آپ نے پھر اس کی قوم کی طرف آدمی بھیجا کہ اس کے بارے میں لوگوں سے دریافت کرو، لوگوں نے خبر دی اس میں کوئی خرابی نہیں ہے، اس کی عقل بھی درست ہے۔ پس جب وہ چوتھی مرتبہ حاضر ہوئے اور اقرارِ جرم کیا تو آپ نے اس کے لئے گڑھا کھدوایا پھر حکم دیا کہ اسے رجم کردو۔

حضور سیدِ عالم ﷺ نے حضرت ماعز کے چار مجلسوں میں چار بار اقرارِ جرم پر حد جاری فرمائی۔(۳۶)

﴿۲۱﴾ حاکم کے لئے مستحب ہے کہ اقرارِ زنا کرنے والے کو در پردہ اقرار سے لوٹ جانے کی ترغیب دے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے ان کے اقرارِ زنا کے بعد فرمایا: شاید تو نے بوسہ لیا ہو، شاید تو نے چھولیا ہو۔(۳۷)

---

(۳۵) ☆ رواہ مسلم عن بریدۃ، ج۲، ص۶۸

☆ ونحوہ ابن ابی شیبۃ، ج۶، ص۵۵۰

☆ ونحوہ ابن حبان عن ابی ہریرۃ

(۳۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۴۱

(۳۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۴۴

﴿۲۲﴾ زنا کا چار مرتبہ اقرار کرنے کے بعد حد جاری ہونے سے پہلے یا بعد حد جاری ہونے کے اقرار سے لوٹ آئے تو اس کا رجوع قبول ہے، اس سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اقرار کی رجوع کی خبر میں سچے جھوٹے ہونے کا احتمال ہے اور تکذیب کرنے والا کوئی شخص موجود نہیں۔ اس لئے اقرار کے بعد انکار سے شبہ پیدا ہو گیا اور حدود شبہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ ہاں جن مسائل میں حقِ عبد موجود ہو اور حقِ اللہ کے ساتھ بندے کا حق بھی موجود ہو تو اس صورت میں اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں۔ مثلاً قصاص اور تہمتِ زنا کی حد کا سقوط نہیں ہو سکتا۔ حضرت یزید بن منعم رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے واقعہ کی جو تفصیل بیان ہوئی ہے اس میں راوی کا یہ قول بھی موجود ہے کہ پتھر لگنے سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو جب چوٹ کی تکلیف محسوس ہوئی تو وہ تیزی سے بھاگ نکلے۔ سب مارنے والے پکڑ نہ سکے، صرف حضرت عبداللہ بن انیس نے حضرت ماعز کو پکڑ لیا اور اونٹ کے پاؤں کی ہڈی حضرت ماعز کے پھینک ماری، جس سے وہ ختم ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا اور گناہ معاف کر دیتا۔

حدیث شریف کے کلمات یوں ہیں۔

هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهٗ يَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَنْهُ.(۳۸)

﴿۲۳﴾ اگر مریض زنا کرے اور رجم کا مستحق ہو جائے تو اس کو رجم کر دیا جائے۔ بیماری کا عذر مانع نہ ہوگا۔ کیونکہ رجم کا مقصد ہی ہلاک کر دینا ہے۔ لیکن اگر زانی مریض سزائے تازیانہ کا مستحق ہے تو صحت یاب ہونے تک سزا کو ملتوی رکھا جائے، تاکہ سزا موجبِ ہلاکت نہ ہو جائے۔ اگر زانی مریض ایسے مرض میں مبتلا ہو جس سے صحت

(۳۸) ☆ رواہ ابوداؤد، ج۲، ص۸۵۸

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ

☆ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

☆ نحوہ رواہ احمد، ج۵، ص۲۱۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۴۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۳۴

یاب ہونے کی امید نہ ہو مثلاً سل کے مرض میں مبتلا ہو یا پیدائشی طور پر ضعیف ہو تو ایک ایسا گچھا جس میں سو تیلیاں ہوں، لے کر ایک مرتبہ اس گچھے سے اس کو اس طرح مارا جائے کہ ہر تیلی اس کے بدن پر پڑے۔

حدیث شریف میں ہے۔

قَالَ فَخُذُوْا لَهُ عِثْكَالًا فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً (۳۹)

ایک گچھا لو جس میں سو تیلیاں ہوں تو اسے ایک ہی مرتبہ مارو۔

قرآن مجید میں اس کی مثال حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ میں موجود ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۔ (سورۃ ص. آیت ۴۴)

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔ (۴۰)

﴿۲۴﴾ حاملہ عورت کو زنا کی سزا میں وضعِ حمل سے پہلے حدِ زنا نہیں ماری جائے گی، تا کہ پیٹ کا بچہ ہلاک نہ ہو جائے۔ اگر وہ سزائے تازیانہ کی مستحق ہو تو نفاس سے فراغت سے پہلے اس کو کوڑے نہ مارے جائیں۔ اور اگر نفاس میں مبتلا عورت کی سزا رجم ہو تو رجم کرنے میں اتنی تاخیر کی جائے کہ بچہ کو اس کی ضرورت نہ رہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ غَامِدِيَّه عورت کے رجم کرنے کو وضعِ حمل تک ملتوی کر دیا تھا۔ ایک انصاری نے اس کی ذمہ داری لی۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو انصاری نے آ کر اطلاع دی کہ بچہ پیدا ہو گیا ہے، فرمایا اس کو ابھی رجم نہ کرو، کیونکہ اس صورت میں شیر خوار بچہ رہ جائے گا اور کوئی دودھ پلانے والی نہ ہو گی، یہ سن کر ایک انصاری نے کھڑے ہو کر عرض کی:

فَقَالَ اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَارْجِمْهَا. (۴۱)

---

(۳۹) ☆ رواہ ابن ماجہ فی الحدود

☆ رواہ ابو داؤد، ج ۲، ص ۲۶۲

☆ رواہ احمد، ج ۵، ص ۲۲

(۴۰) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۳۷، ۱۳۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۴۵

(۴۱) ☆ رواہ مسلم عن بریدۃ، ج ۲، ص ۶۸

یارسول اللہ! اس کو دودھ پلانا میرے ذمہ ہے تو آپ نے فرمایا اب اس عورت کو رجم کردو۔ (۴۲)

﴿۲۵﴾ حدود کو نافذ کرنا حاکم یا اس کے مجاز قاضی کی ذمہ داری ہے ہر کوئی حد جاری نہیں کرسکتا۔ چونکہ حدود قائم کرنے میں بڑی احتیاط لازم ہے اور اگر ہر کوئی حدود جاری کرنا شروع کردے تو معاشرہ سے امن اٹھ جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر سے موقوفا اور مرفوعا مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ چار چیزیں حاکم کے اختیار میں ہیں۔ حدود، زکوۃ کی وصولی اور تقسیم، نمازِ جمعہ قائم کرنا اور مالِ فے (غنیمت) کا جمع کرنا اور تقسیم کرنا۔

البتہ باپ کو بیٹے پر، استاد کو شاگرد پر بطورِ تادیب تعزیر کا حق ہے۔ (۴۳)

﴿۲۶﴾ حاکم کے لئے جائز نہیں کہ جب حد اس کے سامنے ثابت ہو جائے تو رحم کرتے ہوئے اسے کم کردے یا غضب ناک ہوتے ہوئے اسے زیادہ کرے۔ ایسا کرنا اس کے لئے جائز نہیں۔ حاکم کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ سفارش یا لالچ یا دباؤ کے باعث حد کو ساقط کردے۔ البتہ حدود کا مقدمہ اگر حاکم تک نہ پہنچا ہو یا ابھی ثبوتِ جرم نہیں ہوا تو سفارش کرنا جائز ہے۔

آیت زیبِ عنوان کا صریح مفہوم یہی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، قریش کے لئے اس معاملہ نے بڑی پریشان کن کیفیت اختیار کرلی۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ کوئی رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کردیتا، سب نے کہا کہ سوائے اسامہ بن زید کے، جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں، اور کوئی اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں

(۴۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہر ۱۰ ہر، ج ۲۳، ص ۱۴۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۴۵

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۹

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۴۱

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۲۸

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۲

گذارش کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ کی قائم کردہ حد کے متعلق سفارش کر رہے ہو؟ پھر حضور اقدس ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنتِ محمد ﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ حدیث پاک کے کلمات یوں ہیں۔

اِنَّمَا اَهْلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَایْمُ اللهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا۔ (۴۴)

تم سے پہلے اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں کوئی بڑا چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا اس پر حد جاری کر دیتے۔ اللہ کی قسم اگر (حاشا وکلا) فاطمہ بنتِ محمد چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (۴۵)

﴿۲۷﴾ حد میں تازیانہ ایسے کوڑے سے مارا جائے جس کے سرے پر گھنڈی نہ ہو اور ضرب بھی درمیانی طور پر ماری جائے۔ ایسا نہ ہو کہ کھال کو ادھیڑ کر گوشت تک پہنچ جائے۔ کوڑا مارتے وقت ہاتھ کو بغل سے بلند نہ کرے۔ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ یُؤْمَرُ بِالسَّوْطِ فَیُقْطَعُ ثَمَرَتَهٗ ثُمَّ یُدَقُّ بَیْنَ حَجَرَیْنِ ثُمَّ

---

(۴۴) ☆ رواہ البخاری عن عائشة، ج ۱، ص ۴۹۴
☆ رواہ مسلم عن عائشة، ج ۲، ص ۶۴
☆ رواہ ابوداؤد عن عائشة، ج ۲، ۲۵۳
☆ رواہ ابن ماجه عن عائشة، ص ۱۸۶
☆ رواہ الترمذی عن عائشة، ج ۱، ص ۲۰۶
☆ رواہ النسائی عن عائشة، ج ۲، ص ۲۵۵
☆ رواہ الدارمی فی الحدود
☆ رواہ احمد، ج ۳، ۲۸۶، ۲۹۵
☆ ....، ج ۶، ص ۲۱۹

(۴۵) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۱۲
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۷۹
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۲۴۸
☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعه مکتبه فیصلیه، مکه مکرمه، ج ۳، ص ۱۲۸

يُضْرِبُهُ قُلْنَا فِيْ زَمَنِ مَنْ كَانَ هٰذَا قَالَ زَمَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.(۴۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی کو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا، پھر اس کی گرہ کاٹ دی گئی، پھر اسے دو پتھروں کے درمیان کوٹا گیا، پھر مارا گیا......ہم نے پوچھا یہ کس دور کی بات ہے؟ فرمایا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے دور میں ہوا۔

ایک اور حدیثِ مرفوع میں ہے۔

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ اَصَابَ حَدًّا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ دُوْنَ هٰذَا فَاُتِيَ مُنْكَسِرٌ مُنْتَشِرٌ فَقَالَ فَوْقَ هٰذَا فَاُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رَفَتَ يَعْنِيْ قَدْ لِيْنَ فَقَالَ هٰذَا.(۴۷)

نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس پر حد واجب تھی۔ایک نیا کوڑا لایا گیا۔آپ نے فرمایا اس سے کم درجہ کا لایا جائے۔پھر ایک اور لایا گیا جو ٹوٹا ہوا اور پراگندہ تھا۔آپ نے فرمایا اس سے عمدہ لاؤ۔پھر ایک اور کوڑا لایا گیا جو نرم تھا۔آپ نے فرمایا یہ ٹھیک ہے۔(۴۸)

﴿۴۸﴾ زنا کی حد تو سختی سے جاری کی جائے۔پھر اس سے کم سختی شراب کی حد مارنے میں کی جائے۔اور تہمتِ زنا کی سزا میں اور بھی نرمی سے کام لیا جائے۔کیونکہ ممکن ہے تہمتِ زنا لگانے والا واقع میں سچا ہو لیکن اپنے قول کو شہادت سے ثابت نہ کر سکا ہو۔شراب پینے میں حد میں غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا۔زنا کا جرم شراب خوری سے بڑا ہے، اس لئے اس کی سزا کو جاری کرنے میں بہت زیادہ سختی سے کام لیا جائے۔البتہ تعزیر کی ضرب سب سے شدید ہونی چاہئے۔(۴۹)

(۴۶) ☆ رواہ ابن ابی شیبۃ، ج۶، ص ۵۳۹

(۴۷) ☆ رواہ ابن ابی شیبۃ عن زید بن اسلم، ج۶، ص ۵۴۰

(۴۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۲۶

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۴۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۴۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۷۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۱۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۴

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۱۹

(۴۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۵۹

﴿۲۹﴾ کسی پر زنا کی تہمت لگانے اور شراب پینے کی سزا اسی کوڑے ہے۔(۵۰)

﴿۳۰﴾ ذمی کو زنا میں کوڑوں کی سزا دی جائے، رجم نہ کیا جائے۔(۵۱)

﴿۳۱﴾ کوڑوں کی سزا میں سوائے شرمگاہ، سر اور چہرے کے باقی تمام جسم پر کوڑے مارے جائیں۔(۵۲)

﴿۳۲﴾ تمام حدود اور تعزیر میں مرد کو کھڑا کر کے سزا دی جائے اور سوائے تہبند کے اس کے سارے کپڑے اتارے جائیں البتہ حدِ قذف میں کپڑے نہ اتارے جائیں۔ اور عورت کو بٹھا کر کوڑے مارے جائیں، اس کے کپڑے نہ اتارے جائیں، البتہ کوٹ بنیان وغیرہ اتار لئے جائیں۔(۵۳)

﴿۳۳﴾ لواطت کی کوئی حد مقرر نہیں۔ البتہ اسے سخت ترین تعزیر کی جائے۔ بلندی سے گرا کر مار دیا جائے۔ اس پر

بقیہ(۴۹) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۲۶
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۴۶
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۶۱
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۴
☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۴۲۹
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۱
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۱۱۷
☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۴۸
(۵۰) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۱۳۳
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۴۷
(۵۱) ☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۱۴۱
(۵۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۴۵
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۳
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۱۴۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۷۷
☆ الدرالمنثورازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ،ایران،ج۶،ص۱۱۷
(۵۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۴۵
☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر،ج۲۳،ص۱۴۵
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۷۷،۷۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۴۲
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۳

دیوار گرا کر مار دیا جائے، وغیرہ۔(۵۴)

﴿۳۴﴾ چوپائے کے ساتھ بدفعلی کرنے والے پر حد نہیں۔ مگر اسے تعزیر کی جائے۔ بہتر یہ ہے کہ چوپایہ ذبح کر کے دفن کر دیا جائے اور اس کا تاوان بدفعلی کرنے والے کے ذمہ ہوگا۔(۵۵)

﴿۳۵﴾ مردار کے ساتھ وطی کرنا، مشت زنی، عورتوں کا آپس میں صنفی قربت کرنے پر تعزیر ہے۔(۵۶)

﴿۳۶﴾ شہر بدر کرنے کا حکم صرف زنا کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ حاکم اگر مصلحت سمجھے تو ہر مفسد کو جلاوطن کر سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَعُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.(۵۷)

نبی اکرم ﷺ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کر دیا۔

جلاوطن کرنا حاکم کی رائے اور مصلحت پر ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر حد قائم کرنے کے بعد جلاوطن کر دیا جائے۔(۵۸)

﴿۳۷﴾ اگر کوئی حد میں مارا جائے تو اسے غسل اور کفن دیا جائے، نماز جنازہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔(۵۹)

☆☆☆☆☆

(بقیہ۵۳) ☆ الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران، ج۶،ص۱۱۷

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳،ص۱۲۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ، ج۶،ص۱۱۵

(۵۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۲۶۲

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص۴۲۸

(۵۵) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۴۷

(۵۶) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازھر، ج۲۳،ص۱۳۴

(۵۷) ☆ رواہ الترمذی عن ابن عمر، ج۱،ص۲۰۸

(۵۸) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازھر، ج۲۳،ص۱۳۵

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دهلی، ج۸،ص۳۲۵

(۵۹) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاهرہ ازھر، ج۲۳،ص۱۴۷

باب (۲۹۸)

زانی اور زانیہ سے نکاح کے احکام

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾

اَلزَّانِیۡ لَا یَنۡکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوۡ مُشۡرِکَۃً ۫ وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنۡکِحُہَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِکٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ (سورۃالنور: آیت ۳)

بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدعورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔

حل لغات:

لا یَنۡکِحُ: نکاح نہ کرے۔ نکاح کا اطلاق عقد اور وطی دونوں پر ہوتا ہے۔(۱)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ زانی فاسق اور خبیث ہوتا ہے، اس لئے پاک دامن نیک عورتوں سے نکاح کرنے کی اس کو رغبت نہیں ہوتی، اور زانیہ بھی فاسقہ اور خبیثہ ہوتی ہے، اس لئے نیک مردوں کو بھی اس سے نکاح کا ارادہ نہیں ہوتا، اخلاقی مشابہت اور عملی یکسانیت موجبِ الفت ہوتی ہے اور خلقی اختلاف باعثِ نفرت ہوتا ہے۔

شان نزول:

آیتِ مبارکہ کے شانِ نزول میں چند واقعات بیان ہوئے ہیں، جن کا مفہوم یہ ہے کہ نادار مسلمانوں نے

(۱) ☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۴۶۵
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۱۳۳
☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۵۰۵
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۲، ص ۲۴۲

امیر باغی اور زانی عورتوں سے نکاح کا ارادہ کیا تا کہ وہ عورتیں ان کی کفالت کر سکیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے سے روک دیا، اس پر آیت کا نزول ہوا۔(۲)

مسائل شرعیہ

﴿۱﴾ زانی مرد پاک دامن عورت اور زانیہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ آیتِ مبارکہ کا حکم منسوخ ہے، اس کی ناسخ آیت مبارکہ ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۔ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ (سورۃ النور: آیت ۳۲)

اور نکاح کرواپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا، اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

نیز دوسری آیت میں بھی ہر مسلمان مرد و عورت کو آپس میں نکاح کی اجازت دی گئی ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۔۔الآیہ

(سورۃ النسآء: آیت ۳)

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۶۲

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۳۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۱

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۸۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۱

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۸۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۵

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۵۰

نبی اکرم ﷺ سے زانی عورت سے نکاح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اول زنا کرنا حرام تھا اور اس سے نکاح کرنا حلال ہے۔ زنا حرام ہے نکاح حلال ہے اور حرام حلال کو حرام نہیں کر دیتا۔

اَلْحَرَامُ لَا يُحَرِّمُ الْحَلَالَ (۳)

حرام حلال کو حرام نہیں بنا دیتا۔

نیز آیت زیبِ عنوان کے منسوخ ہونے پر جمہور امت کا اجماع ہے۔ (۴)

﴿۲﴾ اگر شادی شدہ عورت کسی سے زنا کرے تو اس گناہ سے اس کا نکاح فاسد نہیں ہوتا اور نہ خاوند بیوی کے درمیان فرقت لازم آتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مسلمان نے اپنی بیوی کی شکایت بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں پیش کی، اس نے عرض کیا:

اِنَّ اِمْرَأَتِی لَاتَمْنَعُ یَدَلَامِسٍ فَقَالَ طَلِّقْهَا، قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهَا وَهِیَ جَمِیْلَةٌ ، قَالَ اِسْتَمْتِعْ بِهَا

---

(۳) ☆ رواہ الدارقطنی ابن عمر مرفوعاً، ج۳، ص۲۶۸

☆ رواہ الدارقطنی عن عائشة موقوفاً، ج۳، ص۲۶۸

(۴) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۵

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبد اللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۳

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۹۲

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۵۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۸، ص۸۴

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص۴۳۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۵

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۷

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص۱۲۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۴۵

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (م۴۳۷)، ص۳۵۹

وَفِیْ رَوَایَةٍ فَاَمْسِکْھَا(۵)

میری بیوی ہر چھونے والے کے ہاتھ کو روکتی نہیں۔آپ نے فرمایا:اسے طلاق دے دو۔اس نے عرض کی، میں اسے چاہتا ہوں،وہ خوبصورت ہے،تو آپ نے فرمایا،اس سے فائدہ حاصل کر۔ (ایک روایت کے مطابق تو اسے روک رکھ)

لہٰذا بدکار عورت کو طلاق دینا لازم نہیں۔(۶)

﴿۳﴾ اگر کوئی زانی کسی مسلمان عورت یا کتابیہ سے زنا کر لے تو استبرائے رحم کے بعد اس زانیہ سے نکاح جائز ہے، زانی بھی نکاح کر سکتا ہے اور دوسرا مسلمان بھی،البتہ زانی اپنی ہی مزنیہ سے استبرا سے پہلے جماع بھی کر سکتا ہے،جبکہ دوسرا مرد استبرائے رحم کا انتظار کرے گا۔(۷)

﴿۴﴾ مشرکہ عورت سے نکاح کی اجازت باجماع علماء منسوخ ہے،مشرکہ سے نکاح حرام ہے۔(۸)

﴿۵﴾ مرد اگر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو دونوں میں فرقت کردی جائے گی،عورت پر حدزنا جاری نہ ہوگی،اسی طرح

---

(۵) ☆ رواہ نحوہ ابوداؤد عن ابن عباس .ج ا ،ص۲۸۷

☆ رواہ النسائی عن ابن عباس. ج۲،ص۱۰۷

(۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۵

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاهور،ج۳،ص۳۳۵

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاهور،ج۳،ص۳۳۵

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۳

(۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۲

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ .ص۳۵۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴. ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،۶،ص۴۳۰

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۸،ص۷۴

☆ الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ،ص۳۶۰

عورت اگراپنے خاوند پر زنا کی تہمت لگائے تو بھی فرقت کردی جائے گی، مرد پر زنا کی حد نہ لگائی جائے گی۔(۹)

﴿۶﴾ دارالحرب میں اگرکوئی امان لےکر رہا ہےاوروہ وہاں زنا کا مرتکب ہوتواس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔(۱۰)

﴿۷﴾ بالغ مردنابالغہ سے زنا کرے یاعاقل مجنونہ سے زنا کرے یابیدارمردسوئی ہوئی عورت سے زنا کرے توہرصورت میں مرد پر حدِ زنا جاری ہوگی،عورت معذور ہے۔(۱۱)

﴿۸﴾ نکاح میں کفولازم ہے۔لہٰذا اگرکسی عورت کا نکاح ایسے مرد سے ہوگیاجوزنا سے شہرت رکھتا ہے تو عورت کونکاح باقی رکھنے یاتوڑنے کااختیار ہے۔(۱۲)

﴿۹﴾ فاسقوں اور بدکاروں کی مشابہت سے بچنا واجب ہے۔(۱۳)

﴿۱۰﴾ بروں کی صحبت برائی لاتی ہے،اس لئے بروں کی صحبت سے اجتناب لازم ہے۔(۱۴)

☆☆☆☆☆

(۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۲۶۷

(۱۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۵۴

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص۱۵۱

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۳۰

(۱۲) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ،پشاور،ص۵۴۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۸۵

(۱۳) ☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۴۳۰

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی ،ج۵،ص۲۶۷

(۱۴) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۷

باب (۲۹۹)

﴿قذف اور اس کی سزا﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ج وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ج فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ o

(سورۃ النور، آیات ۴، ۵)

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حل لغات :

یَرْمُوْنَ :رَمٰی (از باب ضَرَبَ) رَمْیًا۔ اعیان مثلاً تیر اور پتھر میں اس کا معنی ہے پھینکنا، اور قول میں اس کا معنی ہے گالی دینا، زنا کی طرف نسبت کرنا۔(۱)

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۳۸۱
☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۲۰۳
☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۱۶
☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظار فی القرآن الکریم) للمسفر الحسین بن محمد الدامغانی۔ مطبوعہ بیروت، ص ۲۱۰
☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱۰، ص ۱۵۶

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد کسی کو صراحت کے ساتھ زنا کی تہمت لگانا ہے۔(۲)

اَلْمُحْصَنٰت: حَصُنَ (از باب کَرُمَ) حَصَانَةً۔ محفوظ ہونا، مضبوط و مستحکم ہونا، عورت کا پاک دامن ہونا۔

اَحْصَنَ: عورت کا شادی شدہ ہونا، پاک دامن ہونا، اَحْصَنَ الرَّجُلُ: مرد کا شادی شدہ ہونا، (صفت مُحْصِنٌ)(۳)

حِصْنٌ کا لغوی معنی ہے قلعہ، وہ بلند مکان جس پر چڑھنا آسان نہ ہو، مرد اور عورت جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت اس طرح کی کہ ہر لحاظ سے محفوظ رہی یا نکاح کے بعد اپنے شوہر یا بیوی کے علاوہ کہیں اور استعمال نہ ہوئی۔ مُحْصِنٌ گویا وہ شرعی طور پر محفوظ ہے۔

---

(۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۷

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۲۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابی عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۴

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۳

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۲

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۶، ص ۴۳۱

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۴۶

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ص ۷۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۵

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۷

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۶۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۳۵۴

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۶

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص ۲۵۸

☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۲۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۹

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۹، ص ۱۷۹

شرعی طور پر محصن کے لئے چند مزید شرطیں ہیں ان کا ذکر احکام میں آئے گا۔

یادرہے کہ محصن کے کئی اطلاق ہیں جن کا بیان سورۃ النساء، آیت ۲۴ میں گزر چکا ہے۔(۴)

مسائل شرعیہ :

﴿۱﴾ پارساعورت یا پارسا مرد پر زنا کی تہمت لگانا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ تہمت لگانے والا اگر اپنے دعویٰ کے ثبوت کے لئے چار عادل چشم دید معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر اسّی کوڑے مارے جائیں گے اور وہ فاسق ہو جائے گا، اس کی عدالت (عادل ہونا) زائل ہو جائے گی اور اس کی شہادت اس کی زندگی تک ہمیشہ کے لئے مردود ٹھہرے گی اگرچہ وہ توبہ کرلے، البتہ توبہ کرنے اور اپنی اصلاح کر لینے کے بعد اس کا فسق ختم ہو جائے گا۔ قرآنِ مجید کی مذکورہ آیات کا صریح مفہوم اسی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ سزا حدِ قذف کہلاتی ہے۔ یعنی ناحق زنا کی تہمت لگانے کی سزا۔(۵)

---

(۴) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۶
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۴، ص ۳۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۶۸

(۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۶۷
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان ج۳، ص ۱۳۲۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۵۴
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۹۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۳
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۸۹
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۶

﴿۲﴾ حدِ قذف کے لئے لازم ہے کہ جس مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو وہ پارسا ہو۔یعنی وہ مسلمان ہو، آزاد ہو، بالغ ہو، پارسا ہو،اس سے پہلے اس پر زنا کی تہمت نہ لگی ہو۔اگر ان میں سے کوئی شرط بھی نہ پائی گئی ہو تو تہمت لگانے والے پر حدِ قذف نہیں،البتہ اسے تعزیر کی جاسکتی ہے۔حدیث شریف میں ہے:

مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ فَلَیْسَ بِمُحْصِنٍ.

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں۔(۶)

﴿۳﴾ عفت (پارسائی) کا ثبوت قاذف (زنا کی تہمت لگانے والے) کے اقرار یا دو مردوں یا ایک مرد اور دو مردوں کی شہادت سے ہوسکتا ہے۔(۷)

﴿۴﴾ اگر کسی نے زندگی میں جرمِ زنا کا ارتکاب کیا ہو لیکن پھر توبہ کرلی ہو اور اس کی حالت درست ہوگئی ہو اور درستی پر ایک مدت گزر چکی ہو، پھر اس کی طرف کوئی جرمِ زنا ہونے کی نسبت کرلے تو تہمت لگانے والے پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، کیونکہ زنا کی نسبت کرنے والا اپنے قول میں سچا ہے،البتہ اس کی تعزیر کی جائے گی، کیونکہ جس شخص نے توبہ کرلی ہو اس کی طرف اس نے گزشتہ گناہ کی نسبت کی، حالانکہ وہ گناہ سے توبہ کرچکا ہے،توبہ کرنے والا بے گناہ کی طرح ہے۔(۸)

(بقیہ۵) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۵۴

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص ۲۷۹

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۲۶۸

(۶) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور،ج ۳،ص۳۳۷

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر ، ج ۲۳،ص۱۵۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ ،سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی،ج۵،ص۲۶۸

(۷) ☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۸۹

(۸) ☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمد بن صاوی مالکی (م۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ،ج۳،ص۲۵

﴿۵﴾ اگر کسی نے زنا کے علاوہ کسی اور گناہ کی تہمت لگائی تو باجماعِ علماء اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی بلکہ حاکم حسبِ صوابدید اس کی تعزیر کرسکتا ہے۔(۹)

﴿۶﴾ اگر صراحۃً زنا کی طرف نسبت نہیں کی، بلکہ پردے پردے میں تعریضاً کسی کی طرف زنا کی نسبت کی، مثلاً یوں کہا، میں تو زانی نہیں، مطلب یہ کہ تم زانی ہو تو اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، تعریض تصریح کی طرح نہیں ہوتی، اسی لئے عدت کے زمانہ میں بیوہ یا مطلقہ عورتوں کو پردے پردے میں پیغامِ نکاح دینا جائز ہے۔ جب کہ انہیں صراحت کے ساتھ پیغامِ نکاح عدت میں دینا ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ. (سورة البقرة، آیت ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو۔(۱۰)

﴿۷﴾ قذف موجب حد میں نو شرطیں ہیں۔ اگر تمام پائی جائیں گی تو حد نافذ ہوگی، اگر ایک بھی کم ہوئی تو حد نافذ نہ ہوگی۔

(ا) قاذف (تہمت لگانے والے) میں دو شرطیں لازم ہیں، عقل، بلوغ۔

(بقیہ۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۳۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۸۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص۱۵۶، ۱۵۹

(۹) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۶۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۴

(۱۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۸

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۵۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص۱۵۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص۴۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۳۵۴

(ب) مقذوف فیہ (جس بارے میں تہمت لگائے) میں دو شرطیں لازم ہیں۔
زنا کی صریح تہمت لگائے، دوسرے کسی گناہ کی تہمت نہ لگائے۔

(ج) مقذوف (جس پر تہمت لگائی گئی) میں پانچ شرطیں لازم ہیں۔
اسلام، عقل، بلوغ، آزادی، عفت۔ (۱۱)

﴿۸﴾ چار گواہوں نے الزامِ زنا کی شہادت تو دے دی مگر ابھی تک ان کی تعدیل نہیں کی گئی (ان کا عادل ہونا ثابت نہیں کیا جاسکا) تو گواہوں اور مشہود پر ابھی تک حد نہیں لگائی جائے گی۔ (۱۲)

﴿۹﴾ جب محصن کو زنا کے بغیر یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حدِ قذف نہیں، اس وقت صرف تعزیر ہوگی، ہاں اگر مقذوف قذف بہ سے مشہود ہے تو نہ حد ہے نہ تعزیر۔ (۳۱)

﴿۱۰﴾ نابالغ یا پاگل کی طرف زنا کی نسبت کرنے والا بھی قذف کا مستوجب نہیں، اسی طرح مجنون یا بچہ کسی پر قذف کرے تو حد نہیں پائے گا، حاکم حسبِ صواب دید اسے تعزیر کرے۔ (۱۴)

---

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۳۳۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۵۷

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۵۸
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۳۶
☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۴۲

(۱۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۲۳
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۸
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۳۷
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۸
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۷

(۱۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۶۹
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۳۳۴
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۵۷
☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص۱۵۵
☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص ۲۷۹
☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۳۱

﴿۱۱﴾ متہم بالزنا (جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی) نے اگر زنا کا انکار کر دیا اور تہمت لگانے والا چار عادل گواہ پیش نہ کر سکا تو تہمت لگانے والے پر اسّی کوڑے مارے جائیں گے، اور اگر چار گواہ پیش کر دیئے تو اب قذف کرنے والا سبکدوش ہو جائے گا اس پر حدِ قذف جاری نہ ہوگی، بلکہ ثبوتِ زنا مکمل ہو جانے کی وجہ سے زانی پر حد جاری ہوگی۔ اگر چار گواہ زنا کے پیش کر دیئے لیکن مختلف اوقات میں متفرق طور پر پیش کئے اور سب گواہ مجتمع ہو کر نہیں آئے تو زنا کا ثبوت نہ ہوگا، اور جس پر تہمت لگائی گئی ہے اس پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی، لیکن تہمت لگانے والا بھی مستحقِ سزا نہیں رہے گا، وہ بھی حدِ قذف سے محفوظ رہے گا، کیونکہ زنا کی شہادت کی تعداد تو بہر حال موجود ہے، گواہوں کے ساتھ ساتھ نہ آنے کی شرط محض احتیاطاً لگائی گئی ہے، تا کہ زنا کی حد ساقط ہو جائے۔ قاذف پر قذف لازم کرنے کے لئے یہ شرط نہیں لگائی گئی، اسی طرح اگر متہم بالزنا نے ایک بار زنا کا اقرار کر لیا تو اس پر حد جاری نہ ہوگی اور نہ قاذف پر حد جاری ہوگی۔ (۱۵)

﴿۱۲﴾ ثبوتِ زنا کے لئے چار مرد گواہوں کی شرط ہے، جو شہادت کے اہل ہوں، اس لئے اگر ان میں ایک بھی شہادت کے نااہل ہوگا تو ثبوتِ زنا نہ ہو سکے گا، بلکہ ان گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی، مثلاً اندھے یا

(بقیہ۱۴) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۵۵

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۱۹

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۸۹

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

(۱۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۵۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۴۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۵

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱، ۴۳۲

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۱۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۸

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۹۳

حدِ قذف کے سزا یافتہ نے شہادت دی تو یہ شہادت قبول نہ ہوگی، لیکن اگر فاسق نے گواہی دی تو ان پر حدِ قذف تو جاری نہ ہوسکے گی، لیکن ان کی شہادت سے زنا کا ثبوت بھی نہ ہوسکے گا، اس لئے متہم بالزنا پر بھی حدِ زنا جاری نہ ہوگی، کیونکہ فاسق شہادت ادا کرنے اور شاہد بننے کا اہل ہے لیکن فسق کی وجہ سے اس کی شہادت میں کسی قدر ضعف ہے، اس لئے فاسقوں کی شہادت سے شبہ زنا تو پیدا ہوگیا لیکن وہ حدِ قذف سے محفوظ رہیں گے اور ثبوتِ زنا نہ ہوگا، اس لئے زانی پر حدِ زنا جاری نہ ہوگی۔ (۱۶)

﴿۱۳﴾ اگر گواہوں کی تعداد چار سے کم ہو تو ان پر حدِ قذف جاری ہوگی، تاکہ اللہ تعالیٰ کی قائم کی گئی حد معطل نہ ہو اور مجرم آزادی کے ساتھ جرم نہ کریں۔ اس نیتِ خیر کے لئے زنا اور ہر جرم کی شہادت کی ضرورت ہے اور چار سے کم گواہوں کو تو یہ غرض حاصل نہیں ہوسکتی۔ پھر گواہوں کی گواہی صرف بدنام کرنے اور مسلمانوں کی آبروریزی کے جذبے کے زیرِ اثر مانی جائے گی، کیونکہ جب چار سے کم گواہوں کو یہ معلوم ہے کہ ہماری شہادت کی تعداد کم ہے اور ہم حدِ زنا جاری نہیں کراسکتے تو پھر گواہی کیوں دیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی نیت میں شر ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کی رسوائی ہو، خواہ جرمِ زنا ثابت نہ ہوسکے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے خلاف ابوبکرہ، نافع اور شبل بن معبد نے گواہی دی اور چوتھا گواہ زیاد تھا، اس نے صراحت کے ساتھ شہادت نہ دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تینوں گواہوں کو کوڑے لگوائے، یہ واقعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی موجودگی میں ہوا، کسی نے اس فیصلے کے خلاف انکار نہ کیا، گویا اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہوگیا، حدیث شریف یوں ہے:

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۵۸

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۹۳

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۷۹

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۹۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۳۵۵

فَدَعَا الشُّهُوْدَ فَشَهِدَ اَبُوْبَكْرَةَ وَ شِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ وَّاَبُوْعَبْدِ اللهِ نَافِعٌ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِيْنَ شَهِدَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ شَقَّ عَلٰى عُمَرَ شَانَهُ فَلَمَّا قَامَ زِيَادٌ اَنْ تَشْهَدَاِنْ شَاءَ اللهُ اِلَّا بِحَقٍّ قَالَ زِيَادٌ اَمَّا الزِّنَا فَلَااَشْهَدُ بِهٖ وَلٰكِنْ رَّأَيْتُ اَمْرًا قَبِيْحًا قَالَ عُمَرُ اللهُ اَكْبَرُ حَدُّوْهُمْ فَجَلَدُوْهُمْ.(۱۷)

﴿۱۴﴾ وہ شخص جس کے زانی ہونے کی شہادت گواہوں نے دی مگر چار گواہ پیش ہوکر گواہی نہ دے سکے اور جس پر تہمت لگائی گئی وہ مطالبہ کرے تو گواہوں پر حدِ قذف جاری ہوگی۔ مطالبہ کرنے کی شرط باجماع علماء ثابت ہے۔ کیونکہ اس میں بندے کا حق بھی شامل ہے، مطالبہ قول سے کرے، لہٰذا گونگا اشارہ کرے تو کافی نہیں۔(۱۸)

﴿۱۵﴾ حدِ قذف اسّی کوڑے ہے، اور جس پر حدِ قذف جاری ہوگی، اس کی شہادت تا حیات مردود ہوگی۔ آیتِ مبارکہ میں اس کی تصریح ہے۔(۱۹)

---

(۱۷) ☆ رواہ البیھقی فی السنن الکبریٰ عن قسامه بن زہیر، ج۸، ص۴۰۸

☆ ورواہ الحاکم فی المستدرک وابونعیم فی المعرفه

☆ ورواہ ابوموسیٰ فی الدلائل والبخاری تعلیقا

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۶۰

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص۱۵۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص۱۱۸

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص۳۵۶

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۵۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعه پشاور، ج۳، ص۲۷۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص۹۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج۶، ص۱۱۸

☆ تفسیرالبحرالمحیط، لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعه بیروت، ج۵، ص۴۳۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص۵۴۷

☆ تفسیرمظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج۸، ص۳۵۶

(۱۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۶۹

☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶

﴿۱۶﴾ حدِ قذف جس پر جاری ہوگی وہ فاسق ہے۔البتہ اگر وہ اس گناہ سے توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اس کا فسق زائل ہوسکتا ہے،مگر اس کی شہادت مردود رہے گی۔(۲۰)

﴿۱۷﴾ اگر ایک سے زائد اشخاص پر ایک ہی کلمہ کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو اس پر ایک ہی حدِ قذف ہے۔(۲۱)

﴿۱۸﴾ جس نے چند بار زنا کیا یا چند بار چوری کی یا چند بار شراب پی،تو اس پر ایک ہی حد ہے۔(۲۲)

﴿۱۹﴾ جب تک قاذف پر حد جاری نہ ہو اس وقت تک اس کی شہادت قبول ہے،بایں طور کہ مقذوف قبل حد فوت ہوگیا یا اس نے مطالبہ حد نہ کیا یا حاکم کے پاس مقدمہ نہ لے گیا۔

حدیث شریف میں ہے:

(بقیہ۱۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۶۰

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص۲۷۹

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان ،ج۱۸،ص۹۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص ۲۶۴

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمربیضاوی شافعی (م۶۸۵ھ)،ج۲،ص ۷۹

☆ تفسیرجلالین ازعلامہ حافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۲۸

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۳۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۳۲

(۲۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۳۶

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۵۷

(۲۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۶۹

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص۱۵۳

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامامؒ ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور،ج۳، ص۲۷۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۱۹

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت،ج۵،ص ۴۳۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۴

(۲۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۲۷۰

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص ۳۲۳

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر ، ج ۲۳،ص۱۵۳

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۹۵

اَلْمُسْلِمُوْنَ عَدُوْلٌ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا مَحْدُوْدًا فِی الْقَذْفِ.(۲۳)

مسلمان عادل ہیں سوائے اس کے جس پر حدِ قذف جاری ہوئی۔(۲۴)

﴿۲۰﴾ چاروں گواہ زنا کی گواہی میں اپنا چشم دید بیان دیں کہ مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں اس طرح داخل تھا جس طرح سرمہ دانی میں سرچو، اس سے کم اگر گواہی دیں گے زنا ثابت نہ ہو سکے گا، مثلاً یوں کہیں کہ وہ برہنہ ایک جگہ پر تھے، وغیرہ۔(۲۵)

﴿۲۱﴾ جو شخص کسی پارسا مرد یا پارسا عورت پر زنا کی تہمت لگائے، پھر اپنے دعویٰ میں چار گواہ پیش نہ کر سکے تو گواہوں کی طرح اس مدعی پر بھی اسّی کوڑے لگائے جائیں اور وہ فاسق ہو جائے گا، اس کی گواہی تاحیات مردود ہو جائے گی اگرچہ توبہ کرلے۔(۲۶)

---

(۲۳) ☆ رواہ البیھقی، ج۱۰، ص۱۹۷ /بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، ج۸، ص۴۷۷

(۲۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۲۷۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۳۳۷

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۶۴

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۵۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۸

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۲۷۹

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲، ص۱۶۲

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۴۸

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۲۷۳

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۲۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۰۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص۳۳۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۶۴

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان، ج۱۸، ص۹۶

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ)مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۱۵۸

☆ تفسیرکبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳، ص۱۵۸

(۲۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳، ص۱۳۳۶

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین بن عمربن کثیرشافعی (م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۶۴

﴿۲۲﴾ حدود قائم کرنا حاکم کا فریضہ ہے،اس کے علاوہ ہر شخص حدود قائم نہیں کرسکتا،قاذف کوکوڑے مارنے کا اختیار حاکم کو ہے۔(۲۷)

﴿۲۳﴾ جن الفاظ سے حدِ قذف ثابت ہوگی وہ یہ ہیں،اے زانی،تونے فلاں جگہ زنا کیا،تو اپنے باپ کا نہیں،تو فلاں کا بیٹا نہیں،اے زانیہ کے بیٹے،تو فلاں سے زیادہ زانی ہے وغیرہ۔(۲۸)

﴿۲۴﴾ اگر مسلمان محض یوں کہے،اوفاسق،اوکافر،اوخبیث، او فاجر، اومخنث، اوخائن، اولوطی، اوزندیق، اودیوث، اوشرابی، اوسودخور، رنڈی کے بیٹے، فاجرہ کے بیٹے، چوروں کی پناہ گاہ، اوبچوں کے ساتھ کھیلنے والے، اوحرام زادے، وغیرہ،ان الفاظ سے حدِ قذف ثابت نہیں ہوتی۔حاکم حسبِ صوابدید اس پر تعزیر کرے جو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے ہوسکتی ہے۔(۲۹)

(بقیہ۲۶) ☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۳۲

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور ، ۵۲۶

(۲۷) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ، ج ۲۳،ص ۱۵۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۴۷

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۹۴

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور ، ۵۴۷

(۲۸) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعه ملتان، ج۳،ص ۳۲۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ، ج ۲۳،ص ۱۵۲

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۲۱۷

☆ تفسیرالبحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشهیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعه بیروت، ج۵،ص ۴۴۱

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه، ج۶،ص ۱۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۹۱

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور ، ۵۴۷

(۲۹) ☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر ، ج ۲۳،ص ۱۵۲

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳،ص ۲۱۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۳۶

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف به تفسیرمدارک ازعلامه ابوالبرکات عبدالله بن احمدبن محمودمطبوعه لاهور، ج۳،ص ۳۳۶

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعه مکتبه اسلامیه ، کوئٹه، ج۶،ص ۱۱۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص ۹۲

☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی ، پشاور ، ج ۵۵۲

﴿۲۵﴾ قاذف کو زانی کی طرح کوڑے مارے جائیں، کوڑے مارتے وقت اس کے جسم سے زائد کپڑے اتار لئے جائیں۔(۳۰)

﴿۲۶﴾ مقذوف کے لئے ثبوتِ قذف سے پہلے قاذف کو معاف کردینے کا حق حاصل ہے، البتہ مال پر صلح کرنا جائز نہیں، ثبوتِ حد کے بعد مقذوف یا حاکم معاف نہیں کرسکتا۔(۳۱)

﴿۲۷﴾ کوڑے مارتے وقت تعزیر کے کوڑے سب سے سخت مارے جائیں، پھر اس سے کم زنا کے کوڑے، پھر شراب پینے کی سزا کے، پھر قذف کے کوڑے مارے جائیں۔(۳۲)

﴿۲۸﴾ اگر کسی نے قذف کی سزا پائی، پھر اس نے قذف کیا تو اب دوبارہ سزا پائے گا۔(۳۳)

﴿۲۹﴾ تعزیر کی کم از کم حد تین کوڑے ہیں اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے ہیں۔(۳۴)

﴿۳۰﴾ قذف کے وقت مقذوف کا قاذف کی مجلس میں حاضر ہونا ضروری نہیں، مقذوف غائب ہو یا حاضر، حدِ قذف طلب کرسکتا ہے۔(۳۵)

﴿۳۱﴾ قاذف اگر چہ قذف سے توبہ کرلے لیکن اس پر حد واجب ہے۔(۳۶)

☆☆☆☆☆

---

(۳۰) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۶۰

(۳۱) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۴۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۸
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

(۳۲) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۱۷
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۶۰
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ۵۴۷

(۳۳) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۴

(۳۴) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸

(۳۵) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۱۸
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۹۵

(۳۶) ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۳۲

باب (۳۰۰)

﴿لعان﴾

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ٥ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٥ وَيَدْرَءُ ا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٥ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ٥ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ٥

(سورۃالنور: آیات ۶تا۱۰)

اوروہ جواپنی عورتوں کوعیب لگائیں اوران کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔اور اگر اللہ کا فضل اوراس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے۔

حل لغات

یَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَهُمۡ: اپنی عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں: اس کلمہ کی لغوی تحقیق گذشتہ آیت کے ضمن میں گذر چکی ہے۔ آیت میں بیوی سے مراد محصن، یا غیر مدخولہ یا طلاقِ رجعی والی ہے۔(۱)

وَلَمۡ یَکُنۡ لَّهُمۡ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُهُمۡ: عورت پر تہمتِ زنا کے ثبوت کے لئے اس کے پاس سوائے اپنے بیان کے کوئی اور گواہ نہیں۔

لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَیۡهِ: اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

لعنت کا معنی ہے: اللہ کی رحمت سے دوری، جس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو۔ آخرت میں عقوبت اور دنیا میں قبولِ فیض سے منقطع ہو۔(۲)

اَشۡهَدُ بِاللّٰهِ: میں اللہ کے نام پر گواہی دیتا ہوں۔

لعان میں قسم کھاتے وقت شہادت کا لفظ ضرور استعمال کرے۔ کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں۔ تاکہ کلمہ میں تغلیظ (سختی) پائی جائے۔

وَیَدۡرَءُ ا: دَرَأَ ہُ از باب (فَتَحَ) دَرۡأً و دَرۡأَۃً کا معنی ہے: زور سے دھکیلنا، ہٹانا۔(۳)

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ عورت اگر ایسی پانچ بار گواہی دے تو اس سے سزا ٹل جائے گی۔

شانِ نزول

ان آیاتِ کریمہ کے شانِ نزول میں چند روایات مروی ہیں، ممکن ہے کہ یہ وہ واقعات یکے بعد دیگرے تھوڑی ہی مدت میں واقع ہوئے ہوں۔

---

(۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۰۵

(۲) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۲۱

(۳) ☆ المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۲۷۳

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی(م ۷۷۰ھ)، ص۹۳

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر، ج۱۰، ص۱۲۶

﴿۱﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحما سے زنا کرنے کی تہمت لگائی (واقعہ سچا تھا۔لیکن شرعی شہادت موجود نہ تھی) اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یا تو شرعی ثبوت پیش کرو) ورنہ تمہاری پشت پر کوڑے مارے جائیں گے۔

(یادرہے کہ زنا کے ثبوت کیلئے شرعی امور کی بحث سورۃ النور کی آیت:۳ میں گزر چکی ہے۔)

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی پر دیکھے تو کیا وہ گواہوں کو تلاش کرنے جائے۔حضور ﷺ نے فرمایا۔گواہ یا تمہاری پشت پر کوڑے۔

حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: قسم ہے اس کی جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا، میں بلاشک وشبہ سچا ہوں۔اللہ تعالیٰ ضرور کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جس سے میری پشت کوڑوں سے بچ جائے گی۔اس وقت جبرئیل امین علیہ السلام مذکورہ بالا آیات لے کر نازل ہوئے۔کیفیتِ وحی دور ہونے کے بعد حضور ﷺ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔حسب الحکم حضرت ہلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے شہادت دی۔ (لعان کیا) حضور ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے۔تو کیا تم دونوں میں سے کوئی اپنے قول سے رجوع کرے گا۔حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عورت کھڑی ہوئی اور اس نے شہادت دی (لعان کیا) جب پانچویں شہادت کا نمبر آیا تو لوگوں نے اس کو روکا اور کہا یہ شہادت فیصلہ کردینے والی ہے (اگر تو نے جرم کیا ہے تو شہادت سے اب بھی لوٹ سکتی ہے) عورت ذرا جھجکی اور مڑی، یہاں تک کہ لوگوں کو خیال ہوا یہ شہادت سے لوٹ جائے گی، پھر کہنے لگی، میں اپنے خاندان کو آئندہ ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کروں گی۔چنانچہ اس نے شہادت جاری رکھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس عورت کو دیکھتے رہنا، اگر اس کے بچہ پیدا ہوا اور آنکھیں سرگین ہوں، سرین بھاری ہوں اور پنڈلیاں گداز ہوں تو خیال کر لینا کہ وہ شریک بن سحما کا ہے۔چنانچہ بچہ پیدا ہوا تو وہ ویسا ہی تھا۔

حضورﷺ نے فرمایا، اگر کتاب اللہ کا فیصلہ نازل نہ ہوا ہوتا تو پھر میں اس عورت سے سمجھ لیتا۔ (۴)

﴿۲﴾ حضرت سہل سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو مشغول دیکھ لے تو کیا کرے؟ اگر وہ قتل کر دے گا تو لوگ قصاص میں اس کو قتل کر دیں گے (گواہ لینے جائے گا تو مرد فارغ ہو کر جا چکے گا) بتائیے کہ وہ کیا کرے؟ حضورﷺ نے فرمایا، تمہارے اور تمہاری بیوی کے معاملہ میں حکم نازل ہو گیا ہے۔ جاؤ اپنی بیوی کو لے آؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، پھر دونوں نے مسجد کے اندر لعان کیا۔ میں اس وقت رسول اللہﷺ کے پاس موجود تھا۔ لعان سے دونوں فارغ ہو گئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اب اس کے بعد میں نے اس عورت کو اپنے پاس رکھا تو گویا میں نے اس پر تہمت تراشی کی۔ کیونکہ غیرت مند آدمی زناکار عورت کو اپنے نکاح میں نہیں رکھتا۔ چنانچہ انہوں نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔ رسول اللہ نے فرمایا، ذرا دیکھتے رہنا، اگر عورت کے بچہ پیدا ہوا اور وہ سانولا، سیاہ چشم، بھاری سرینوں اور گداز پنڈلیوں والا ہو تو میرا خیال ہے کہ ابن عویمر نے سچ کہا۔ اور اگر سرخ رنگ کا ہو تو میں سمجھوں گا کہ ابن عویمر نے اس عورت پر دروغ بندی کی ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ ویسا ہی تھا جس

(۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عباس، ج۲، ص۷۹۵

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۲۸۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۹۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص۳۲۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۶۵

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص۲۸۰

☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۰۰

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م۶۸۵ھ)، ج۲، ص۸۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن (م۷۲۵ھ) مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص۳۶۳

سے رسول ﷺ کے بیان کے مطابق ابن عویمر کی سچائی ظاہر ہوتی تھی۔ چنانچہ آئندہ اس بچہ کا نسب ماں سے ملا دیا جاتا اور وہ ولد ابن عویمر نہیں کہا جاتا تھا۔(۵)

﴿۳﴾ جب آیتِ مبارکہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ آخر تک نازل ہوئی تو انصار کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اسی طرح آیت نازل ہوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! سن رہے ہو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ انصار نے عرض کیا، یارسول اللہ! ان کو آپ برا نہ کہیں۔ یہ بڑے غیرت مند آدمی ہیں۔ بخدا انہوں نے کبھی کسی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ کنواری عورت سے ہی نکاح کیا اور نہ اپنی کسی بیوی کو طلاق دی (یعنی جس عورت کا پردہ کسی مرد نے اٹھالیا ہو اس کو انہوں نے کبھی ساتھ رکھنا پسند نہیں کیا اور انتہائی غیرت یہ کہ کسی عورت کو طلاق نہیں دی کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کر سکے) ان کی اسی شدتِ غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص جرأت نہیں کرسکتا کہ ان کی چھوڑی ہوئی عورت سے نکاح کرے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، بخدا یہ تو میں ضرور جانتا ہوں کہ یہ آیت برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے، لیکن مجھے تعجب اس بات پر ہے کہ اگر میں بدکار عورت کو اس حالت میں دیکھوں کہ کوئی شخص اس کو اپنی رانوں میں دبائے ہوئے ہے تو مجھے یہ بھی اجازت نہیں کہ میں اس کو اس کی جگہ سے ہلا سکوں۔ جب تک کہ چار گواہ لا کر ان کو آنکھوں سے دکھا نہ سکوں۔

---

(۵) ☆ بخاری عن سھل بن سعد، ج ۲، ص ۵۹۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۵
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج ۲۳، ص ۱۶۴
☆ تفسیر مظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۶۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور ص ۵۵۲
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۴
☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۲۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۲۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۳۱
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۳۱

خدا کی قسم جب تک میں گواہ لاؤں گا تو وہ شخص اپنا کام کر کے چل دے گا۔

اس واقعہ کو زیادہ وقت نہ گزرا کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہو گیا۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ ان تینوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہونے کی صراحت آیت میں آئی تھی۔ غزوۂ تبوک کو تین شخص باوجود قدرت کے نہیں گئے تھے اور واپسی پر حاضرِ خدمت ہو کر انہوں نے سچ سچ عرض کر دیا تھا اور اپنے قصور کا اعتراف کر لیا تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان پر سخت عتاب کیا تھا۔ اور مسلمانوں کو ان کے بائیکاٹ کا حکم دے دیا تھا۔ انہوں نے چالیس پچاس دن برابر اللہ تعالیٰ سے زاری کی اور روتے رہے۔ آخر ان کی توبہ قبول ہوئی اور آیت نازل ہوئی۔

واقعہ یوں ہوا کہ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ رات کو اندھیرا پڑے اپنی زمین سے واپس آئے۔ آ کر دیکھا کہ کوئی شخص ان کی بیوی کے پاس موجود ہے اور وہ کام میں مشغول ہے۔ آپ نے اپنی آنکھوں سے ان کی حرکت دیکھی اور اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنیں۔ لیکن اس شخص کو متنبہ نہیں کیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اندھیرا پڑے گھر آیا تو میں نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے ان کی باتیں سنیں۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ناگوار ہوئی اور بار گزری۔

دوسری طرف انصار جمع ہوئے اور انہوں نے کہا: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے قول نے ہم کو آزمائش میں ڈال دیا۔ اب حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کوڑے لگوائیں گے اور لوگوں میں ان کی شہادت کو باطل قرار دیں گے (کیونکہ وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگا رہے ہیں مگر ان کے پاس شرعی گواہ نہیں)۔ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے اس سے رہائی کا کوئی راستہ ضرور نکال دے گا (راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوڑے لگوانے کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی) جب وحی نازل ہو گئی اور حضور ﷺ نے سنا دی۔ لوگ حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کو کوڑے مارنے سے رک گئے۔ آیات وہی تھیں جو زیبِ عنوان ہیں۔

بعض روایات میں یوں بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلال تم کو خوش خبری ہو، اللہ نے تمہاری لئے کشائش پیدا کر دی۔ ہلال نے عرض کیا، مجھے اللہ تعالیٰ سے اسی کی امید تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کو بلواؤ۔ حسب الحکم عورت حاضر ہوئی۔ جب دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اکٹھے ہوئے تو عورت سے ہلال کا قول کہا گیا۔

عورت نے ہلال کے قول کو جھوٹا قرار دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ یقیناً جانتا ہے کہ تم دونوں میں ایک جھوٹا ہے۔ تو کیا تم دونوں میں سے کوئی اپنے بیان سے رجوع کرنے والا ہے۔ ہلال نے کہا، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں سچ کہہ چکا اور میں نے حق بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تو ان دونوں کے درمیان لعان کرادو۔ حسب الحکم ہلال سے کہا گیا، شہادت دو۔ ہلال نے چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ میں یقیناً سچا ہوں۔ پانچویں شہادت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہلال! اللہ سے ڈر۔ دنیوی عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے اور اللہ کا عذاب لوگوں کے عذاب سے بہت زیادہ سخت ہے۔ اور پانچویں شہادت واجب کردینے والی ہے۔ اگر تو جھوٹا ہے تو عذاب کو تجھ پر واجب کردے گی۔ ہلال نے کہا، خدا کی قسم اللہ اس شہادت پر مجھے عذاب نہیں دے گا۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ اس پر مجھے کوڑے نہیں ماریں گے۔ اس کے بعد پانچویں شہادت میں ہلال نے کہا: اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں جھوٹا ہوں۔ پھر پانچویں شہادت کے وقت رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو روکا اور فرمایا: اللہ سے ڈر اور پانچویں شہادت یقیناً واجب کردینے والی ہے اور اللہ کا عذاب لوگوں کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔ یہ سن کر عورت تھوڑی دیر کے لئے کچھ جھجکی اور اقرار کرنے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن پھر کہنے لگی، خدا کی قسم میں اپنے خاندان کو رسوا نہیں کروں گی۔ چنانچہ اس نے پانچویں شہادت دے دی اور کہا اللہ کا مجھ پر غضب ہو اگر وہ (ہلال) سچا ہے۔ آخر رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو الگ الگ کردیا اور فیصلہ کردیا کہ بچہ عورت کا ہوگا۔ باپ کی طرف نسبت نہیں کی جائے گی۔ لیکن بچہ ولدِ حرام نہیں کہا جائے گا۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا، اگر بچہ ایسا ایسا ہو تو شوہر کا ہوگا اور اگر ایسا ایسا ہو تو وہ اس شخص کا ہوگا جس کا نام لیا گیا ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو خاکستری رنگ کے اونٹ کی طرح بدشکل تھا جو آئندہ زندگی میں مصر کا حاکم بنا۔ لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ میرا باپ کون ہے۔ (۶)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ مرد اگر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس ثبوتِ زنا کے گواہ نہیں تو وہ لعان کرے گا اور اگر بیوی

(۶) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴۰

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۸، ص ۱۰۰

زنا کے جرم کا انکار کرتی ہے تو وہ بھی لعان کرے گی۔ لعان کرنے سے مرد حدِ قذف سے بچ جائے گا اور بیوی حدِ زنا سے بچ جائے گی۔ قرآن مجید کی آیت زیب عنوان میں یہ مسئلہ صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ (۷)

﴿۲﴾ لعان ایسی گواہی ہے جسے قسموں سے مؤکد کر کے اس میں لعنت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ مردوں کے حق میں حدِ قذف اور عورتوں کے حق میں حدِ زنا کے قائم مقام ہے۔ (۸)

﴿۳﴾ لعان کا طریقہ یہ ہے کہ مرد کہے کہ میں اللہ کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ زانی کا آلہ تناسل عورت کی شرم گاہ میں یوں تھا جیسے سرمہ دانی میں سرمچو۔ اس کے بعد میں نے عورت سے وطی نہیں کی۔ چار مرتبہ یہ کلمات کہے، ان کلما ت سے اگر انکار کرے تو اسے حدِ قذف لگائی جائے گی۔ اور اگر حمل کی نفی کرے تو کہے کہ میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں کہ حیض کے بعد میں نے وطی نہیں کی۔ اور یہ حمل میرا

بقیہ (۲) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۶۵
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۴
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۲۸۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۴۰
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ م حمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۱۶۳
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۰۰
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۲۰
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۴
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۶۴
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷
☆ تفسیر از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۲۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص ۸۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۶۷
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ج ۵۵۳

(۸) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۳

نہیں اور اس طرف اشارہ بھی کرے اور چار باریوں کہے اور ہر بار کہے کہ میں اس معاملہ میں سچا ہوں۔ اور پانچویں باریوں کہے کہ اللہ کی لعنت مجھ پر ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔ جب یہ کہہ لے گا اس سے حدِ قذف ساقط ہو جائے گی اور بچہ کا نسب اس سے منقطع کر دیا جائے گا۔ جب مرد لعان سے فارغ ہو جائے تو عورت کھڑی ہو کر چار بار اللہ کی قسم کھائے اور ہر باریوں کہے کہ یہ (مرد) جھوٹا ہے اور اگر حاملہ ہو تو یوں کہے کہ یہ حمل اس (مرد) کا ہے۔ پھر پانچویں باریوں کہے کہ اللہ کا مجھ پر غضب ہو اگر یہ سچا ہے۔

جب دونوں خاوند اور بیوی لعان کر چکیں تو حاکم ان کے درمیان تفریق کرا دے اور بچہ کو ماں سے ملحق کر دے۔ (۹)

﴿۴﴾ لعان صرف اس صورت میں ہوگا کہ میاں بیوی دونوں اہلِ شہادت (گواہی کے قابل) ہوں۔ اگر مرد غلام ہو، یا کافر ہو، یا محدود فی القذف ہو (اسے قذف کی سزا پہلے دی گئی ہو) تو لعان نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف الزام لگاتے ہی اس پر حدِ قذف جاری ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر مرد تو اہلِ شہادت ہے لیکن عورت لونڈی ہو، یا کتابیہ ہو، یا محدود فی القذف ہو، یا نابالغ ہو یا مجنونہ ہو تو مرد پر حدِ قذف جاری نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی لعان ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے۔

اَرْبَعَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُمْ لِعَانٌ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْاَمَةِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْعَبْدِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ لِعَانٌ وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ لِعَانٌ (۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۳۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳۰، ص ۲۱۹

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۱

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۰

(۱۰) ☆ رواہ الدارقطنی، ج۳، ص ۱۶۳

☆ راوہ البیہقی، ج۷، ص ۳۹۶، ۳۹۷

چہ شخاص کے درمیان لعان نہیں۔

(ا) آزاد مرد اور لونڈی کے درمیان لعان نہیں۔

(ب) آزادی عورت اور غلام کے درمیان لعان نہیں۔

(ج) مسلمان مرد اور یہودی عورت کے درمیان لعان نہیں۔

(د) مسلمان مرد اور نصرانی عورت کے درمیان لعان نہیں۔

یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور ایسی حدیث قابلِ حجت ہوجاتی ہے۔ نابالغہ اور مجنونہ اہلِ شہادت نہیں۔(۱۱)

(۵) لعان کے بعد حاکم کی تفریق سے ان میں جدائی واقع ہوئی۔ حاکم کی تفریق ایک طلاق بائن تصور ہوگی۔ اس کے بعد مرد اگر خود اپنی تکذیب کردے تو اس پر حدِ قذف جاری ہوجائے گی۔ یا عورت زنا کا اعتراف کرے تو اس پر حدِ زنا جاری ہوگی۔ اب ان دونوں کے درمیان نکاح جائز ہے۔ کیونکہ اب وہ اہلِ شہادت نہیں رہے، لہٰذا اہلِ لعان بھی نہیں ہیں۔ دونوں میں تحریم لعان کی بنا پر تھی۔ جب وہ اہلِ لعان ہی نہ رہے تو وہ تحریم بھی ختم ہوجائے گی۔ حدیث شریف:............

اَلْمُتَلَاعِنَانِ اِذَاتَفَرَّقَا لَایَجْتَمِعَانِ اَبَدًا (۱۲)

(۱۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۲۸۵،۲۸۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲ ،ص ۱۶۷

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص ۳۲۷

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳،ص ۱۶۹

☆ زادالمسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳،ص ۲۸۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور ، ج۳،ص ۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور، ج ۳،ص ۳۳۹

☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشہیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ . ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۴۳۳

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۱۹

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸ ،ص ۱۰۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور ،ص ۵۵۴

(۱۲) ☆ نصب الرایہ ۳، ص ۲۵۱ /بحوالہ موسوعہ اطراف الحدیث ، ج ۱۰ ،ص ۶۵۹

لعان کرنے والے جب الگ ہوجائیں تو پھر کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔

......کا مطلب یہی ہے کہ جب تک لعان کے قابل رہے میاں بیوی نہیں بن سکتے۔اب چونکہ حد کے بعد لعان کے قابل نہ رہے لہٰذا دوبارہ نکاح کرسکتے ہیں۔(۱۳)

﴿۶﴾ لعان کرنے والے حاکم کی تفریق کے بغیر ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے۔حضور سید عالم ﷺ کے سامنے لعان ہوا مگر تفریق آپ نے خود فرمائی۔حدیث شریف میں ہے۔

فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ (۱۴)

لعان کرنے والوں کے درمیان حضور سیدِ عالم ﷺ نے تفریق کرادی۔(۱۵)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۹۷

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۷۳

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۷

☆ زادالمسیرفی علم التفسیرللحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور،ج۳،ص ۲۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص ۵۵۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور،ج۳،ص ۳۳۹

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاہور،ج ۳،ص ۳۳۹

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی،ج۳ ،ص ۲۱۹

☆ تفسیرانوارالتنزیل واسرارالتاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمربیضاوی شافعی ،ج۲،ص ۸۲

☆ مختصرتفسیرالطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریرالطبری،مطبوعہ دارالقرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸ ،ص ۱۰۳

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر،ج۲۳،ص ۱۲۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸ ،ص ۱۱۰

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م ۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ،ج۶،ص ۱۲۰

☆ تفسیرمظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج۸،ص۳۷۷

(۱۴) ☆ رواہ البخاری عن ابن عمر،ج ۲،ص ۷۹۹

☆ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر،ج۲،ص ۳۱۲

☆ رواہ الدارمی عن ابن عمر

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۸۶،۲۹۷

(۱۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۳۹۲

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۱۳۴۲

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۱۷۳

﴿۷﴾ ہر وہ تفریق جو حاکم کے حکم سے ہوگی اس کی حرمت ابدی نہیں ہوتی۔ مثلاً فرقتِ عنین، خیارِ صغرتین، فرقتِ ایلا۔ یہ تفریق ایک طلاق بائن ہوگی۔(۱۶)

﴿۸﴾ تفریق کے وقت دونوں میاں بیوی کا حاکم کے سامنے حاضر ہونا لازم ہے۔ کسی ایک کی غیر حاضری میں کی گئی تفریق موثر نہ ہوگی۔(۱۷)

﴿۹﴾ اگر چار آدمیوں نے عورت کے زنا کی شہادت دے دی۔ اور ان چار میں اس عورت کا خاوند بھی ہے تو عورت پر حدِ زنا جاری ہوگی۔(۱۸)

﴿۱۰﴾ اگر شوہر اور بیوی دونوں محصن ہوں اور شوہر نے بیوی سے کہا تو زانیہ ہے۔ اور بیوی نے خاوند سے کہا: میں نہیں تو زانی ہے تو عورت پر فقط حدِ قذف ہوگی، اور خاوند پر کوئی سزا نہیں۔ کیونکہ لعان عورت کے مطالبہ پر ہوگا۔(۱۹)

﴿۱۱﴾ جب تک بیوی حاکم کے سامنے لعان کا مطالبہ نہیں کرے گی مرد پر لعان واجب نہیں۔ چونکہ تہمت بیوی پر لگی ہے، اسے عار پہنچی ہے، وہی لعان کرا کر اپنے اوپر لگے الزام سے بری ہو سکتی ہے۔(۲۰)

﴿۱۲﴾ لعان حاکم کی موجودگی میں ہوگا۔(۲۱)

---

(۱۶) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۳۰۲
☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص۱۲۱

(۱۷) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۲۷
☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۱۷۰

(۱۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص۲۹۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص۱۷۰
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳،ص۳۳۹

(۱۹) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص۱۲۰

(۲۰) ☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶،ص۱۲۰
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص۲۱۹
☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص۱۰۸

(۲۱) ☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص۱۷۱
☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳،ص۳۲۷
☆ زادالمسیرفی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج۳،ص۲۸۱

﴿۱۳﴾ زوجین میں جو بھی لعان سے انکار کرے حاکم اسے قید کردے۔ یہاں تک کہ وہ لعان پر آمادہ ہوجائے یا اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور سزا پائے۔ (۲۲)

﴿۱۴﴾ بیوی کے خلاف خاوند کی گواہی تمام حقوق میں، قصاص، تمام حدود مثلاً چوری، قذف اور شراب پینے کی، میں قبول ہوگی۔ (۲۳)

﴿۱۵﴾ زنا سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، ورنہ لعان کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ (۲۴)

﴿۱۶﴾ اگر اجنبی عورت پر زنا کی تہمت لگائے پھر اس سے نکاح کرلے۔ اس پر بھی لعان واجب ہے اور اگر مرد اپنی تکذیب کردے تو اس پر حدِ قذف ہے۔ (۲۵)

﴿۱۷﴾ درج ذیل صورتوں میں نہ حدِ قذف ہے اور نہ لعان۔

(ا) عورت باندی ہو۔

(ب) عورت کافرہ ہو۔

(ج) عورت نابالغہ ہو۔

(د) عورت مجنونہ ہو۔

(ہ) عورت سے نکاحِ فاسد کیا ہو اور شوہر نے اس سے قربت کرلی ہو۔

---

(۲۲) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ص ۲۳، ص ۱۶۷

☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۳۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۶، ص ۴۳۵

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۱

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۳۳۸

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۱۹

(۲۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۹

(۲۴) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۷۱

(۲۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۹۱

(ز) عورت کا کوئی بچہ ہو جس کا باپ معلوم نہ ہو۔

(ر) عورت نے کبھی اپنی عمر میں زنا کیا ہو، خواہ ایک ہی مرتبہ ہو پھر توبہ کر لی ہو۔

(ع) مرد نے شبہ کے طور پر جماع کر لیا ہو اور واقع میں وہ جماع حرام ہو۔ مرد کو حلال ہونے کا شبہ ہوا ہو۔

ان تمام صورتوں میں قاذف پر حدِ قذف نہیں اور نہ لعان کا حکم دیا جائے گا۔ البتہ حاکم مناسب تعزیز کر سکتا ہے۔ (۲۶)

﴿۱۸﴾ اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں اور سب کو زنا کی تہمت لگائے تو سب سے الگ الگ لعان کرنا ہوگا۔ (۲۷)

﴿۱۹﴾ اگر چند اجنبی عورتوں کو زنا کی تہمت لگائے تو اس کے بدلے اسے ایک ہی حدِ قذف لگائی جائے گی۔ (۲۸)

﴿۲۰﴾ اگر مرد قذف کرے اور عورت کہے تو نے سچ کہا، اگر چہ متعدد مجالس میں کہے، اس پر عورت پر حد نہیں اور نہ مرد کے ذمہ لعان ہے، کیونکہ یہ کلمات نہ لعان کو واجب کرتے ہیں اور نہ اقرارِ زنا پر دلالت کرتے ہیں۔ (۲۹)

﴿۲۱﴾ لفظِ شہادت لعان کا رکن ہے، اس کے بغیر لعان مکمل نہیں۔ (۳۰)

﴿۲۲﴾ لعان میں مرد یا عورت کے لئے دوسرے کے لئے ضمیرِ مخاطب ضروری نہیں۔ صرف اتنا کافی ہے جس سے تمیز ہو سکے کہ مرد اپنی بیوی کا ذکر کر رہا ہے اور بیوی اپنے شوہر کا۔ (۳۱)

﴿۲۳﴾ بیوی سے لعان کے موجب وہی کلمات ہیں جن سے حدِ قذف ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً عورت سے کہے، تو زانیہ ہے، میں نے اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھا ہے۔ اس کا یہ حمل میرا نہیں۔ (۳۲)

﴿۲۴﴾ مکہ معظمہ میں لعان مقامِ ابراہیم اور خانہ کعبہ کے درمیان ہونا چاہیئے۔ مدینہ منورہ میں نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منبر کے پاس، بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ میں ہونا چاہیئے۔ غیر مسلموں کا لعان ان کی عبادت گاہوں اور قابلِ تعظیم مقامات میں ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص لامذہب اور بے دین ہو تو اس کا لعان ہماری

(۲۶) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۱۸، ص ۳۷۰

(۲۷) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۶

(۲۸) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۶

(۲۹) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۸

(۳۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۸

(۳۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۹

(۳۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۸۸

مسجدوں میں ہونا چاہیے لیکن مسجد حرام میں نہیں ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مشرک نجس ہیں، اس سال کے بعدوہ مسجد حرام کے قریب نہ آئیں ۔(۳۳)

﴿۲۵﴾ زنااورقذف کفرنہیں، البتہ گناہِ کبیرہ ہیں ۔(۳۴)

﴿۲۶﴾ نکاحِ فاسد میں بھی لعان ہوسکتا ہے ۔(۳۵)

﴿۲۷﴾ اگرعورت کودبر میں وطی کا الزام دیتا ہے تواس پرلعان نہیں ۔(۳۶)

﴿۲۸﴾ لعان کی ابتداء خاوند کرے ۔اس سے اس پر سے حدِ قذف ساقط ہوجائے گی ۔اوراگرعورت ابتداء کرے توبھی جائز ہے ۔(۳۷)

بقیہ(۳۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۶۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۴۳۴

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص۱۰۷

☆ احکام القرآن ازا بن العربی،ج۳،ص۱۳۴۲

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۹

☆ تفسیرروح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ ،کوئٹہ ،ج۶،ص۱۲۰

(۳۳) ☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۷

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص۲۱۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علیؒ بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۳۹

☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی ، پشاور،ص۵۵۴

(۳۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۰۵

☆ تفسیرالبحرالمحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴ ۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت،ج۶،ص۴۳۵

(۳۵) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکرمحمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان ،ج۳،ص۱۳۴۶

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۷۱

(۳۶) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۴۵

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص۱۰۷

(۳۷) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۴۷

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۱۷۱

☆ تفسیرالبغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمدالحسین بن مسعودالفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۱

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج۳،ص۳۳۹

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۰۹

﴿۲۹﴾ مستحب یہ ہے کہ جامع مسجد میں حاضرین کی موجودگی میں بعد نمازِ عصر حاکم لعان کرائے۔(۳۸)

﴿۳۰﴾ اگر کسی نے اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی، پھر تین طلاقیں دے دیں۔اس پر نہ حد ہے، نہ لعان۔(۳۹)

﴿۳۱﴾ عورت کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ لعان کا مطالبہ نہ کرے۔تا کہ گناہ پر (اگر ہے) پردہ پڑا رہے۔(۴۰)

﴿۳۲﴾ عورت نے بچہ جنا، خاوند ایک دوروز میں اس کا نسب اپنی طرف کرنے سے انکاری ہے۔اب وہ لعان کرے گا۔اور بچہ کا نسب اس سے منقطع ہوجائے گا۔اگر پیدائش کے ایک دوروز تک انکاری نہ ہوا، بعد میں انکاری ہوا تو لعان کرے گا مگر بچہ کا نسب باپ سے ثابت ہوگا۔حدیث شریف میں ہے: "

اِنَّ رَجُلًا لَاعَنَ اِمْرَاَتَهُ فِی زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَفٰی مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ لِلْمَرْاَةِ (۴۱)

بے شک ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ (حیاتِ ظاہری) میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور بچے کے نسب کا انکاری ہوا۔تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کرادی اور بچے کو ماں کے ساتھ ملحق کر دیا۔

لہٰذا اگر لعان میں زنا اور نفی ولد کا دعویٰ کرے تو دونوں چیزوں کو لعان میں بیان کرنا لازم ہے۔(۴۲)

---

(۳۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۳

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۹

(۳۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۱

(۴۰) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۰۸

(۴۱) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر، ج ۱، ص ۳۱۵

☆ رواہ البغوی فی تفسیرہ، ج ۳، ص ۳۲۵

(۴۲) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۰

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۰۲

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۸۴

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۱

☆ تفسیر روح المعانی، ج ۱۸، ص ۱۱۰

﴿۴۳﴾ اگر مرد نے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ پھر اس پر زنا کی تہمت لگائی۔ اس صورت میں مرد پر حدِ قذف لگائی جائے گی۔ اسی طرح طلاقِ مغلظہ والی نے عدت ختم ہونے سے پہلے بچہ جنا۔ اس مرد نے بچہ کے نسب کا انکار کر دیا۔ اس پر مرد پر حدِ قذف ہے اور بچہ کا نسب باپ سے ہے۔ (۴۳)

﴿۴۴﴾ بچے کا نسب باپ سے اس وقت منقطع ہوگا جب خاوند لعان کرے گا۔ اس وقت بچہ ماں کے ساتھ ملحق کر دیا جائے گا۔ اور اگر عورت خاوند کے الزامِ زنا کی تصدیق کر دے اور بچہ زنا سے پیدا ہوا ہے۔ اس صورت میں بچہ کا نسب باپ سے ملحق رہے گا۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ (۴۴)

بچہ باپ کا ہے اور زانی کو سنگسار کیا جائے گا۔ (۴۵)

﴿۴۵﴾ اگر مرد نے عورت سے کہا، تیرا یہ حمل مجھ سے نہیں۔ تو لعان کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ ممکن ہے حمل ہی نہ ہو ہوا ہو یا کوئی بیماری۔ (۴۶)

﴿۴۶﴾ اگر شوہر کو بیوی کے زنا کا یقین ہو گیا یا زنا کی خبر مشہور ہونے کی بنا پر پختہ گمان ہو گیا اور تائیدی قرینہ موجود ہو۔ مثلاً شوہر نے بیوی کو زید کے ساتھ تنہائی میں دیکھا۔ تو اس صورت میں وہ عورت پر زنا کا الزام قائم کر سکتا ہے۔ یا عورت

---

(۴۳) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۱

(۴۴) ☆ رواہ البخاری عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۲٦۷

☆ رواہ مسلم عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۴۷۰

☆ رواہ ابوداؤد عن سعد بن ابی وقاص، ج ۱، ص ۳۱۷

☆ رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ، ج ۱، ص ۱۷۲

☆ رواہ النسائی عن ابی ہریرہ، ج ۲، ص ۱۱۰

☆ رواہ ابن ماجہ عن عمرو بن خارجہ، ص ۱۹۹

☆ رواہ الدارمی عن ابی ہریرہ، ج ۳، ص ۲۰۳

☆ رواہ مالکی عن عائشہ، ص ٦۳۵

☆ رواہ احمد، ج ۱، ص ۲۵، ۵۹، ۵٦، وغیرہ

(۴۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۲۹۷

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۸

(۴٦) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۳۷۲

کے بچہ پیدا ہوا اور اس نے بیوی سے قربت ہی نہیں کی۔ اس لئے اس کو یقین ہو گیا کہ یہ بچہ مجھ سے نہیں تو انکارِ ولدیت کرنا جائز ہے۔ یا قربت تو کی تھی لیکن وقتِ قربت سے ابھی چھ ماہ گزرنے نہیں پائے کہ بچہ پیدا ہو گیا یا دو سال گزرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا۔ تو ان سب صورتوں میں بچہ سے انکار کر دینا اس کیلئے جائز ہے۔ ہاں اگر چھ ماہ سے اوپر اور دو سال کے اندر بچہ پیدا ہوا تو اس صورت میں بچہ کی ولدیت سے انکار جائز نہیں۔ (۴۷)

﴿۳۷﴾ اگر عورت سے جماع کیا یا جماع کے ساتھ عزل کیا یا زنا کرانے کا اس کو یقینی علم ہو گیا اور اس بات کا احتمال ہے کہ بچہ اس کا ہو یا زانی کا تو اس صورت میں اپنی ولدیت سے انکار حرام ہے۔ (۴۸)

﴿۳۸﴾ عدت گزر جانے کے بعد خاوند سابقہ مطلقہ بیوی سے لعان نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک صورت میں لعان جائز ہے، وہ یہ کہ مرد غائب ہوا اور عورت نے اس غیبت میں بچہ جنا۔ مرد کو علم نہیں اس حال میں مرد نے طلاق دے دی اور عدت بھی ختم ہو گئی۔ اب اسے معلوم ہوا کہ یہ بچہ میرا نہیں۔ اب عدت کے بعد بھی اس سے لعان کر سکتا ہے۔ (۴۹)

﴿۳۹﴾ بیوی کے حمل ظاہر ہو، مرد نے اس کی نسبت سے انکار نہیں کیا۔ تو اب سکوت کے بعد اس حمل کی اپنی طرف سے نفی نہیں کر سکتا۔ (۵۰)

﴿۴۰﴾ کسی مسلمان کا نام لے کر لعنت کرنا یا غضب کی بددعا کرنا منع ہے، سوائے لعان کے۔ اگرچہ مسلمان کیسا ہی فاسق ہو لعنت کا مستحق نہیں۔ (۵۱)

☆☆☆☆☆

(۴۷) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۸۶

(۴۸) ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۳۸۶

(۴۹) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۶۸

(۵۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۰

(۵۱) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۱

باب (۳۰۱)

﴿صبر کا اجر﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ○ (سورۃ النور، آیت ۱۱)

بے شک وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے تمہیں میں ایک جماعت ہے، اسے اپنے لئے بُرا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے، ان میں ہر شخص کے لئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا، اور ان میں وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لئے بڑا عذاب ہے۔

حل لغات:

بِالۡاِفۡکِ: (از باب ضَرَبَ وعَلِمَ) اِفۡکًا. جس ہیئت پر کسی شے کو ہونا چاہئے اس کو بدل دینا، حقیقت کو چھپا کر باطل کو سامنے لانا، جھوٹ، بہتان، افترا۔(۱)

(۱) ☆ المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضلؒ الملقب بالراغب اصفہانی مطبوعہ کراچی، ص ۱۹

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م سنہ ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۱۰

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م سنہ ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۷، ص ۱۰۲

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ والنظار فی القرآن الکریم) للمسفر الحسین بن محمد الدامغانی. مطبوعہ بیروت، ص ۳۳

اس افک سے مراد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا ہے۔ تمام مفسرین کا اسی پر اتفاق ہے۔

جَآءُوْ: وہ بہتان بنا کر لائے، حقیقت میں اس کا کوئی اصل نہیں۔ (۲)

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ: بہتان تراشنے والے اے مومنو! وہ تمہیں میں سے ایک جماعت ہے۔

جماعت، گروہ، ٹولہ، فقہاء کبھی ایک فرد کو عصبہ کہتے ہیں، جب اس کے ساتھ کوئی اور وارث نہ ہو، وہ تمام جائداد لے جاتا ہے، کیونکہ یہ قائم مقام جماعت کے ہوتا ہے۔ مسئلہ اعتاق (غلام کو آزاد کرنا) اور مسئلہ مواریث میں عورت کو بھی عصبہ کہتے ہیں۔ (۳)

شَرًّا: ہر وہ شے جس کا ضرر اس کے نفع سے زیادہ ہو۔

خَيْرًا: ہر وہ شے جس کا نفع اس کے ضرر سے زیادہ ہو۔ (۴)

وہ خیر جس میں شر کا شائبہ تک نہیں وہ جنت ہے اور وہ شر جس میں خیر کا شائبہ تک نہیں وہ جہنم ہے۔ (۵)

وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ: وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا وہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول ہے۔ منافقین اس کے پاس جمع ہوتے، وہ انہیں نئے نئے اعتراضات سکھاتا، تاکہ رسولِ اسلام ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور اسلام کے خلاف سازشیں کریں اور انہیں ایذا پہنچانے کے طریقے ایجاد کریں۔ (۶)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ ام المومنین سیدہ صدیقہ عفیفہ طیبہ طاہرہ محفوظہ حضرت عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق

---

(۲) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۱۱

(۳) ☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب با لراغب اصفہانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۳۲۶

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمد بن محمد علی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ)، ج ۲، ص ۲۹

☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۸۰۸

☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۳۸۴

(۴) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

(۵) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۷

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۴

رضی اللہ عنہا پر جنہوں نے بہتان باندھا ہے وہ بظاہر تمہارے قومی بھائی ہیں۔اے محبوب، اے صدیق، اے صدیقہ، اے ام رمان، اے صفوان اور میرے محبوب کے مخلص صحابہ! تم اس بہتان کو اپنے لئے برائی نہ سمجھو، بلکہ صدیقہ کی عفت، برأت اور صداقت پر ہم قرآن مجید کی آیات نازل کرتے ہیں، یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو دنیا میں کسی اور کو نصیب نہ ہوا، اس لئے اس میں تمہارے لئے بہتری ہے۔تمہارا صبر موجبِ اجر بنا۔یاد رکھو، اس معاملہ میں جس نے جتنا گناہ کیا اس کے مطابق اس کو سزا ملی۔جس نے یہ بہتان ایجاد کیا اس کے لئے سب سے بڑا عذاب ہے، جس نے اسے سنا اور بغیر تحقیق کئے اسے پھیلایا اس کو بھی عذاب کا حصہ ملے گا۔ جس نے سنا اور خاموش رہا، اس کی تردید نہ کی، اسے بھی عقاب ملے گا۔غرض ہر شخص جو اس معاملہ میں جتنا ملوث ہے اسی قدر عذاب وعقاب کا مستحق ہے۔

شان نزول

حضرت عروہ رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی غزوہ یا سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی بیبیوں میں قرعہ اندازی کرتے تھے، جس بی بی کا نام نکل آتا اس کو ساتھ لے جاتے۔چنانچہ جب ۶ ھ میں غزوہ بنی مصطلق کے لئے جانے لگے تو حسبِ معمول قرعہ اندازی کی، صدیقہ نام نکل آیا تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے لیا۔یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں ہودج میں سوار ہوئی۔میرا ہودج ہی اٹھا کر اونٹ پر رکھا جاتا تھا اور نیچے اتارا جاتا تھا، مجھے باہر نکلنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی، اس طرح ہم مدینہ سے چل دیئے۔جب جہاد سے فارغ ہو کر واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچ کر ایک جگہ اترے، رات کو کوچ کرنے کا اعلان ہوا، میں رفعِ ضرورت کے لئے اٹھی اور چل کر لشکر سے آگے نکل گئی، ضرورت سے فارغ ہو کر جب اپنے مقام پر پہنچی اور سینہ کو ٹٹولا تو میرا یمنی عقیق والا ہار ٹوٹ کر کہیں گم ہو گیا، میں ہار ڈھونڈنے کے لئے فوراً لوٹ پڑی۔ہار کی تلاش میں دیر لگ گئی۔

میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا گیا۔ اس زمانہ میں عورتیں ہلکی ہوتی تھیں بھاری نہیں ہوتی تھیں، ان پر گوشت نہیں چڑھا ہوتا تھا۔ کھانا تھوڑا کھاتی تھیں، اس لئے لوگوں نے ہودج کی خفت محسوس نہ کی، پھر میں کم سن لڑکی ہی تھی۔ انہوں نے ہودج کو اونٹ پر لاد دیا اور اونٹ کو کھڑا کر کے چل دیئے۔ لشکر روانہ ہونے کے بعد مجھے ہار مل گیا، پڑاؤ پر واپس آئی تو وہاں کوئی بھی نہ تھا، بالکل خالی تھا۔ مجبوراً اپنی فرودگاہ پر ہی رک گئی اور خیال کیا کہ جب لوگ مجھے نہ پائیں گے تو لوٹ کر ضرور آئیں گے۔ اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے مجھے اونگھ آ گئی۔

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ نے لشکر کے بہت پیچھے بہت دور قیام کیا تھا۔ کیونکہ وہ کوئی گری پڑی شے تلاش کرنے اور نگرانی رکھنے پر مامور تھے۔ وہ رات کے آخری حصہ میں اپنی فرودگاہ سے حسب الحکم روانہ ہوئے اور صبح کو میری فرودگاہ پر پہنچ گئے، انہوں نے دیکھا کہ کوئی سو رہا ہے، دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا، کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا۔ میں ان کے پڑھنے کی آواز سے بیدار ہو گئی اور اپنا چہرہ چادر سے ڈھانک لیا۔ خدا کی قسم انہوں نے مجھ سے کوئی بات ہی نہیں کی، اور سوائے کلمہ استرجاع کے اور کوئی لفظ میں نے ان سے نہیں سنا۔ انہوں نے اپنی اونٹنی میرے پاس لا کر بیٹھا دی اور اس کا گھٹنا باندھ دیا۔ میں اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہو گئی۔ وہ مہار پکڑے ہوئے آگے آگے چلتے رہے، ہمارا لشکر ٹھیک دوپہر کے وقت ایک جگہ ٹھہر گیا تھا۔ میں اس طرح لشکر تک پہنچ گئی۔ میرے معاملہ میں تہمت تراشوں کو ہلاک ہونا تھا، وہ غلط افواہیں پھیلا کر مارا گیا۔ اس تہمت تراشی کا سب سے بڑا ذمہ دار عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار ہو گئی اور ایک ماہ بیمار رہی، لوگ الزام تراشیوں میں مشغول تھے، بیماری کے زمانے میں مجھے پتہ نہیں تھا۔ صرف یہ بات میرے لئے ضرور پریشان کن تھی اور شبہ پیدا کرنے والی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ التفات میری طرف نہ تھا، جو میری بیماری سے پہلے ہوا کرتا تھا۔ بس اتنی سی بات ہوتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ حسب معمول آتے اور سلام علیک کرتے اور فرماتے تم لوگ کیسے ہو؟ پھر واپس چلے جاتے۔ اس سے مجھے شبہ سا ہوتا اور پریشانی ہوتی، لیکن راز کا پتہ نہ تھا۔ جب میں اچھی ہو گئی مگر کمزور تھی تو ایک رات کو حضرت ام مسطح رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر میں مناصع کی طرف جانے کیلئے نکلی۔ پہلے ہمارے گھروں کے پاس بیت الخلاء بنے ہوئے نہ ہوتے تھے، رفعِ ضرورت کے لئے رات کو ہم جنگل کی طرف عربوں کے پہلے رواج

کے مطابق جایا کرتی تھیں۔ ہمیں گھروں کے قریب بیت الخلاء بنانے سے ایذا ہوتی تھی۔ (مسطح کی ماں ابورہم بن عبدمناف کی بیٹی تھی، اور مسطح کی نانی صخر بن عامر کی بیٹی تھی، صخر کی بیٹی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھی اور اس کا بیٹا مسطح بن اثاثہ تھا۔) غرض میں اور ام مسطح دونوں ساتھ ساتھ ضرورت سے فارغ ہو کر گھر کی طرف لوٹے۔ ام مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ گیا اور اس نے ٹھوکر کھائی، گرتے ہی اس کے منہ سے نکلا: "مسطح مرے"۔ میں نے کہا تم نے بہت بُری بات کہی۔ کیا تم ایسے شخص کو کوس رہی ہو جو بدر میں شریک تھا۔ ام مسطح نے کہا، بیٹی کیا تم نے اس کی بات نہیں سنی؟ میں نے کہا: اس نے کیا کہا؟ اس پر ام مسطح نے مجھے تہمت تراشوں کی کہی ہوئی بات بتائی۔ اس بات کو سن کر میری بیماری اور بڑھ گئی۔ جب گھر کو لوٹی اور رسول اللہ ﷺ حسب معمول تشریف لائے اور دریافت کیا، آپ لوگ کیسے ہیں تو میں نے کہا، کیا آپ اجازت دیں گے کہ میں اپنے والدین کے گھر چلی جاؤں، میرا خیال تھا کہ مجھے یقینی خبر ماں باپ سے مل جائے گی، آپ نے اجازت دے دی، میں والدین کے گھر پہنچی اور اپنی والدہ سے پوچھا، ماں! لوگ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ والدہ نے کہا، بیٹا تم اس کا رنج نہ کرو، جب کوئی عورت کسی شوہر کی نظر میں چمکیلی ہوتی ہے اور شوہر اس سے محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں بھی ہوتی ہیں تو سوکنیں اس کے خلاف بڑی بڑی باتیں بناتی ہیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ، لوگ یہ باتیں کہہ رہے ہیں، میں اس خبر کو سن کر رات بھر روتی رہی، صبح تک نہ میرا آنسو تھما، نہ نیند آئی، پھر صبح کو بھی روتی رہی۔

ادھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ کیونکہ وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی۔ حضرت اسامہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی کی پاک دامنی سے واقف تھے۔ انہوں نے پاک دامن ہونے کی گواہی دی۔ رسول اللہ نے خادمہ بریرہ کو بلایا اور فرمایا، کیا تو نے عائشہ کی کوئی ایسی حرکت دیکھی ہے جس سے تیرے دل میں کچھ شک گزرا ہو؟ بریرہ نے کہا، قسم ہے اس کی جس نے آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے، میں نے عائشہ کی کوئی بات ایسی نہیں دیکھی کہ میں نکتہ چینی کر سکوں۔ ہاں بس اتنی بات ضرور ہے کہ وہ چونکہ کم سن لڑکی ہے، سو جاتی ہے، آٹا گوندھا ہوا رکھا رہتا ہے، بکری آتی ہے اس کو کھا جاتی ہے۔ حضرت امام اسمٰعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان مزید بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں چونکہ آپ اکثر گھر پر ہی تشریف فرما رہتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، حضرت رسول اللہ ﷺ نے عائشہ کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے فرمایا:

''میں منافقین کے کذب کو یقینی طور پر جانتا ہوں، میں عائشہ کی برأت کو ایک نئے پہلو سے جانتا ہوں وہ یہ کہ مکھی آپ کے بدن مبارک کے نزدیک نہیں جاتی، جب اللہ تعالیٰ نے مکھی کو آپ کے بدن سے دور رکھا ہے تو آپ کے اہل کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ انہوں نے فرمایا:

میں عائشہ کی برأت کو ایک نئے پہلو سے جانتا ہوں کہ جب آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا، نہ سورج کی روشنی میں، نہ چاند کی چاندنی میں، تاکہ کسی کا اس پر قدم نہ پڑے، جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے سایہ کی حفاظت فرمائی ہے تو آپ کے اہلِ خانہ کے بارے میں کیا کہنا''۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم حاضر ہوئے، آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا۔ انہوں نے عرض کیا:

''میں عائشہ کی برأت کو نئے انداز سے جانتا ہوں، یارسول اللہ! ایک مرتبہ ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی، ان دنوں جوتی سمیت نماز پڑھی جاتی تھی، آپ نے نماز کے دوران ایک نعل شریف اتار دی، نماز کے بعد ہم نے دریافت کیا، کیا یارسول اللہ! یہ سنت ہے؟ آپ نے فرمایا تھا کہ نماز میں جبرئیل امین حاضر ہوئے تھے، انہوں نے عرض کیا تھا، یارسول اللہ! آپ کی نعل شریف میں کچھ نجاست کا اثر ہے، آپ اسے اتار دیجئے تو جو رب آپ کی نعل شریف میں نجاست کا اثر باقی نہیں رکھتا وہ آپ کے اہلِ خانہ میں بری بات کیسے دیکھ سکتا ہے''۔

ان تحقیقات کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عبداللہ بن ابی کی طرف سے معذرت پیش کرنے کے خواستگار ہوئے اور فرمایا: اے گروہ اسلام! میرے گھر والوں کے معاملہ میں عبداللہ بن ابی کی ذات سے مجھے سخت تکلیف پہنچی ہے، کیا کوئی اس کی طرف سے میرے سامنے کوئی عذر پیش کر سکتا ہے؟ خدا کی قسم! مجھے اپنی بیوی کے متعلق کوئی بری بات نہیں معلوم ہوئی، اچھائی ہی معلوم ہوئی ہے، لوگ ایک ایسے آدمی کا نام لے رہے ہیں جس کے اندر مجھے کوئی برائی معلوم نہیں ہوتی ہے اور وہ اچھا ہی ہے، وہ میرے گھر کے اندر میرے ساتھ جاتا ہے۔ تنہا نہیں جاتا، یہ سن کر حضرت سعد بن معاذ اشہلی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اور عرض کی یارسول اللہ! اگر آپ کی طرف سے تہمت تراش کو کچھ دکھ پہنچ جائے تو میں آپ کو معذور جانتا ہوں، اگر وہ اس قبیلہ میں ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا، اور اگر

ہمارے خزرجی بھائیوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ یہ بات سن کر قبیلہ خزرج کا ایک شخص کھڑا ہوا، حضرت حسان کی ماں اس شخص کے چچا کی بیٹی تھی، یعنی حضرت سعد بن عبادہ سردار خزرج کھڑے ہوئے، پہلے یہ نیک آدمی تھے، لیکن قبیلہ کی حمیت ان پر سوار ہوگئی، اور سعد بن معاذ سے کہنے لگے، خدا کی قسم تم نے جھوٹ کہا، تم نہ اس کو قتل کرو گے، نہ اس کو قتل کرنے کی تم میں ہمت ہے، اگر وہ تمہارے قبیلہ والوں سے ہوتا تو میرے خیال میں تم اس کو قتل کرنے کا ارادہ ہی نہ کرتے، اس پر سعد بن معاذ کے چچازاد اُسید بن حُضیر نے سعد بن عبادہ سے کہا، تم نے خدا کی قسم جھوٹ کہا، ہم اس کو ضرور بالضرور قتل کردیں گے، تم یقیناً منافق ہو، منافقوں کی طرف سے لڑتے ہو۔ اس کے بعد اوس اور خزرج دونوں قبیلے جوش میں آگئے، قریب تھا کہ آپس میں لڑ پڑیں۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر موجود تھے۔ آپ سب کو ٹھنڈا کررہے تھے، آخر سب خاموش ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی خاموشی اختیار کرلی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں روزانہ دن بھر روتی رہی اور رات بھر بھی میرا آنسو نہ تھما، نہ نیند آئی۔ والدین کو اندیشہ ہوگیا کہ روتے روتے میرا جگر پھٹ جائے گا۔ دونوں حضرات میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اجازت دے دی، وہ آکر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی، کچھ دیر کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے، اس سے پہلے جب میرے متعلق چہ میگوئیاں شروع ہوئی تھیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ کا وقفہ گزر چکا تھا۔ اس عرصہ میں میرے معاملہ سے متعلق کوئی وحی بھی نہیں آئی تھی۔ بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ نے اول کلمہ شہادت پڑھا، پھر فرمایا! عائشہ مجھے تیرے متعلق ایسی ایسی خبریں پہنچی ہیں، اگر تو ان سے پاک ہے تو اللہ تیری پاکی کو ظاہر فرمادے گا اور اگر تو اتفاقاً کسی گناہ میں مبتلا ہوگئی ہو تو اللہ سے توبہ واستغفار کر، بندہ جب گناہ کا اقرار کرلیتا ہے اور معافی کا طلب گار ہوتا ہے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، جب رسول اللہ ﷺ اپنی بات پوری کرچکے تو میرے آنسو تھم گئے کہ ایک قطرہ بھی نکلتا محسوس نہ ہوا۔ پھر میں اپنے والد سے کہا: رسول اللہ کی بات کا جواب دیجئے۔ والد نے کہا، خدا کی قسم مجھے کوئی جواب معلوم نہیں، کیا جواب دوں، پھر میں نے اپنی والدہ سے یہی کہا کہ آپ جواب دیجئے۔ انہوں نے والد کی طرح یہی کہا کہ میں کیا کہوں، مجھے کوئی جواب معلوم نہیں۔ آخر میں نے خود کہا: خدا کی قسم میں جان گئی کہ تم لوگوں نے یہ بات سن کر اپنے دلوں میں جمالی ہے اور اس کو سچ

ماننے لگے ہو، اب اگر میں کہوں کہ میں اس سے پاک ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھے سچا نہ جانو گے۔ مجھے اپنی اور تمہاری حالت کی اس کے سوا اور کوئی مثال نہیں ملتی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہا تھا: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَاتَصِفُوْنَ ۝ یہ کہنے کے بعد میں نے منہ موڑ لیا اور بستر پر لیٹ گئی، میں یہ تو جانتی تھی چونکہ میں پاک ہوں، اللہ ضرور میری پاکی کا اظہار فرمائے گا، لیکن میرا یہ گمان نہ تھا کہ میرے معاملے میں اللہ کوئی ایسی وحی نازل فرمائے گا جو ہمیشہ قرآن میں پڑھی جائے گی، میرے دل میں میری حالت اس قابل نہ تھی کہ اللہ اس سلسلہ میں اپنا کلام نازل فرماتا جو ہمیشہ پڑھا جائے گا، مجھے تو امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کی طرف سے میری پاک دامنی کا کوئی خواب دکھایا جائے گا۔

خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ تھے اور نہ کوئی گھر والا باہر نکلا تھا کہ اللہ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمادی اور نزولِ وحی کے وقت رسول اللہ ﷺ پر جو تکلیف ہوتی تھی وہ ہونے لگی، سخت سردی کے زمانے میں نزولِ وحی کے وقت چاندی کے موتیوں جیسے پسینے کے قطرے آپ کی پیشانی سے ٹپکنے لگتے تھے، کچھ دیر بعد وحی کی وہ حالت دور ہوئی اور ہنستے ہوئے جو لفظ آپ نے سب سے پہلے اپنے منہ سے نکالا وہ یہ تھا: عائشہ خوش ہو جا، اللہ تعالیٰ نے تیری پاک دامنی کا اظہار کر دیا۔ میری ماں نے کہا: اٹھ کر رسول اللہ کے پاس جاؤ۔ میں نے کہا: خدا کی قسم میں نہ اٹھ کر رسول اللہ کی طرف جاؤں گی نہ اللہ کے سوا کسی کا شکر کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے میری پاک دامنی ظاہر فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی اٹھارہ آیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی کے اظہار کے لئے نازل فرمائیں۔ زیبِ عنوان ان میں سے پہلی آیت ہے۔ (۷)

---

(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۷۶،

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۸

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۴

☆ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۳۸۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۳۱

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۳۹

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۶۸

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ پریشانیوں، مصیبتوں، ابتلاؤں، بہتان تراشیوں، بیماریوں وغیرہ پر صبر کرنا بڑی ہمت والوں کا کام ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ کے ہاں وہ بڑا محبوب ہے۔ مصائب پر صبر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○ آلایہ . (سورۃ آل عمران: آیت ۱۸۶)

اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ. آلایہ (سورۃ الاحقاف: آیت ۳۵)

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

ام المومنین سیدہ طاہرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان تراشی کے دور میں حضور محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء، خود ام المومنین رضی اللہ عنہا، آپ کے والدین سیدنا ابوبکر صدیق اور ام رومان رضی اللہ عنہما، حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ اور دیگر مخلص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے کمال صبر سے کام لیا۔ صبر کرنے والوں کے ساتھ رب تعالیٰ کی خصوصی رحمت شاملِ حال ہوتی ہے۔ بے صبری تو مصائب کو بڑھا دیتی ہے۔ اس لئے بندۂ مومن کے لئے مصائب میں صبر کرنا لازم ہے، اس سے اس کی مشکلات آسان ہو جائیں گی اور رب تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ (۸)

بقیہ(۷) ☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۰۹

☆ تفسیر روح البیان از علامہ حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۲۲

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۱۱

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۲۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م۶۸۵ھ)، ج۲ ص۸

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۳۹

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۶

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ دار المعروفہ بیروت، لبنان، ج۳ ص۳۴۸

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۷۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین بن عمر بن کثیر شافعی (م۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۷۲

﴿۲﴾ نبی پاک ﷺ، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شدید غم، ایذا اور حزن و ملال پر صبر کیا۔ منافقین نے طعنے دیئے، بہتان باندھے، اسلام، بانی اسلام نے ان کی ایذاؤں کو ایک ماہ کے طویل عرصہ تک برداشت کیا، یہ ان کے لئے بہتر ثابت ہوا۔ اس کی وجہ سے انہوں نے:

(ا) اجر عظیم پایا۔

(ب) اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے برأتِ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر قرآن مجید کی اٹھارہ آیات نازل فرمائیں جو ہمیشہ تلاوت کی جاتی ہیں۔ اس سے متعلقین کو سرور حاصل ہوا۔

(ج) قاذفین کو قذف کی سزا ملی۔

(د) جن حضرات نے اس ابتلا کے دور میں حسنِ ظن سے کام لیا اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی۔

اس لئے صبر میں اجر ہے اور یہ خیر ہی خیر ہے۔

﴿۳﴾ جس شے کا نفع اس کے نقصان سے زیادہ ہو وہ خیر ہے اور جس شے کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہو وہ شر ہے۔ خیر اور شر کا یہ خدائی پیمانہ ہے، اس لئے جو معاملہ بھی انسان کو پیش آئے اسے اسی پیمانہ سے ماپے۔ فوری اور عارضی نفع یا نقصان کو دیکھ کر فیصلہ کرنا غلط ہے۔

یاد رہے وہ خیر جس میں شر کا شائبہ نہیں وہ جنت ہے اور وہ شر جس میں خیر کا شبہ نہیں وہ جہنم ہے۔ (۹)

﴿۴﴾ محبوبانِ خدا اولیاء اللہ اور صالحین کو جو بلائیں پیش آتی ہیں وہ ان کے حصے میں آنے والے انعامات سے بہت ہی کم ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کی زندگیوں میں خیر ہی خیر ہے۔ ان کی آزمائشیں دیکھ کر ان سے بدظن ہونا مومن کا کام نہیں۔ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مثال اس سلسلہ کی اعلیٰ رہنما ہے۔ (۱۰)

بقیہ(۸) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۲۲

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص۱۷۳

(۹) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۷۷

(۱۰) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص۱۷۷

﴿۵﴾ سیدہ طیبہ طاہرہ ام المومنین عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ عنہما پر تہمت لگانا کفر ہے۔ان کی طہارت، عدالت، فراست اور عفت خود قرآن مجید نے بیان کردی ہے۔قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا انکار کفر ہے۔(۱۱)

﴿۶﴾ عورت گلے میں موتیوں کا ہار ڈال سکتی ہے، یہ جائز ہے۔(۱۲)

﴿۷﴾ اگر اجنبی عورت اکیلی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کی ہلاکت کا خوف ہو تو اسے ساتھ لے جانا جائز بلکہ واجب ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے ساتھ لے لیا تھا۔اس پر حضور ﷺ نے منع نہ فرمایا تھا۔(۱۳)

﴿۸﴾ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور پُرنور آقا کریم ﷺ کے دشمنوں کی ہجو آپ کے حکم سے کرتے تھے۔اس پر آقا کریم ﷺ خوشی کا اظہار فرماتے، آپ نے انہیں دعا دی تھی کہ اے اللہ! جبرئیل کو اس کے ساتھ کردے، اب بھی حضور پُرنور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کا رد کرنا (نظم ہو یا نثر میں) آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محبوب ہے۔(۱۴)

﴿۹﴾ اگر انسان قافلہ سے اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جائے اور ساتھی اس سے دور نکل جائیں تو اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ جس مکان سے ساتھیوں سے جدا ہوا تھا وہاں آجائے، ساتھی اس کی تلاش کرنے کے لئے وہاں پہنچ جائیں، اس کا ادھر ادھر پھرنا اور تلاش کرنا بے سود بلکہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔سیدہ طیبہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فراست یوں ظاہر ہوئی کہ وہ قافلہ سے جدا ہو کر اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں، اس سے وہ قافلہ تک پہنچ گئیں۔(۱۵)

---

(۱۱) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۲، ص۱۷۳
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۲۴

(۱۲) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج۲، ص۸۰
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۲۳

(۱۳) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۲۳

(۱۴) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص۲۷۲

(۱۵) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج۳، ص۱۳

فائدہ:

چار چیزوں کی برأت چار ذریعوں سے ہوئی۔

(ا) حضرت یوسف علیہ السلام پر لگی ہوئی تہمت حضرت زلیخا کی قوم کے شاہد نے دور کی۔

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہودیوں نے تہمت لگائی، آپ کی تہمت پتھر نے کپڑے دور لے جا کر دور کی۔

(ج) حضرت مریم رضی اللہ عنہا پر بغیر نکاح کے بچہ پیدا کرنے کی تہمت لگی۔ اس تہمت کو پیدا ہونے والے بچے نے دور کیا۔

(د) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے الزام لگایا۔ رب تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیات سے اس بہتان کو دور فرمایا۔(۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۶) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۲۵

باب (۳۰۲)

﴿حسنِ ظن واجب ہے﴾

﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًاۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ (سورۃ النور آیت: ۱۲)

کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے۔

حل لغات:

لَوْلَا: کیوں نہ ہوا، کیوں نہیں۔

یہ کلمہ تین وجہ سے استعمال ہوتا ہے:

اول: جب یہ فعل ماضی پر داخل ہو تو معنی توبیخ (جھڑک) کا دیتا ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں یہی صورتِ حال ہے۔

دوم: جب یہ کلمہ فعل مضارع پر داخل ہو تو تحضیض (برانگیختہ کرنا) کا معنی دیتا ہے۔

سوم: جب یہ کلمہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو شرط پائے جانے کی صورت میں جوابِ منع میں ہوتا ہے۔(۱)

بِاَنْفُسِهِمْ: اپنوں پر، اپنے آپ پر۔

یہاں یہ معنی مراد لینا درست ہے۔

(۱) ☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۲

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۷۴

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

اول: مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔

دوم: مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنے آپ پر نیک گمان کیا ہوتا۔(۲)

آیتِ مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جن لوگوں کو ام المومنین سیدہ صدیقہ بنتِ صدیق رضی اللہ عنہما پر تہمت میں تردد تھا کہ یہ تہمت سچی ہے یا جھوٹی، ان لوگوں کو عتاب ہو رہا ہے کہ کیوں تم نے حسنِ ظن سے کام نہ لیا اور بلا دلیل ایک افواہ پر تردد کا اظہار کیا، تم پر واجب تھا کہ مسلمانوں کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے اور بہتان کو بہتان جانتے کہ یہ واضح طور پر بہتان تھا۔ ربِّ کریم جل وعلا نے اسے کھلا بہتان قرار دیا۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جس مسلمان کا ظاہر فسق سے بری ہو وہ عادل ہے، اس کو عادل سمجھنا واجب ہے، اس کے خلاف برا گمان رکھنا حرام ہے۔(۳)

﴿۲﴾ عام مومنین کے عقود، افعال اور تصرفات، جب شرعی موانع سے خالی ہوں، کو صحت اور جواز پر محمول کرنا واجب ہے۔ ان کو فساد پر محمول کرنا ناجائز ہے۔(۴)

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۰۷
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۳۵۴
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۴۳۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمودبن عمربن محمدالزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳،ص ۲۲۲
☆ مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص ۱۱۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸،ص ۱۱۷

(۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۰۶
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللّٰہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۱۳۵۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللّٰہ محمدبن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج۱۲،ص ۱۸۱
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمدبن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر، ج۲۳،ص ۱۷۷
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی ، ج۲،ص ۹۱
☆ تفسیر البحر المحیط ،لمحمدبن یوسف الشھیربابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۶،ص ۴۳۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸،ص ۱۱۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۳۹۴

(۴) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان، ج۳،ص ۳۰۶

﴿۳﴾ ایمان کا تقاضا ہے کہ تمام مومنوں کے متعلق اچھا گمان رکھنا، ان پر نکتہ چینی سے باز رہنا، جو لوگ مومنوں کی عیب چینی کریں ان کا دفاع اس طرح کرنا جس طرح اپنی ذات کے خلاف حرف گیری کے وقت کیا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تمام مومنوں کو اپنا بھائی بلکہ اپنی ذات کی طرح سمجھنا ایمان کا تقاضا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ فِیْ تَوَاصُلِهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَاوَجَعَ بَعْضُهٗ وَجَعَ کُلُّهٗ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰی (۵)

آپس میں صلہ رحمی کرنے اور رحم کرنے میں مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی مانند ہے، جب اس کے بعض حصہ میں درد ہو تو تمام جسم میں درد ہوتا ہے اور بخار کے باعث رات بھر نیند نہیں آتی۔ (۶)

﴿۴﴾ جب مسلمان سے کوئی بری بات ظاہر نہ ہو اس کو عادل جاننا واجب ہے، کیونکہ ہم حسنِ ظن کے مامور ہیں، بدظنی سے ہمیں بچنے کا حکم ہے، گمان اور تخمینہ سے انہیں برا کہنا جائز نہیں۔ جب تک کوئی گناہ کی بات ظاہر نہ ہو اس کی شہادت قبول ہے۔ قرآن مجید کا حکم صریح ہے:

اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ط آلایة (سورة یونس: آیت ۳۶)

بے شک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا۔

حدیث شریف میں بدگمانی سے منع فرمایا گیا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے (عَلٰی صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ)

---

(۵) ☆ رواه الخطیب بغدادی فی تاریخ بغداد عن نعمان بن بشیر
☆ رواه الامام فخرالدین الرازی فی تفسیره، ج۲۳، ص۱۷۷

(۶) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۰۷
☆ احکام القرآن از علامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج۳، ص۱۳۵۴
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج۳، ص۲۲۲
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حیّان الاندلسی الغرناطی (۶۵۴ - ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج۶، ص۴۳۷
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامه ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص۱۱۶
☆ تفسیر روح المعانی از علامه ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج۱۸، ص۱۱۷
☆ تفسیر مظهری از علامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج۸، ص۳۹۴

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ(۷)

بدگمانی سے بچتے رہو کیونکہ سب سے بری بات بدگمانی ہے۔(۸)

﴿۵﴾ صاحبِ ایمان جس کی عفت اور صلاح کی شہرت ہو، خبرِ مجہول یا خبرِ فاسد سے اس کی عفت زائل نہیں ہوتی، اس کے بارے میں تہمت کی خبر کی تردید واجب ہے۔(۹)

﴿۶﴾ اگر کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے پاس پایا جائے اور وہ دونوں اپنے نکاح کا اعتراف کریں ان کی تکذیب جائز نہیں، بلکہ حسنِ ظن کی بنا پر ان کی تصدیق واجب ہے۔(۱۰)

﴿۷﴾ اگر کوئی اپنی تلوار کو دو سو درہم میں فروخت کرے، جبکہ اس کے دستہ پر سو درہم کا کام ہوا ہو، تو اس کے سودا کو صحت پر محمول کریں گے۔ سو درہم کی تلوار اور سو درہم اس کے دستہ پر کام کے۔ یہ سودا بھی حسنِ ظن کی بنا پر جائز تصور ہوگا۔(۱۱)

☆☆☆☆☆

---

(۷) ☆ راوه البخاری عن ابی هريرة ، ج ا ، ص ۳۸۴

☆ رواه مسلم عن ابی هريرة، ج ۲، ص ۳۱۶

☆ رواه الترمذی عن ابی هريرة ، ج ۲، ص ۲۸

☆ راوه مالک فی الموطا

☆ رواه احمد، ج ۲، ص ۲۴۵

(۸) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

(۹) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۳

☆ تفسیرروح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۲۶

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامه ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۱۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۸

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۸۱

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۸

(۱۱) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۷

☆ تفسیر کبیرازامام فخرالدین محمدبن ضياء الدين عمررازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۷۷

باب (۳۰۳)

گھروں میں داخلہ کے آداب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا
وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ
لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ
لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ
لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝ (سورۃ النور: آیات ۲۷، ۲۸، ۲۹)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو۔ پھر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو۔ یہ تمہارے لئے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں

اختیار ہے۔اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

حل لغات:

غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ :اپنے گھروں کے علاوہ۔وہ گھر جن میں تم خود رہائش پذیر نہیں بلکہ تمہارے سوا کوئی اور رہتا ہے۔ مثلاً اپنا مکان تم نے کسی کو کرایہ پر دیا۔یا ویسے ہی بغیر عوض تم نے کسی کو رہنے کو دیا۔بغیر اجازت ایسے گھروں میں بھی داخلہ منع ہے۔(۱)

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا: جب تک اجازت نہ لے لو۔

لغت میں اُنس کا معنی ہے: دیکھنا، جاننا، احساس کرنا اور وحشت نہ ہونا۔ضد وحشت۔

آنَسَ الشَّيْءَ: کسی چیز کو دیکھا جانا۔احساس کیا۔

آنَسَ الصَّوْتَ: آواز کو سنا۔

اِسْتِيْنَاس (باب اِسْتِفْعَال کا مصدر) کا مجازی معنی ہے: دیکھنا، قرآن مجید میں ایک موقعہ پر یہی معنی استعمال ہوا ہے۔

......اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا. الآیة (سورۃ طٰہٰ :آیت ۱۰ ، سورۃ النحل :آیت ۷، سورۃ القصص : آیت ۲۹)

مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے۔

طلبِ اذن کو اِسْتِیْنَاس کے کلمہ سے اس لئے تعبیر کیا کہ طلبگارِ اجازت کے دل میں ایک طرح کی وحشت ہوتی ہے، اس کو اندیشہ ہوتا ہے کہ شاید داخلہ کی اجازت نہ ملے۔جب داخلے کی اجازت مل جاتی ہے، تو اس کی وحشتِ خاطر دور ہو جاتی ہے۔طلبگارِ اجازت بھی طالبِ علم ہوتا ہے، اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ داخلے کی اجازت گھر والوں کی طرف سے ملے گی یا نہیں، اجازت ملنے کے بعد اس کو علم ہو جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج۲، ص۸۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۶

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۴۰۹

(۲) ☆ تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر، ج۴، ص۱۰۰

وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا: اوران کے ساکنوں پر سلام کرلو۔ یعنی جب تم کسی کے گھر داخل ہونے کی اجازت طلب کرو تو اس مکان کے رہنے والوں کو سلام کرو۔ (۳)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ: اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔

جَنَحَ (از باب ضَرَبَ، نَصَرَ اور فَتَحَ) جُنُوْحًا کا معنی ہے۔

جَنَحَ اِلَيْهِ: مائل ہونا۔

جَنَحَ السَّفِيْنَةُ: کشتی کا پتلے پانی میں پہنچ کر زمین سے لگ جانا۔

جَنَحَ اللَّيْلُ: رات کا آجانا

(بقیہ ۲) ☆ الفروق اللغوية مولفه ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكرى (م ۴۰۰ھ) مطبوعه كوئٹه، ص ۳۰۷

☆ مصباح المنير فى غريب الشرح الكبير للرافعى، مولفه علامه احمدبن محمدعلى المقبرى الفيومى (م ۷۷۰ھ)، ج ۱، ص ۱۴

☆ مفردات فى غريب القرآن ازعلامه حسين بن محمدالمفضل المقلب بالراغب اصفهانى (۵۰۲ھ) مطبوعه كراچى، ص ۲۸

☆ المنجد ازلوئيس معلوف ايسوعى، مطبوعه دارالاشاعت مقابل مولوى مسافرخانه كراچى، ج ۱ ۸

☆ لسان العرب، مولفه امام ابوالفضل محمدبن مكرم ابن منظورالانصارى المصرى مطبوعه: بيروت، لبنان ج ۲، ص ۱۸

☆ تفسيرالبغوى المسمّٰى معالم التنزيل للامام ابى محمدالحسين بن مسعودالفراء البغوى (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ج ۳، ص ۳۲۶

☆ تفسيرابن جرير مختصرتفسيرالطبرى ازعلامه ابوجعفربن محمدجريرالطبرى، مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۴

☆ تفسيرالكشاف للامام ابى القاسم جار اللّٰه محمودبن عمربن محمدالزمخشرى مطبوعه كراچى، ج ۳، ص ۲۳۰

☆ لباب التاويل فى معانى التنزيل المعروف به تفسيرخازن از علامه على بن محمدخازن شافعى مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۱۳۷

☆ تفسيرمظهرى ازعلامه قاضى ثناء اللّٰه پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلى، ج ۸، ص ۴۰۹

☆ التفسيرات الاحمديه ازعلامه احمدجيون جونپورى (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مكتبه حقانيه محله جنگى، پشاور، ص ۶۵۵

☆ الجامع لاحكام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالكى قرطبى (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بيروت، لبنان ۱۲، ص ۱۹۲

☆ احكام القرآن ازامام ابوبكراحمدبن على رازى جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دارالكتب العربيه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۹

☆ احكام القرآن ازعلامه ابوبكر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربى مالكى (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بيروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸

☆ مدارك التنزيل وحقائق التاويل معروف به تفسيرمدارك ازعلامه ابوالبركات عبداللّٰه بن احمدبن محمود مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۶

☆ تفسيرانوارالتنزيل واسرارالتاويل المعروف به بيضاوى ازقاضى ابوالخير عبداللّٰه بن عمربيضاوى شيرازى شافعى، ج ۲، ص ۸۲

☆ تفسيرالقرآن المعروف به تفسيرابن كثيرحافظ عمادالدين اسمٰعيل بن عمربن كثيرشافعى مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۷۸

☆ تفسيرروح المعانى ازعلامه ابوالفضل سيدمحمودآلوسى حنفى (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۳

☆ زادالمسيرفى علم التفسيرللحافظ الامام ابى الفرج عبدالرحمٰن بن على ابن الجوزى (ت ۵۹۷ھ) مطبوعه پشاور، ج ۳، ص ۳۸۵

(۳) ☆ تفسير مظهرى ازعلامه قاضى ثناء اللّٰه پانى پتى عثمانى مجددى (م ۱۲۲۵ھ) (اردوترجمه) مطبوعه دهلى، ج ۸، ص ۴۱۰

جَنَحَ (از باب ضَرَبَ) الطَّائِرُ: پرندہ کے بازو پر مارنا

جُنَاحٌ کا معنی ہے: گناہ، حرج (جَنَاحٌ کا معنی ہے بازو)۔(۴)

آیتِ مبارکہ میں اس سے مراد گناہ اور حرج ہے۔(۵)

شانِ نزول

﴿۱﴾ ایک انصاری عورت بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے گھر کے اندر بعض اوقات ایسی حالت میں ہوتی ہوں کہ میں نہیں چاہتی کہ اس حالت میں کوئی مجھے دیکھے، لیکن گھر کے آدمیوں میں سے کوئی نہ کوئی بے روک ٹوک اندر آجاتا ہے اور اس حالت میں مجھے دیکھ لیتا ہے، میں کیا کروں؟ اس سوال کے جواب میں سورۃ النور کی آیت: ۲۷ نازل ہوئی، جس میں کسی کے گھر میں داخل ہونے کے آداب سکھائے گئے۔(۶)

---

(۴) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی، ص ۲۰۸

☆ مفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل المقلب بالراغب اصفهانی (۵۰۲ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۰۰

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی (م ۷۷۰ھ) ج ۱، ص ۵۵

☆ قاموس القرآن (او اصلاح الوجوہ و النظائر فی القرآن الکریم) للمفسر الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت، ص ۱۰۹

☆ تاج العروس از علامہ سیدمرتضیٰ حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر ۲، ص ۱۳۳،

☆ لسان العرب مولفہ امام ابو الفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ بیروت، ج ۲، ص ۵۰۱

(۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۹

(۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۱

☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفربن محمدجریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۸

☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ۳، ص ۲۸۸

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۴۵

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمدجیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سیدمحمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱، ص ۱۳۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۴۰۹

﴿۲﴾ جب گھروں میں داخل ہونے کے لئے اجازت طلب کرنے کا حکم نازل ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! قریش کے تاجر جو مکہ، مدینہ اور شام کے درمیان آتے جاتے ہیں ان کا کیا ہوگا۔ سرِ راہ ان کے قیام اور اترنے کے مکان مقرر ہوتے ہیں، جن کے اندر کوئی رہتا نہیں، راستہ میں کسی جگہ ٹھہرنے کے لئے قریش کے تاجر مکان بنا کر چھوڑ دیتے ہیں۔ وہاں کس سے اجازت لیں اور کس کو سلام کریں؟ اس پر سورۃ النور کی آیت: ۲۹ نازل ہوئی۔ (۷)

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ رہائش کیلئے مکان بنانا جائز ہے، تاکہ دوسرے لوگوں سے پردہ کر سکے، خود ذاتی طور پر اپنے منافع کا مالک بن سکے، خارج سے کوئی دوسرا اس کے ذاتی منافع میں مداخلت نہ کر سکے، مالک مکان کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی اور داخل نہ ہو سکے، مکان میں رہائش پذیر کے پردہ پر کوئی اور اطلاع نہ پا سکے۔ (۸)

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ جل وعلا نے اس گھر میں بلا اجازت داخلہ ممنوع قرار دیا ہے جس میں وہ خود نہیں رہتا۔ اس گھر میں داخلہ کیلئے اجازت لینا ضروری قرار دیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنا ذاتی مکان کسی کو کرایہ پر دے دے

(بقیہ۶) ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلا ل الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران. ج ۶، ص ۱۵۷

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۸۲

(۷) ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج ۳، ص ۳۲۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج ۸، ص ۴۱۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۳۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۴۵

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۳

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

(۸) ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸

یا ویسے رہنے کے لئے بلا و معاوضہ دے دے تو مالک مکان کیلئے لازم ہے کہ اس گھر میں داخل ہونے کے لئے اس سے اجازت لے جو اس میں رہتا ہے۔ آیتِ مبارکہ زیبِ عنوان میں اس کی صراحت ہے۔(۹)

﴿۳﴾ کسی کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کرنے کے ساتھ گھر والوں پر سلام کرنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً یوں کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ یہ کلمات وقفہ وقفہ کے ساتھ تین بار کہے۔ تاکہ گھر والوں کو یقینی طور پر اس کے آنے اور اجازت طلب کرنے کی اطلاع ہو جائے۔ اگر داخلہ کی اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جائے، ورنہ واپس چلا آئے۔ یہی سنت ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِذَاسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَـلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ (۱۰)

---

(۹) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۰۹
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۸
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۲
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۶
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۲۴۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۷۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۶
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۲۶
☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۳
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۳۳۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۴۰۹
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی، ج ۲، ص ۸۲
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبد الرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور ج ۳، ص ۳۸۵
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۳
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۵
☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۵۷
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۲

(۱۰) ☆ رواہ البخاری عن ابی سعید الخدری، ج ۲، ص ۹۲۳
☆ رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری، ج ۲، ص ۲۱۰

جب تم میں سے کوئی ایک تین بار داخل ہونے کی اجازت طلب کرلے پھر بھی اسے اجازت نہ ملے تو اسے چاہئے کہ واپس چلا آئے۔

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا عمل شریف وارد ہے کہ آپ نے تین مرتبہ اجازت چاہی۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَنْزِلِنَا، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، قَالَ: فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا فَقَالَ قَيْسٌ فَقُلْتُ اِلَا تَاْذَنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ذَرْهُ يُكْثِرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ تَسْلِيْمَكَ وَاَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، قَالَ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوْغَةً بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ فَاغْتَسَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِكَ وَرَحْمَتِكَ عَلٰى اٰلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ.........الحديث (١١)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے (مکان میں داخل ہونے کی اجازت کی خاطر) فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (اللہ تعالیٰ کی تم پر سلامتی ہو اور اس کی رحمت ہو۔) راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب نہایت پست آواز میں دیا۔ راوی قیس نے (اپنے باپ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو داخلہ کی اجازت کیوں نہیں دی۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ (میں چاہتا ہوں کہ) آپ کثرت سے ہم

(بقیہ ١٠) ☆ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید الخدری، ج ٢، ص ٣٥٧

☆ رواہ الترمذی عن ابی سعید الخدری، ج ٢، ص ١١٠

☆ رواہ احمد، ج ٣، ص ٦، ١٩......

☆ رواہ الدارمی فی کتاب الاستیذان۔

(١١) ☆ رواہ ابو داؤد عن قیس۔ ج ٢، ص ٣٥٨، حدیث: ١٨٥

☆ رواہ احمد۔ ج ٣، ص ٤٢١/ ج ٤، ص ٤٤

پر سلامتی کی دعا فرماتے رہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوسری مرتبہ فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ اس کا جواب بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پست آواز میں دیا۔ پھر (تیسری بار) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جواب نہ سن کر رسول اللہ ﷺ واپس آنے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے دوڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کا سلام سنا اور جواب پست آواز میں دیا، تاکہ آپ کا ہم پر کثیر مرتبہ سلام ہو۔ راوی فرماتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کے غسل کیلئے پانی لانے کا حکم دیا۔ حضور ﷺ نے غسل فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک لحاف زعفران یا وَرْس (ایک نباتات) سے رنگا ہوا پیش کیا۔ آپ نے قبول فرمایا۔ پھر حضور رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے دستِ مبارک بلند فرمائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! اپنی رحمت اور برکت آلِ سعد بن عبادہ کو عطا فرما۔ (۱۲)

---

(۱۲)
- ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۰
- ☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۵۹
- ☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۴
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۶
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۷
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۲
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۳۷
- ☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی، ج ۲، ص ۸۲
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۷۸
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۵
- ☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۲۶
- ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۱
- ☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج۳، ص ۲۸۸
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۸، ص ۱۹۶

﴿۴﴾ بالغ مرد کے لئے کسی کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت لینا فرض ہے اور سلام کرنا سنت ہے۔(۱۳)

﴿۵﴾ جب اپنے گھر میں داخل ہو تو ایسا انداز اختیار کرے کہ گھر والوں کو اس کی آمد کی اطلاع ہو جائے۔ مثلاً کھانس لے، یا جوتے زمین پر رگڑ کر چلے، اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بھی گھر والوں کو سلام کرے کہ یہ باعثِ برکت ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

یَابُنَیَّ اِذَادَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِہٖ فَسَلِّمْ تَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ (۱۴)

اے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں پر داخل (ہونے کا ارادہ) کرے تو گھر والوں کو سلام کرو۔ تیرے اور تیرے گھر والوں کیلئے برکت ہوگی۔(۱۵)

﴿۶﴾ رات کو اپنے گھر میں بھی بغیر اطلاع داخل ہونا منع ہے۔(۱۶)

﴿۷﴾ اذن طلب کرتے وقت دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہو۔ بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں پہلو میں کھڑا ہو اور دروازہ کی دراڑوں سے اندر نہ جھانکے۔ تاکہ گھر والوں کی بے پردگی نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَتٰی بَابَ قَوْمٍ لَمْ یَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْھِہٖ وَلٰکِنْ مِنْ رُکْنِہٖ الْاَیْمَنِ اَوِالْاَیْسَرِ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ(۱۷)

رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر آتے تو دروازے کے سامنے کھڑا نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں پہلو میں کھڑا ہوتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔(۱۸)

---

(۱۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۰
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمدبن یوسف الشھیربابی حَیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۶
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵

(۱۴) ☆ رواہ الترمذی عن انس، ج۲، ص ۱۱۱

(۱۵) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۰
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۰

(۱۶) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

(۱۷) ☆ رواہ ابو داؤد عن عبداللہ بن بسر، ج ۲، ص ۳۵۸

(۱۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۱

﴿۸﴾ اگر مکان کا دروازہ بند ہو تو اذن حاصل کرنے کے لئے اسے دستک دینا یا گھنٹی بجانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ فِی حَائِطٍ بِالْمَدِیْنَةِ علی قَفِّ الْبِئْرِ فَمَدَّ رِجْلَیْهِ فِی الْبِئْرِ فَدَقَّ الْبَابَ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِئْذَنْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ . الحدیث(۱۹)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کے ایک باغ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے پاؤں کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے۔ باہر باغ کے دروازے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دستک دی۔ رسول اللہ ﷺ نے (غلام سے) فرمایا: ابوبکر کو اجازتِ داخلہ دو اور ساتھ ہی جنت کی بشارت دو۔ (۲۰)

﴿۹﴾ جب بھی اجازت کے لئے کسی کے دروازے کو دستک دے تو نہایت وقار اور خفیف انداز سے دستک دے، بالخصوص کسی معظم ہستی کے دروازے کو نہایت ادب سے خفیف انداز میں دستک دے۔ درشت انداز میں دستک دینا سوئے ادبی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا معمول تھا کہ وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے درِ دولت میں ہاتھ کے ناخنوں سے نہایت ادب سے دستک دیتے تھے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَبْوَابُ النَّبِیِّ ﷺ کَانَتْ تُقْرَعُ بِالْاَظَافِیْرِ (۲۱)

(بقیہ۱۸) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۹۳

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاھرہ ازھر:۱۸،ص ۱۹۸

☆ تفسیرروح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمودآلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج ۱۸،ص ۱۳۵

☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم،ایران:ج ۶،ص ۱۲۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیرخازن از علامہ علی بن محمدخازن شافعی مطبوعہ لاھور،ج ۳،ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللّٰہ بن احمدبن محمودمطبوعہ لاھور،ج ۳،ص ۳۴۷

☆ تفسیرصاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ)مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ،مکہ مکرمہ.ج ۳،ص ۱۲۵

☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر،ج ۳،ص ۲۷۹

☆ تفسیرمظھری ازعلامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمہ)مطبوعہ دھلی،ج ۸،ص ۲۱۳

(۱۹) ☆ رواہ احمدعن ابی موسی الاشعری،ج ۴،ص ۴۰۷

(۲۰) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۱۲،ص ۱۹۴

(۲۱) ☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد.ص ۳۷۸،(حدیث نمبر:۱۰۸۰)

نبی پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے دروازوں کو ناخنوں سے دستک دی جاتی تھی۔(۲۲)

﴿۱۰﴾ داخلہ کی اجازت طلب کرتے وقت اپنا نام وغیرہ ذکر کرے۔ پوچھنے پر یہ نہ کہے کہ "میں ہوں"۔ مقصود یہ ہے کہ مالک مکان کو اس کا پورا تعارف ہو جائے۔ تاکہ سوال جواب کی کلفت سے بچ جائے۔

حدیث شریف میں ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا، فَقُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ :اَنَا اَنَا؟ كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا(۲۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں اپنے باپ کے قرضہ اتارنے کے بارے میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا: کون؟ میں نے عرض کیا: میں، فرمایا: میں میں، گویا آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

ایک طویل حدیث کا ایک حصہ یوں ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيَدْخُلُ عُمَرُ. الحديث(۲۴)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم کیا عمر کو اندر آنے کی اجازت ہے؟

اس حدیث میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا نام لے کر حضور ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔(۲۵)

---

(۲۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۵
☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیرمدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۳۳۳
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م ۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

(۲۳) ☆ رواہ البخاری عن جابر، ج ۲، ص ۹۲۳

(۲۴) ☆ رواہ ابوداؤد. حدیث نمبر: ۵۲۰۱
☆ رواہ نحوہ البخاری. حدیث: ۴۹۱۳
☆ رواہ مسلم، حدیث: ۱۴۷۹

(۲۵) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۰۹
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۵
☆ تفسیرالقرآن المعروف بہ تفسیرابن کثیرحافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیرشافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۷۹
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران. ج ۶، ص ۱۵۸
☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ)مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۸۲

﴿۱۱﴾ اجازت طلب کرتے وقت وہی زبان اور اسلوب اختیار کرے جو اس علاقہ میں رائج ہے، کسی خاص زبان یا اسلوب کا اختیار کرنا ہر علاقہ میں ضروری نہیں۔(۲۶)

﴿۱۲﴾ جو شخص مکان میں بار بار آتا ہو اور اسے مالک مکان کی طرف سے داخلہ کی اجازت ہو اسے بار بار اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔(۲۷)

﴿۱۳﴾ جب کوئی شخص کسی کو بلانے کی غرض سے اپنا قاصد بھیجے اور وہ شخص قاصد کے ہمراہ اس کے پاس آجائے تو اسے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ قاصد کے ہمراہ آجانا ہی اس کی اجازت کو کافی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ(۲۸)

کسی شخص کا قاصد دوسرے کی طرف گویا اس کے لئے اذن ہے۔(۲۹)

﴿۱۴﴾ مذکورہ بالا حکم (اجازت طلب کرنے کا) اس گھر کے بارے میں ہے جس میں تمہاری اپنی سکونت نہیں۔ اگر کوئی اپنی سکونت والے مکان میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اور اس میں اس کی اہلیہ اور بال بچے رہتے ہوں تو اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔ صرف گھر والوں پر سلام کرلو کہ حدیث شریف میں ہے:

اِذَادَخَلْتُمْ بُيُوْتَكُمْ فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا. الحديث (۳۰)

جب تم اپنے گھر والوں میں داخل ہونے لگو تو گھر والوں کو سلام کرلیا کرو۔(۳۱)

---

(۲۶) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۶

(۲۷) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۳۱۱

(۲۸) ☆ رواه ابوداؤد عن ابی هریره. حدیث: ۵۱۸۹

☆ رواه البخاری فی الادب المفرد. حدیث: ۱۰۷۶

☆ رواه ابن حبان، حدیث: ۵۸۱۱

(۲۹) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعه دارالکتب العربیه بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۳۱۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۷

☆ تفسیر کبیر ازامام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۹۸

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیرخازن از علامه علی بن محمدخازن شافعی مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردوترجمه)مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۴۱۱

(۳۰) ☆ کنزالعمال، ج ۱۵، ص ۵۱۵۴۵

(۳۱) ☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمدبن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعه بیروت،لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۷

﴿۱۵﴾ اگر گھر میں تمہاری اہلیہ کے ہمراہ تمہاری ماں یا بہن بھی رہتی ہو تو گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت طلب کرنے کی حاجت نہیں۔ البتہ داخلہ کے وقت ایسا عمل کرلو کہ گھر والوں کو تمہاری آمد کی اطلاع ہو جائے تاکہ وہ اپنا ستر وغیرہ مکمل کرلیں۔ مثلاً کھانسی کرلو، جوتی چٹخالو، یا دروازہ پر دستک دے لو۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں اپنی والدہ سے اجازت لے کر گھر میں داخل ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: اجازت لے کر داخل ہو۔ اس نے تین مرتبہ دہرایا تو آپ نے فرمایا:

اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً ،قَالَ: لَا ،قَالَ: فَاسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا (۳۲)

کیا تو پسند کرتا ہے کہ اسے ننگا دیکھے۔ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: تو اس سے اذن لے لیا کرو۔ (۳۳)

﴿۱۶﴾ مسلمان جب آپس میں ملاقات کریں تو ایک دوسرے کو سلام کریں۔ یہی سنتِ اسلام ہے۔ اس سے ان میں

---

(۳۲) ☆ ذکره محمد جریر الطبری عن بن یسار. حدیث: ۲۵۹۲۶
☆ راوه البیهقی. ۷، ص ۱۵۷، حدیث: ۱۳۵۵۸
(۳۳) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعه دار الکتب العربیه بیروت، لبنان. ج ۳، ص ۳۱۳
☆ احکام القرآن ازعلامه ابوبکر محمد بن عبدالله المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۱
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامه ابوعبدالله محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۷
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعه کراچی، ج ۳، ص ۲۳۲
☆ تفسیر القرآن المعروف به تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعه مصر، ج ۳، ص ۲۸۰
☆ تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف به بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبدالله بن عمر بیضاوی شافعی (م ۶۸۵ھ)، ج ۲، ص ۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف به تفسیر خازن از علامه علی بن محمد خازن (م ۷۲۵ھ) مطبوعه لاهور، ج ۳، ص ۳۴۷
☆ تفسیر روح البیان ازعلامه اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعه مکتبه اسلامیه، کوئٹه، ج ۶، ص ۱۳۷
☆ تفسیر روح المعانی ازعلامه ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۵
☆ تفسیر مظهری ازعلامه قاضی ثناء الله پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمه) مطبوعه دهلی، ج ۸، ص ۳۱۱
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشهیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعه بیروت، ج ۵، ص ۴۴۵،
☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری ازعلامه ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعه بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۴
☆ التفسیرات الاحمدیه ازعلامه احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعه مکتبه حقانیه محله جنگی، پشاور، ص ۵۵۷
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی مطبوعه پشاور، ج ۳، ص ۲۸۸
☆ تفسیر کبیر ازامام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعه ادارة المطالع قاهره ازهر، ج ۲۳، ص ۱۹۹
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعه ملتان، ۳، ص ۳۲۱

الفت بڑھے گی۔دلوں سے حسد دور ہوگا۔جنتیوں کی ملاقات کا یہی طریقہ ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ، قِیْلَ مَاھُنَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَدَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا سْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَاللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَامَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَامَاتَ فَاتَّبِعْہُ.(۳۴)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں،عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون سے حق ہیں۔فرمایا:

(ا) جب تو اسے ملے تو سلام کرے۔

(ب) جب وہ تجھے بلائے تو اس کی بات سن۔

(ج) جب وہ تجھ سے کوئی نصیحت کا تقاضا کرے تو اسے نصیحت کر۔

(د) جب وہ چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے۔

(ہ) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر۔

(ز) اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے چل (تاکہ نماز جنازہ ادا کر سکے)(۳۵)

﴿۱۷﴾ اسلام نے سلام کے کلمات متعین کر دیئے ہیں۔

وہ مبارک کلمات یہ ہیں:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ''

اس کے علاوہ دیگر کلمات لغو ہیں۔مثلاً صبح بخیر،شام بخیر وغیرہ۔اسلام نے ان کی ادائیگی سے منع کر دیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اِنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّانَقُوْلُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ: اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ وَاَنْعَمَ صِبَاحًا، فَلَمَّا کَانَ

---

(۳۴) ☆ رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ، ج۲، ص۲۱۳

(۳۵) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص۳۱۰

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۲، ص۱۳۸

اَلْاِسْلَامُ نُهِیْنَا عَنْ ذٰلِکَ. (۳۶)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں ہم کہا کرتے تھے: اَنْعَمَ اللّٰہُ بِکَ عَیْنًا اور اَنْعَمَ صِبَاحًا (اللہ تم کو خنک چشم رکھے، صبح بخیر) جب اسلام کا ظہور ہوا تو ہمیں ایسا کہنے سے منع کر دیا گیا۔ (۳۷)

﴿۱۸﴾ اگر تم کسی کے مکان پر جاؤ اور اندر جانے کی اجازت طلب کرو تو جب تک اجازت نہ ملے اندر نہ جاؤ۔ یعنی جب تک گھر والا تم کو اجازت نہ دے دے اندر نہ جاؤ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بغیر اجازت اندر داخل ہونے کی ممانعت صرف یہ نہیں کہ بغیر اجازت داخلہ سے ننگا کھلا آدمی سامنے آجاتا ہے اور بے پردگی ہو جاتی ہے۔ بلکہ ایک وجہ ممانعت کی یہ بھی ہے کہ اس سے بعض ان باتوں یا چیزوں کا اظہار ہو جاتا ہے جن کو آدمی لوگوں سے چھپانا چاہتا ہے۔

ممانعت کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ دوسرے کی چیز میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنا ممنوع ہے۔ ہاں اس مکان میں بغیر اجازت داخلہ کی ممانعت نہیں جس میں اچانک داخلہ کی کوئی معقول وجہ ہو: مثلاً مکان میں آگ لگ گئی ہو، یا گر رہا ہو، یا اس میں کوئی ممنوع فعل ہو رہا ہو جس کا فوری روکنا ضروری ہو۔ مثلاً چوری ہو رہی ہو، یا قتل ہو رہا ہو، یا شراب نوشی یا شراب فروشی ہو رہی ہو۔

---

(۳۶) ☆ رواہ ابوداود. حدیث: ۲۵۲۷

(۳۷) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۱۹۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۶

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۱

☆ تفسیر صاوی از علامہ احمد بن صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۵

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج ۵، ص ۲۸۳

☆ تفسیر البحر المحیط لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۴۴۶

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر (م ۷۷۴ھ) مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابو الخیر عبداللّٰہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۸۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبداللّٰہ بن احمد بن محمود، مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۳۷

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۴۱۱

مواقعِ ضروریات ہمیشہ قواعدِ شرعیہ سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ضروریات محظورات کو مباح کر دیتی ہیں۔ (۳۸)

﴿۱۹﴾ کسی کے مکان کے اندر جھانکنا منع ہے، دروازہ کھلا ہو یا بند، بہر صورت منع ہے۔ جب تک مالک مکان اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم و عالمیان ﷺ اپنے حجرۂ مقدسہ میں بیٹھے سر میں لوہے کی نوک دار شے سے کھجلا رہے تھے۔ ایک شخص نے دروازے کی دراڑ سے اندر جھانکا۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو تہدید کے طور پر فرمایا:

لَوْاَعْلَمُ اَنَّکَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِکَ اِنَّمَاجُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ (۳۹)

(۳۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۳۱۴
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۳، ص ۱۲۶۲
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۸
☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ۳، ص ۳۲۷
☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱۸، ص ۱۳۶
☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۷
☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۸، ص ۱۳۵
☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج ۳، ص ۲۳۲، ۲۳۳
☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج ۶، ص ۱۶۲
☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حَیّان الأندلسی الغرناطی (۶۵۴۔ ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت، ج ۵، ص ۲۰۶
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳، ص ۲۸۱
☆ تفسیر انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شافعی، ج ۲، ص ۸۳
☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴
☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴
☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج ۶، ص ۱۳۸
☆ زاد المسیر فی علم التفسیر للحافظ الامام ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن الجوزی (ت ۵۹۷ھ) مطبوعہ پشاور، ج ۳، ص ۲۱۱
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۰
☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی، ج ۸، ص ۲۱۱

(۳۹) ☆ رواہ البخاری عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۱۲۴۱
☆ رواہ مسلم عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۲۱۵۹
☆ رواہ الترمذی عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۲۷۰۹
☆ رواہ احمد عن سہل بن سعد، ج ۵، ص ۳۳۰
☆ رواہ ابن حبان عن سہل بن سعد۔ حدیث: ۶۰۰۱
☆ رواہ البخاری فی الادب المفرد۔ حدیث: ۱۰۷۰
☆ رواہ الطبرانی، حدیث: ۵۶۶۲

اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس کی آنکھ میں اس کو چبھو دیتا۔ طلبِ اجازت کا حکم تو فقط نہ دیکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔(۴۰)

﴿۲۰﴾ کسی کے گھر میں داخل ہونے کی شرطِ داخلہ اجازت ہے، سو گھر والوں میں سے کسی چھوٹے بڑے کی اجازت کافی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نابالغی میں کاشانۂ نبوت کے خادم تھے۔ آپ آنے والوں کو اجازت دیتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے گھروں میں خدام وغلمان داخل ہونے کی اجازت دیتے تھے۔

یاد رہے کہ معاملات، ہدایا، وکالات وغیرہ میں بچے، عورت، غلام، ذمی کی خبر معتبر ہے(۴۱)

﴿۲۱﴾ وہ مکان جو راستوں پر مسافروں کے آرام کے لئے بنائے جاتے ہیں ان میں بغیر اجازت داخل ہونا، ٹھہرنا جائز ہے۔ چونکہ ان میں داخل ہونے سے کسی کی بے پردگی کا تصور نہیں۔ اس لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ مزید یہ کہ ایسے گھروں میں داخلہ کی عادت جاری ہے اور عادت مثل نطق کے ہے۔ اسی طرح

---

(۴۰) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۱

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۵۸، ۱۳۶۲

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۸

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م ۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی، ج۸، ص ۴۱۴

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج ۳، ص ۳۴۷

☆ تفسیر البحر المحیط، لمحمد بن یوسف الشہیر بابی حیّان الأندلسی الغرناطی(۶۵۴۔ ۷۵۴ھ)مطبوعہ بیروت، ج۵، ص ۴۴۶

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۶۰

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م ۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۵

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۲۰۰

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م ۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۳۲۷

(۴۱) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۱، ۳۱۳

☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۱۳۶۳

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت، لبنان، ج ۱۲، ص ۱۹۹

☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۲۳، ص ۱۹۹

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی(م ۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۵۸

تجارت کے مراکز میں داخلہ کی اجازت ضروری نہیں۔قرآن مجید میں یہ حکم صراحت سے بیان ہوا ہے۔(۴۲)

﴿۲۲﴾ اگر صاحبِ خانہ کی طرف سے اذن داخلہ نہ ملے تو واپس چلے آؤ۔یہی بہتر ہے۔قرآن مجید کا واضح حکم یہی ہے۔(۴۳)

﴿۲۳﴾ اگر کوئی شخص کسی معظم دینی وروحانی شخصیت کے دروازے پر جائے اور داخلہ کی اجازت طلب نہ کرے۔بلکہ اس کے ازخود برآمد ہونے کی انتظار کرے تو یہ نہایت خوب اور مستحب ہے۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک انصاری کے دروازے پر طلب حدیث کیلئے جاتے اور انصاری کے ازخود برآمد ہونے کا انتظار کرتے۔دروازے پر بیٹھ جاتے،اندر آنے کی اجازت طلب نہ کرتے۔انصاری جب باہر نکلتے تو فرماتے:اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے!آپ نے مجھے اطلاع دی ہوتی۔حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے:ہم کو اسی طرح طلبِ علم کا حکم دیا گیا ہے۔

---

(۴۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکر احمدبن علی رازی جصاص(م۳۷۰ھ)مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۳۱۴

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۶۴

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص۲۰۰

☆ تفسیر روح البیان ازعلامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ،کوئٹہ،ج۶،ص۱۳۹

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن(م۷۲۵ھ)مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۴۷

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک ازعلامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمدبن محمود مطبوعہ لاہور،ج۳،ص۳۴

☆ انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی ازقاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی(م۶۸۵ھ)،ج۲،ص۸۳

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر(م۷۷۴ھ)مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۸۱

☆ تفسیر مختصر تفسیر الطبری ازعلامہ ابوجعفر بن محمد جریر الطبری،مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت،لبنان،ج۱۸،ص۱۳۸

(۴۳) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی(م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۳،ص۱۳۶۲

☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر،ج۳،ص۲۸۱

☆ تفسیر صاوی ازعلامہ احمدبن صاوی مالکی(م۱۳۲۳ھ)مطبوعہ مکہ مکرمہ،ج۳،ص۱۲۵

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی(م۵۱۶ھ)مطبوعہ ملتان،ج۳،ص۳۲۷

☆ تفسیر روح المعانی ازعلامہ ابوالفضل سیدمحمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان،ج۱۸،ص۱۳۷

☆ الدر المنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم،ایران،ج۶،ص۱۶۲

☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دہلی،ج۸،ص۲۱۲

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی عالم کا دروازہ نہ کھٹکھٹایا۔(۴۴)

﴿۲۴﴾ اجنبی نابینا اگر کسی کے گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو وہ بھی اجازت لے۔ ممکن ہے گھر والوں کی وہ بات سن لے جو سننا ناپسند کرتے ہوں۔(۴۵)

﴿۲۵﴾ ملاقات کے وقت پہلے سلام کرے، پھر اپنی بات شروع کرے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ(۴۶)

بات کرنے سے پہلے سلام کرلو۔(۴۷)

﴿۲۶﴾ پڑوسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی دیوار میں ایسا سوراخ کرے جس سے ہمسایہ کی بے پردگی ہو۔ ایسا کرنے سے اسے روک دیا جائے گا۔(۴۸)

﴿۲۷﴾ عورت اگر کسی کے مکان میں بغیر اجازت داخل ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ عورت مالک مکان کے محارم سے ہو تو اس کو اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔(۴۹)

☆☆☆☆☆

---

(۴۴) ☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد الزمحشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص۲۳۳

☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸، ص۴۱۳

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص۳۴۷

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۷

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۷

(۴۵) ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۵

(۴۶) ☆ رواہ الترمذی عن جابر بن عبداللہ۔ حدیث: ۲۶۹۹

(۴۷) ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص۵۵۶

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۴

(۴۸) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۹

(۴۹) ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی(م۱۱۳۷ھ)مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص۱۳۷

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی(م۱۲۷۵ھ)مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص۱۳۵

باب (۳۰۴)

﴿ستر پوشی﴾

﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ○ (سورۃالنور:آیت ۳۰)

مسلمان مردوں کوحکم دواپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔ بے شک اللہ کوان کے کاموں کی خبر ہے۔

حل لغات

یَغُضُّوۡا: غَضَّ یغُضُّ غَضًّا کا معنی ہے: آنکھ کا بند کر لینا۔ (۱)

امر کا صیغہ ہونے کی وجہ سے لام کلمہ مجزوم ہے۔ (۲)

مِنۡ اَبۡصَارِھِمۡ: کلمہ مِنۡ تبعیض کے لئے ہے۔ معنی یہ ہے: حرام اشیاء سے آنکھیں بند کرلیں۔ مومنوں کو حرام شے اور بالخصوص غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے باز رکھا گیا ہے۔ مطلقاً آنکھیں بند رکھنا مراد نہیں۔ (۲)

---

(۱) ☆ المنجد از لوئیس معلوف ایسوعی،مطبوعہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی. ص ۸۹۹

☆ مفردات فی غریب القرآن ازعلامہ حسین بن محمدالمفضل المقلب با لراغب اصفہانی(م ۵۰۲ھ)مطبوعہ کراچی،،ص ۳۶۱

☆ مصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی ،مولفہ علامہ احمدبن محمدعلی المقبری الفیومی(م ۷۷۰ھ)،ص ۳۱

☆ تاج العروس ازعلامہ سیدمرتضی حسینی زبیدی حنفی(م ۱۲۰۵ھ)مطبوعہ مصر،ج۵،ص ۲۱

(۲) ☆ احکام القرآن ازامام ابوبکراحمدبن علی رازی جصاص(م ۳۷۰ھ)مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت،لبنان،ج۳،ص ۳۱۵

☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج ۳،ص ۱۳۵۱

☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م ۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان،ج۱۲،ص ۲۰۱

☆ تفسیرالکشاف للامام ابی القاسم جار اللہ محمودبن عمربن محمدالزمحشری مطبوعہ کراچی،ج۳،ص ۲۳۳

وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ: فُرُوْج جمع ہے اس کا مفرد فَرْج ہے، جس کا معنی ہے شرمگاہ۔

منشاءِ ایزدی ہے کہ مسلمان مرد اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ شرمگاہوں کا چھپانا فرض ہے۔ (۳)

شانِ نزول

مدینہ منورہ کی گلیوں میں ایک آدمی گزرا۔ اچانک اس کی نظر ایک اجنبی عورت پر پڑی۔ وہ آدمی ایک باغ میں سے گزرا۔ اتفاق سے وہ عورت بھی وہاں سے گزری۔ شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا۔ اس مرد کے چہرے پر باغ کی دیوار لگی اور اس کی ناک خون آلود ہوگئی۔ اس بندۂ مومن نے قسم کھائی کہ جب تک اپنی خون آلود ناک حضورِ سیدِ عالم ﷺ کو نہ دکھالوں ناک سے یہ خون نہ دھوؤں گا۔ وہ بارگاہِ رسالت مآب کے حضور حاضر ہوا اور اپنا قصہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ زخم اس گناہ کی پاداش میں ہے جو تو نے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (۴)

(بقیہ ۲)
- ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۱
- ☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۹
- ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج۱۲، ص ۲۰۲
- ☆ مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان، ج۱۸، ص ۱۳۹
- ☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۴۰
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۸
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸
- ☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی و علامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج۳، ص ۱۲۶
- ☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۵
- ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران، ج۶، ص ۱۲۲
- ☆ تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۵
- ☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۸

(۳)
- ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸
- ☆ مدارک التنزیل و حقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاہور، ج۳، ص ۳۴۸

(۴)
- ☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم، ایران، ج۶، ص ۱۲۲
- ☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۸

مسائل شرعیہ

(۱) مومن مرد پر فرض ہے کہ وہ حرام کردہ اشیاء کی طرف سے اپنی نگاہ کو جھکا کر رکھیں اور اجنبی عورت کو نہ دیکھیں۔ اگر اجنبی عورت اچانک سامنے آجائے تو فوراً اپنی نگاہ کو پھیر لیں۔ اچانک نظر تو معاف ہے کہ وہ بلا ارادہ ہوتی ہے۔ لیکن دوسری مرتبہ دیکھنا تو بالقصد ہوگا۔ دوسری مرتبہ نگاہ کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لَاتَتَّبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی لَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ.(۵)

اجنبی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ نظر کو جھکا لے۔ پہلی بلا ارادہ نظر پر مؤاخذہ نہیں۔ دوسری مرتبہ دیکھنا جائز نہیں۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ اِمْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَھَا.(۶)

بندۂ مومن کسی اجنبی عورت کے محاسن کو دیکھ کر اگر نظر کو پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت عطا فرماتا ہے جس کی شیرینی وہ پاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَاتَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ۝

(سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۳۶)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔ بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہوتا ہے۔(۷)

---

(۵) ☆ رواہ ابوداؤد، حدیث نمبر ۲۱۴۹
☆ رواہ مسلم، حدیث نمبر ۲۱۵۹
☆ رواہ الترمذی حدیث نمبر ۲۷۷۶
(۶) ☆ رواہ احمد، ج۵، ص ۲۶۴
(۷) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت لبنان، ج۳، ص ۳۱۵
☆ احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ بیروت لبنان، ج ۳، ص ۱۳۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت لبنان، ج ۱۲، ص ۲۶۵
☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۱۲، ص ۲۰۲

(۲) جن لوگوں کی طرف دیکھنا جائز ہے اس کا جواز بغیر شہوت کے دیکھنا ہے۔ شہوت سے ان کی طرف دیکھنا بھی ممنوع ہے۔(۸)

(۳) راستوں، سڑکوں اور چوکوں وغیرہ میں ایسی مجالس قائم کرنا جس سے راہ گیروں کو تکلیف ہو، ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ، قَالُوْا مَا بُدَّلَنَا مِنْ نَّتَحَدَّثُ فِيْهَا، فَقَالَ: اِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهَا، قَالُوْا: مَاحَقُّ الطَّرِيْقِ، قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ.(۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستوں میں نہ بیٹھا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی۔ ہمیں اس سے چارہ

(بقیہ ۷) ☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج۳، ص ۲۸۱

☆ تفسیر البغوی المسمّٰی معالم التنزیل للامام ابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی (م ۵۱۶ھ) مطبوعہ ملتان، ج۳، ص ۲۸۹

☆ تفسیر الکشاف للامام ابی القاسم جار اللّٰہ محمود بن عمر بن محمد الزمخشری مطبوعہ کراچی، ج۳، ص ۲۳۴

☆ تفسیر روح المعانی از علامہ ابو الفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ج۱۸، ص ۱۳۸

☆ تفسیر روح البیان از علامہ اسمٰعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ج۶، ص ۱۴۰

☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاھور، ج۳، ص ۳۴۸

☆ مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابو البرکات عبد اللّٰہ بن احمد بن محمود مطبوعہ لاھور، ج ۳، ص ۳۴۸

☆ تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی وعلامہ جلال الدین مطبوعہ مکہ مکرمہ، ج ۳، ص ۱۲۶

☆ حاشیۃ الجمل علی الجلالین للعلامۃ، سلیمان الجمل (م ۱۲۰۴ھ) مطبوعہ کراچی، ج۵، ص ۲۸۵

☆ تفسیر مظھری از علامہ قاضی ثناء اللّٰہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دھلی، ج۸، ص ۴۱۵

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۱۶۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

☆ تفسیر الخطیب الشربینی از امام محمد بن احمد شربینی مصری، ناشر مکتبہ حقانیہ پشاور، ج۳، ص ۶۸۲

(۸) ☆ احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ بیروت، لبنان، ج۳، ص ۳۱۵

☆ الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ بیروت، لبنان، ج۱۲، ص ۲۰۲

☆ الدر المنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم، ایران، ج۶، ص ۲۶۴

(۹) ☆ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ، حدیث نمبر ۲۴۶۵

☆ رواہ مسلم کتاب اللباس، حدیث نمبر ۲۱۲

☆ رواہ ابو داؤد، حدیث نمبر ۴۰۲۵

☆ رواہ احمد، ج۳: ص ۳۳۶

☆ رواہ السیوطی، ج۶، ص ۱۶۴

نہیں۔ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کر لیتے ہیں۔آپ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو راستوں کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: راستوں کا کیا حق ہے۔آپ نے فرمایا راستوں کا حق یہ ہے کہ (اجنبی عورتوں کے گزرنے پر) آنکھ بند کر لیا کرو۔تکلیف دہ شے کو ہٹایا کرو۔سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دو۔نیکی کا حکم کرو اور بری بات سے روکو۔(۱۰)

(۴) اپنی بیوی (اور باندی، جس کا موجود ہونا عنقا ہے) کے سوا کسی اور کے سامنے اپنی شرمگاہ کھولنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجِکَ اَوْمَامَلَکَتْ یَمِیْنُکَ(۱۱)

اپنی بیوی اور باندی کے سوا دوسروں سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر۔(۱۲)

(۵) مرد کے ناف سے لے کر گھٹنوں تک اعضا ستر (عورت) ہیں۔ستر کے اعضا کا کسی مرد یا عورت کے سامنے کھولنا جائز نہیں۔(۱۳)

(۶) مرد کا اپنی محرم عورتوں کے چہرہ، سینہ، ہاتھ، پاؤں، بازو اور پنڈلیوں کی طرف نظر کرنا جائز ہے بشرطیکہ شہوت کے بغیر ہو۔(۱۴)

---

(۱۰) ☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص۱۳۶۵
☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۲۰۰
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳،ص ۲۸۲
☆ الدرالمنثور ازحافظ جلال الدین سیوطی(م۹۱۱ھ)مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللّٰہ العظمی قم ،ایران، ج ۶،ص ۱۶۴

(۱۱) ☆ ابوداؤد، حدیث نمبر ۴۰۱۷
☆ ترمزی، حدیث نمبر ۲۷۱۴
☆ ابن ماجہ ،حدیث نمبر ۱۹۲۰

(۱۲) ☆ الجامع لاحکام القرآن ازعلامہ ابوعبداللہ محمدبن احمدمالکی قرطبی(م۶۶۸ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۱۲،ص ۲۰۲
☆ احکام القرآن ازعلامہ ابوبکر محمدبن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م۵۴۳ھ)مطبوعہ بیروت،لبنان، ج ۳،ص۱۱۶ ۳
☆ تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عمادالدین اسمٰعیل بن عمربن کثیر شافعی مطبوعہ مصر، ج ۳،ص ۲۸۲
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۵۹
☆ تفسیر مظہری ازعلامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی(م۱۲۲۵ھ)(اردو ترجمہ)مطبوعہ دھلی، ج۸،ص ۴۱۶

(۱۳) ☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۵۸
☆ تفسیر کبیر از امام فخرالدین محمدبن ضیاء الدین عمررازی (م۶۰۶ھ)مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳،ص ۲۰۲

(۱۴) ☆ لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی مطبوعہ لاہور، ج ۳،ص ۳۴۸
☆ التفسیرات الاحمدیہ ازعلامہ احمدجیون جونپوری(م۱۱۳۵ھ)مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی پشاور،ص۵۵۹

(۷) عورت کا پورا جسم عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔ غیر محرم مردوں اور عورتوں کے سامنے اس کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔ (۱۵)

(۸) عورت کا چہرہ غیر محرم عورتوں اور مردوں کے لئے کھولنا جائز نہیں۔ البتہ چند ضرورتوں کے لئے جائز ہے۔ مثلاً معالج، ادائے شہادت، ڈوبنے اور جلنے کے وقت۔ (۱۶)

☆☆☆☆☆

(۱۵) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

(۱۶) ☆ تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر، ج ۲۳، ص ۲۰۲

☆ التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور، ص ۵۵۹

ماخذ ومراجع

کتب تفاسیر وعلوم القرآن :

(☆) احکام القرآن از امام ابوبکر احمد بن علی رازی جصاص (م ۳۷۰ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان

(☆) احکام القرآن از علامہ ابوبکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربی مالکی (م ۵۴۳ھ) مطبوعہ دارالمعرفہ بیروت، لبنان

(☆) تفسیر کبیر از امام فخر الدین محمد بن ضیاء الدین عمر رازی (م ۶۰۶ھ) مطبوعہ ادارۃ المطالع قاہرہ ازہر

(☆) الجامع لاحکام القرآن از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (م ۶۶۸ھ) مطبوعہ دارالکتب العربیہ بیروت، لبنان

(☆) انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بہ بیضاوی از قاضی ابوالخیر عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی (م ۶۸۵ھ)، مطبوعہ مطبع میمنہ، مصر

(☆) تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر ابن کثیر حافظ عماد الدین اسمٰعیل بن عمر بن کثیر شافعی (م ۷۷۴ھ)، مطبوعہ دارالاحیاء الکتب العربیہ عیسٰی البابی وشرکاہ، مصر

(☆) الدرالمنثور از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم، ایران

(☆) تفسیر جلالین از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) وعلامہ جلال الدین محلی مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ مکہ مکرمہ

(☆) حاشیہ شیخ زادہ علی البیضاوی از علامہ محی الدین محمد بن مصطفٰی قوجوی (م ۹۵۱ھ) مطبوعہ استنبول ترکی

(☆) التفسیرات الاحمدیہ از علامہ احمد جیون جونپوری (م ۱۱۳۵ھ) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ محلہ جنگی، پشاور

(☆) تفسیر روح البیان از علامہ امام اسمٰعیل حقی البروی (م ۱۱۳۷ھ) مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ، کوئٹہ

(☆) تفسیر صاوی از علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی (م ۱۲۲۳ھ) مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ، مکہ مکرمہ

(☆) تفسیر مظہری از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی عثمانی مجددی (م ۱۲۲۵ھ) (اردو ترجمہ) مطبوعہ دہلی

(☆) تفسیر روح المعانی از علامہ ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی (م ۱۲۷۰ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(☆) الاتقان فی علوم القرآن از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ ادارہ اسلامیات، لاہور

(☆) مدارک التنزیل وحقائق التاویل معروف بہ تفسیر مدارک از علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، مطبوعہ نعمانی

کتب خانہ اردو بازار لاہور

(☆) لباب التاویل فی معانی التنزیل المعروف بہ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد خازن شافعی (م ۷۲۵ھ) مطبوعہ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

(☆) فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی از علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی، مطبوعہ دار الاشاعت تفسیر حقانی، دہلی

(☆) مختصر تفسیر الطبری از علامہ ابو جعفر بن محمد جریر الطبری، مطبوعہ دار القرآن الکریم بیروت، لبنان

(☆) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن از امام احمد رضا قادری (م ۱۳۴۰ھ) مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

(☆) تفسیر ابن عباس، مطبوعہ قم ایران

(☆) لباب النقول فی اسباب النزول، مصنفہ امام عبد الرحمٰن جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)، مطبوعہ دار الرشید، بیروت

(☆) تفسیر البحر المحیط از علامہ محمد بن یوسف الشہیر ابن حیان اندلسی (م ۷۵۴ھ) مطبوعہ بیروت

(☆) الایضاح لناسخ القرآن ومنسوخہ، مصنفہ امام ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (م ۴۳۷ھ)، مطبوعہ جدہ

(☆) تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر از امام ابو الفرج جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی، مطبوعہ پشاور

(☆) الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، مصنفہ: الامام ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر بن محمد زمخشری، المتوفی: ۵۳۸ھ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

(☆) تفسیر البغوی المسمٰی معالم التنزیل، مصنفہ الامام محی السنۃ ابو محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی، المتوفی: ۵۱۶ھ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

(☆) الفتوحات الالھیہ بتوضیح تفسیر الجلالین للدقائق الحفیہ، المعروف بہ حاشیہ الجمل، مولفہ علامہ شیخ سلیمان الجمل، المتوفی: ۱۲۰۴ھ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

(☆) تفسیر الخطیب الشربینی المسمی السراج المنیر فی الدعانۃ علی معرفۃ بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر، الامام الشیخ محمد بن احمد الخطیب الشربینی المصری (المتوفی ۹۷۷ھ) المکتبۃ الحقانیہ محلہ جنگی، پشاور

(☆) الجواہر فی تفسیر القرآن الکریم المسمی تفسیر طنطاوی جوہری تالیف الاستاذ الحکیم طنطاوی جوہری المصری (المتوفی ۱۳۵۸ھ) دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

(☆) تفسیر القرآن العظیم المسمی تاویلات اہل السنۃ تالیف ابی منصور محمد بن محمد بن محمود الماتریدی السمر قندی الحنفی (۳۳۳ھ)
المکتبۃ الحقانیۃ محلہ جنگی، پشاور

(☆) تفسیر حداد کشف التنزیل فی تحقیق المباحث والتاویل لملا ابی الحداد الیمنی الحنفی (م ۱۰۴۱ھ) مکتبہ حقانیہ، پشاور

(☆) تفسیر مجاہد تصنیف ابی الحجاج مجاہد بن جبر القرشی المخزومی (م ۱۰۴ھ) دار الکتب العلمیہ بیروت

(☆) املاء مامن بہ الرحمٰن من وجوہ الاعراب والقراءات فی جمیع القرآن تالیف ابی البقاء عبد اللہ بن الحسین العکبری (م ۶۱۶ھ) قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(☆) تفسیر الحسن البصری جمعہ دکتور محمد عبد الرحیم، المکتبۃ التجاریۃ، مکۃ المکرمۃ

کتب احادیث وشروح احادیث :

(☆) صحیح بخاری از امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (م ۲۵۶ھ) مطبوعہ خان بک ڈپو لاہور

(☆) صحیح مسلم از امام ابو الحسن مسلم بن حجاج قشیری (م ۲۶۱ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) سنن ابن ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

(☆) سنن ابو داؤد از امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بجستانی (م ۲۷۵ھ) مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان

(☆) جامع ترمذی از امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی (م ۲۷۹ھ) مطبوعہ مجتبائی دہلی ومطبوعہ محمد سعید اینڈ کمپنی کراچی

(☆) سنن نسائی از امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب علی نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

(☆) موطا امام مالک از امام مالک بن انس اصبحی (م ۱۷۹ھ) مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

(☆) سنن دار قطنی از امام علی بن عمر دار قطنی (م ۲۸۵ھ) مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

(☆) عمدۃ القاری از حافظ بدر الدین محمود بن احمد عینی حنفی (م ۸۵۵ھ) مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

(☆) شرح معانی الاثار از امام ابو جعفر بن محمد طحاوی (م ۳۲۱ھ) مطبوعہ ایچ ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی

(☆) صحیح ابن خزیمہ از امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ (م ۳۱۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت،، لبنان

(☆) المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان

(☆) الجامع الصغیر از علامہ حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الاحیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی وشرکاۂ مصر

(☆) موطا امام محمد از امام محمد بن حسن شیبانی (م ۱۸۹ھ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کراچی
(☆) المسند از امام عبداللہ بن الزبیر حمیدی (م ۲۱۹ھ) مطبوعہ عالم الکتب بیروت
(☆) المسند از امام احمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، لبنان
(☆) سنن دارمی از امام ابو عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (م ۲۵۵ھ) مطبوعہ دار الکتب العربی، ۱۴۰۷ھ
(☆) سنن کبریٰ از امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (م ۳۰۳ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ
(☆) دلائل النبوۃ از امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی (م ۴۳۰ھ) مطبوعہ دار النفائس بیروت
(☆) الخصائص الکبریٰ از حافظ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۵ھ
(☆) شرح مسلم از علامہ یحییٰ بن شرف نووی (م ۶۷۶ھ) مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱۳۷۵ھ
(☆) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ تالیف امام علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاشانی (م ۵۸۷ھ)، مطبوعہ دار الفکر، بیروت

کتب لغت:

(☆) المنجد از لوئیس معلوف الیسوعی، مطبوعہ دار الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی
(☆) مصباح اللغات از ابو الفضل مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی
(☆) صراح از ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی، مطبوعہ مطبع مجیدی کانپور
(☆) المفردات فی غریب القرآن از علامہ حسین بن محمد المفضل الملقب بالراغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ)، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی
(☆) المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مؤلفہ علامہ احمد بن محمد علی المقری الفیومی (م ۷۷۰ھ) مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر، (۱۳۲۵ھ)
(☆) القاموس المحیط از علامہ مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی (م ۸۱۷ھ) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت
(☆) تاج العروس از علامہ سید مرتضی حسینی زبیدی حنفی (م ۱۲۰۵ھ) مطبوعہ مصر
(☆) قاموس القرآن او اصلاح الوجوہ والنظائر فی القرآن الکریم للجامع الحسین بن محمد الدامغانی، مطبوعہ بیروت
(☆) الفروق اللغویۃ، از ابو ھلال الحسن بن عبداللہ بن سھل العسکری (م ۴۰۰ھ) مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ
(☆) لسان العرب، مولفہ امام ابو الفضل محمد بن مکرم ابن منظور الانصاری المصری مطبوعہ: بیروت، لبنان